Rooh Ka Makeen

روح کا مکین

BY AMEEN JAVED

یار یہ نشاء کہاں چلی گئی مجھے کچن میں چھوڑ کے سارا ملبہ مجھ پہ ڈال دیا سارا کچن پھیلا ہوا ہے ابھی صاحب.....افففففف "

وہ اسے مسلسل آوازیں دے رہی تھی مجال ہے جو وہ سن لے "نشاء مرو بھی یہاں....نشاء .....بہادر آ کے مجھ پہ چیخیں گے

سنک میں برتن گندے پڑے تھے کیبنٹ سے چیزیں نکال کے رکھی نہیں گئی تھیں اور ان کے دروازے تک کھلے تھے کچھ مسالے

ایسے ہی گرے ہوئے تھے یہ سب نشاء جا سگھڑ اپا تھا کھانا بنانے کے شوق میں یہ سب چیزیں پھیلالیں تھیں اور اب تنگ آ کے کچن چھوڑ کے چلی گئی تھی اب سارا کام مرال کے کندھوں پہ آگیا تھا گھر میں کوئی بھی نہیں تھا ماما اور بڑی ماما لاہور گئی ہوئیں تھیں اور ارسہ اور سارہ پڑھ رہی تھیں اور نمیر اور زیان اپنے دوستوں کی طرف گئے ہوئے تھے دادی اپنے کمرے میں تھیں بابا اور بڑے بابا اور جبران آفس گئے ہوئے تھے آج آفس میں کام زیادہ تھا سو بابا نے فون کر کے بتا دیا تھا کہ دیر ہو جائے گی رات کے کھانے تک ہی پہنچیں گے وہ گھر وہ کھانا کب کا بنا لیتی پر بھلا ہو نشاء کا جس نے اسے دیر کرا دی تھی

وہ لاؤنج "اچھا سنو کھانا میں بنا رہی ہوں تم برتن ہی دھو دو ماسی بھی آج کل چھٹی پہ ہے ورنہ اس سے دھلوا لیتی .....نشاء" میں آ کے بولی نشاء کانوں میں ہینڈ فری لگائے گانے سن رہی تھی ایک کان سے ہینڈ فری نکال کے بولی

" مجھ سے نہیں بنتا کھانا ..... کیا ہے "

اینی ویز میں تمہیں کھانا بنانے کا نہیں ..... تو پھیلاوا پھیلانے کی کیا ضرورت تھی آج کے دن ہی یہ شوق چڑا تھا تمہیں "

" برتن دھونے کا کہہ رہی ہوں اٹھو

"یار میرو نیل پینٹ خراب ہو جائے گا میرا ..... میں اور برتن دھوؤں .....واااااٹ "

" اور آتے ہی تمہارے بھائی کا جو دماغ خراب ہو گا اس کا کیا "

وہ اسے دیکھ کے رہ گئی "میں نہیں کرتی یہ کام .....نو "

وہ اتنا ہی کہہ سکی نشاء اٹھی اور روم میں چلی گئی نشاء ویسے تو اپنے گھر کا ہر کام کرتی تھی لیکن جہاں دیکھتی کہ کوئی بڑا "......نشاء" موجود ہے کام کے لیے تو پھر تو کوئی اسے اپنی جگہ سے اٹھا کے دکھا دے اس ٹائم وہ ڈھیٹ بن جاتی تھی اور آج اس سے بڑی مرال تھی نا تو وہ کام کیوں کرتی

مرال واپس کچن میں آئی اور برتن چھوڑ کے کھانا بنانے لگی

رات کو بابا والے آئے تو اس نے کھانا لگایا جب سب کھا چکے تو اس نے برتن سمیٹے اور کچن میں آ کے برتن دھونے لگی اتنے میں جبران وہاں آیا مرال چونکی جبران نے ناگواری سے اسے دیکھ کے واپس کی راہ لی

وہ پلٹتا ہی تھا کہ وہ بولی "آپ کو کچھ چاہیے "

وہ کہہ کر چلا گیا "چھوڑو.....کچھ نہیں نشاء کو کافی کا کہنے آیا تھا پر "

مجھ سے تو ایسے دور .....مجھے کیا ضرورت ہے خدمتِ خلق کی .....ہونہہ صاحب بہادر کے ماتھے کے بل ہی کم نہیں ہوتے "

وہ سر جھٹک "بھاگتے ہیں جیسے میں کوئی بدروح ہوں یا مجھے خدانخواستہ کوئی بیماری ہے جو مجھ سے کوئی چیز لینا پسند نہیں کرتے یہ "چلو میں بنا دیتی ہوں .....بیچارہ کافی کے لیے آیا تھا میں ہی پوچھ لیتی" کے اپنا کام کرنے لگی پھر دل میں خیال آیا کہ سوچ کر وہ کافی بنانے لگی اسے ڈر بھی تھا کہ کہیں وہ غصہ نہ ہو جائے اس سے تو وہ ویسے ہی چڑتا ہے

اس نے کافی بنائی اور اوپر والے پورشن کی طرف گئی بڑے بابا اور جبران اپنے پورشن میں ہی سوتے تھے وہاج صاحب نے تو کہا تھا کہ جب تک دونوں خواتین نہیں آجاتیں وہ یہیں رہ لیں پر وہ دونوں اپنے کمرے کے بغیر نہیں رہتے تھے ورنہ زیان اور سارہ تو نیچے پورشن میں ہی قیام پزیر تھے

وہ اوپر آئی اور اس کے کمرے کے پاس پہنچ کے دروازہ نوک کیا اور اندر داخل ہوئی جبران بیڈ پہ بیٹھا تھا اسے دیکھ کے

کھڑا ہوا

"....تم "

"کافی .....وہ "

" مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میں نے تم سے کہا تھا"

وہ جھجکی "وہ میں نے سوچا .....جج جی"

وہ بے رخی سے بولا " آئی ڈونٹ کئیر تم نے کیا سوچا نہیں پینی یہ کافی لے جاؤ "

تم جیسی گھریلو لڑکیاں یہ ہی کرتی ہیں اپنے منگیتر یا شوہر کو پھانسنے کے لیے بٹ میں ان میں سے نہیں ہوں اور نہ "

وہ "جاؤ ..... تمہارے کاموں اور خدمتوں سے امپریس ہونے والا ہوں سو یہ کوششیں ترک کر دو بہتر ہے تمہارے لیے

کھڑی اس کے لفظوں پہ غور کر رہی تھی وہ اس کے خلوص کو امپریس کرنے کی ایک ٹرک کہہ رہا تھا

جب وہ نہ گئی تو وہ اس کے سامنے آ کے بولا اور ساتھ ہاتھ کے اشارے سے باہر کا راستہ بھی دکھایا وہ " تم نے سنا نہیں جسٹ گو "

چلی آئی

کچن میں آ کے اس نے کافی سنک میں پھینک دی اور رونے لگی

"کیا ہوا آپی جبران بھائی نے کچھ کہا ہے " اسے سارہ کی آواز آئی تو اس نے اپنے آنسو صاف کیے "آپی ..... آپی "

" وہ بس ماما یاد آ رہی ہیں ..... نہیں تو..... نہیں "

"بس اور کچھ نہیں ..... ساری زمہ داری مجھ پہ آگئی ہے نا اس لیے میں پریشانی ہو رہی ہے "

"پکا یہ ہی بات ہے ؟؟؟ "

" ہاں "

"اچھا میں سمجھی کہ بھائی نے کچھ کہا ہے "

"نہیں وہ مجھے اس ٹائم کیوں کچھ کہیں گے "

"اچھا ٹھیک ہے "

"تم یہاں ؟؟؟ "

اس کے دل میں ٹیس سی اٹھی "جی آپی وہ بھائی آئے تھے نہوں نے کافی بنانے کے لیے کہا ہے مجھے "

"میرے ساتھ کچھ دیر کھڑی ہو جائیں گی میں کافی بنالوں مجھے ڈر لگتا ہے ویسے تو نشاء آپی کھڑی ہوتی ہیں پر وہ سو چکی ہیں "

وہ کافی بنانے لگی "کوئی بات نہیں میں کھڑی ہوں "

کیا جبران مجھ سے اتنی نفرت کرتے ہیں کہ میرے ہاتھ سے کیا گیا کام کو بھی ہاتھ لگانا پسند نہیں کرتے اتنا ناپسندیدہ وجود ہوں "

وہ سوچ رہی تھی "وہ میرے کزن ہیں بس اور کچھ نہیں ..... پر میں کیوں سوتی ہوں ان کے بارے میں اتنا ..... میں ان کے لیے

وہ چونکی "آپی بن گئی کافی "

وہ سیڑیوں پہ کھڑی ہو گئی اور سارہ اوپر کافی دینے چلی گئی اسے کافی دے کر وہ آئی اور دونوں کمرے میں چلی گئیں " اچھا چلو "

\------

سارہ کافی دے کے چلی گئی تھی وہ گھونٹ گھونٹ کر کے کافی پینے لگا اور مرال کے بارے میں سوچنے لگا وہ کہیں سے بھی اس کا آئیڈیل

نہیں تھی اسے بولڈ لڑکیاں پسند تھیں لیکن وہ اس میں کونفیڈینس تو تھا پر وہ بولڈ نہ تھی

اسے وہ لڑکیاں پسند تھیں جو گھر کے بکھیڑوں سے دور رہتیں اور مرال سارا گھر سنبھالتی تھی

وہ ایک کامیاب آدمی تھا اور اسے اس ٹائپ کی ہی ورکنگ وومن پسند تھیں جن کے ساتھ چلتے ہوئے فخر محسوس ہوتا

اس کا آئیڈیل ایک ایسی لڑکی تھی جو بولڈ، آزاد ذہن، گھومنے کی شوقین اور ورکنگ وومن ہو وہ خود کامیاب آدمیوں کی فہرست میں

شامل تھا اور اسے اپنی ہمسفر بھی ایسی ہی چاہیے تھی

اور مرال اس کا تو سایہ بھی دور دور تک اس کی آئیڈیل سے نہ ملتا تھا وہ ایک عام سی سادہ سی لڑکی تھی

وہ اپنی پڑھائی کمپلیٹ کر کے بجائے جاب کرنے کے گھر کی ذمہ داریوں میں حصہ لے چکی تھی اور اسے اس بات سے

چڑ تھی وہ اس سے شادی کر کے

مجبوری کی زندگی نہیں گزار سکتا تھا

دوپہر کا کھانا کھا کے چاروں لڑکیاں لاؤنج میں بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھیں پھر بور ہو کے ارسہ اور سارہ گیم کھیلنے بیٹھ گئیں اور

نشاء نیچے کارپیٹ پہ لیٹ کے ٹانگیں صوفے پہ رکھ کے لیٹ گئی مرال ناولز اٹھا کے لے آئی تو نشاء پڑھنے لگی ساتھ ڈرائے

فروٹ کا شغل بھی فرمایا جا رہا تھا چاروں اپنے اپنے شغل میں مصروف تھیں کہ نشاء بک سے سر اٹھا کے بولی

رائیٹرز بھی ظلم کرتی ہیں ہم لڑکیوں کے ساتھ دکھاتی کیا ہیں اور ملتا کیا .....ہائے اللہ کہاں ہوتے ہیں یہ پیارے پیارے لڑکے "

"ہے

ارسہ بولی "کس کی بات کر رہی ہو آپی "

"اوپر سے بیوی پہ لٹو بھی ہے.....پڑوسی بھی ہے ..... کتنا ہینڈسم ہے .....افففف سالار ..... یہ اپنی عمیرہ احمد کی "

پہلی بات تو یہ کہ یہاں کوئی سالار ہے نہیں دوسرا یہ کہ ہمارے پڑوسی اتنے ہینڈسم نہیں اور جو ہیں وہ شادی .....اوہ اچھا "

"شدہ ہیں

امامہ تو اسے لفٹ ہی نہیں کراتی میں ہوتی نا تو اس کے پاؤں دھو ..... یہ ہی تو مسئلہ ہے قسم سے کاش سالار سکندر میرا ہوتا "

اس کے خیالات سن کے مرال سارہ اور ارسہ ہنسنے لگی " دھو کے پیتی کافی بھی خود بنا کے پلاتی افففف یہ ہمارے خواب

"تم لوگ کیوں ہنس رہی ہو؟؟؟ "

وہ امامہ پہ اس لیے لٹو تھا کیونکہ وہ اسے لفٹ ہی نہیں کراتی تھی اور اگر اس کی جگہ تم ہوتی نا تو تم ان دو نمبر ..... تو کیا روئیں "

ارسہ مرال کی ".....لڑکیوں کی طرح اسے چھت پہ چڑ چڑ کے لائین مارتی اور اگر فرض کرو تمہاری شادی ہو بھی جاتی نا تو

"آپ بتاؤ آپی کیا ہوتا " طرف دیکھ کے بولی

مرال نے کہا تو سب ہنس دیں نشاء کا "وہ تم سے دور بھاگتا رہتا ایک تمہاری شکل دیکھ کے دوسرا تمہارا وزن دیکھ کے"

کہتے تھے "گوشت کی چھوٹی سی پہاڑی" وزن ان سب میں زیادہ تھا وہ موٹی نہ تھی بس بھری بھری سی تھی سب لوگ اسے

ہی گھلتا ملتا تھا . سب میں جبران شامل نہ تھا جبران سنجیدہ مزاج بندہ تھا کے

"کیا!!!!! ...."

سارہ بھی ہنستے ہوئے بولی نشاء اٹھی " اور کیا سچ ہی تو کہہ رہی ہیں آپی "

صحت مند لوگوں سے جل رہے ہو کیونکہ میں تم میں نمایاں جو رہتی ہوں ہمیشہ اور ..... تم لوگوں کو تو سوکھے کی بیماری ہے ہونہہ "

اس نے گویا بدلہ اتارا "شکل کی بات تو رہنے ہی دو اس جیسے دس سالار سکندر پاگل ہو جائیں مجھے دیکھ کر

مرال ہنستے ہوئے بولی نشاء بوکھلائی پھر سنبھل کے بولی " چلو ایک کو پاگل کر کے دکھا دو تو مانیں "

میں ایک شریف لڑکی ہوں ایسی حرکتیں مجھے زیب نہیں دیتیں میرے نزدیک ایسی حرکتیں ناقابلِ قبول

ہیں"

سارہ بولی تو سب ہنسنے لگیں نشاء پاؤں پٹختی اندر کمرے میں چلی گئی پیچھے "آہاں یہ بولو آپی کہ تم کسی لڑکے کو قابلِ قبول نہیں لگیں "

وہ سب ہنستی رہیں

آج سنڈے تھا ماما کا فون آیا تھا کہ آج وہ لوگ آ رہے ہیں شام تک انہوں نے پہنچ جانا تھا پر ٹرین لیٹ ہونے کی وجہ سے وہ

رات میں پہنچے تھے مرال نے سکھ کا سانس لیا کیونکہ اب اسے گائیڈ کرنے والی دونوں خواتین آ گئی تھیں رات کو کھانا

کھانے کے بعد سب بیٹھے چائے پی رہے تھے کہ بڑی ماما بولیں

"واہ بھئی مرال نے تو بہت اچھے طریقے سے گھر سنبھال لیا ہے ماشاآللہ "

ماما نے بھی تائید کی وہ مسکرائی "ہمم میں بھی یہی دیکھ رہی ہوں "

بس اب دیر نہیں کرتے جلد سے جلد میں اپنی بہو کو اپنے گھر لے جانا چاہتی ہوں کیوں کیا کہتے ..... آخر بہو کس کی ہے "

انہوں نے ابتہاج صاحب سے پوچھا "..... ہیں آپ

انہوں نے دونوں سے پوچھا "ہمم ٹھیک کہہ رہی ہو تم کیا کہتے ہو وہاج اسمہ "

سب بہت اکسائیٹڈ ہو رہے تھے "ہم کیا کہہ سکتے ہیں بھائی صاحب آپ کی امانت ہے جب چاہیں لے جائیں "

نشاء ارسہ اعر سارہ نے تو تنگ کرنا شروع کر دیا تھا مرال کو جبران کے ماتھے پہ شکنوں کا جال بچھ گیا البتہ مرال سب کے سامنے جھینپ گئی اس نے مرال کا جھینپا جھینپا روپ ناگواری سے دیکھا اسے غصہ آرہا تھا اس کی شکل دیکھ دیکھ کے سمپل سے پنک کلر کے کاٹن کے سوٹ میں سر پہ دوپٹہ جمائے وہ ویسے تو وہ بہت پیاری لگ رہی تھی پر جبران کو وہ زہر لگ رہی تھی وہ اٹھ کے وہاں سے چلا گیا

وہ بھی اٹھ کے کچن میں آ گئی چہرہ سرخ ہو رہا تھا وہ مسکرا رہی تھی پتا نہیں کیوں دل اتنا خوش تھا کہ حد نہیں اتنے میں کسی نے غصے سے اس کی کلائی کھینچ کے اس کا رخ اپنی طرف کیا جبران تھا جس کا چہرہ غصے سے لال سرخ ہو رہا تھا

میں تم جیسی دبو اور گھریلو ٹائپ لڑکی سے شادی کروں گا مائے فٹ میرا لیول دیکھو اور اپنے آپ کو ..... کیا سمجھتی ہو تم ہاں "

وہ اس کی کلائی مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا اسے "دیکھو تم جیسی لڑکی کو کبھی میں اپنی زندگی میں شامل نہیں کروں گا سنا تم نے کبھی نہیں تکلیف ہو رہی تھی

اس نے دیکھا وہ تکلیف سے رو رہی تھی اس نے جھٹکے سے کلائی چھوڑی "میری ہاتھ چھوڑیں جبران "

تم میرا خواب کبھی بھی نہیں تھیں تم میرا خواب ہو بھی نہیں سکتیں سمجھ آئی میرے خواب میری ترجیحات تم سے "

اس نے انگلی اٹھا کے اسے وارن کیا وہ بے یقینی سے "......بہت الگ ہیں سو بہتر ہو گا تم یہ معاملہ خود ہی ختم کروا دو ورنہ

اس کا یہ روپ دیکھ رہی تھی وہ جیسے آیا تھا ویسے ہی واپس چلا گیا وہ وہیں بیٹھ کے بے آواز روتی رہی

آج جبران کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی تو بڑی ماما نے آفس سے چھٹی کرا دی تھی ارسہ اور سارہ دونوں کالج گئی ہوئی تھیں اور نشاء یونی سو وہ ہی

گھر پہ تھی بڑی ماما نے اسے جبران کی شرٹس پریس کرنے کا کہا تھا وہ اپنے کام میں مگن تھی کہ جبران اپنے روم سے باہر نکلا

اور اپنی شرٹ اس کے ہاتھ میں دیکھ کے تیزی سے آگے بڑھا اور شرٹ اس کے ہاتھ سے لی

وہ "ہمت کیسے ہوئی تمہاری میرے کپڑوں کو ہاتھ لگانے کی کس کی اجازت سے تم نے میری چیز کو ہاتھ لگایا .....ہاؤ ڈئیر یو "

اس کا بازو پکڑ کے بولا

"میں نے کہا تھا اسے کہ تمہاری شرٹس پریس کر دے " انہوں نے اس کو پیچھے کیا ".....جبران کیوں غصہ ہو رہے ہو ہٹو "

"اگر میرے کپڑے بھاری ہیں تو کل سے میں لانڈری میں دے دوں گا اپنے کپڑے .....کیوں "

"کل کو اس نے ہی یہ سب کرنا ہے .....حد ہو گئی جبران کیسی باتیں کر رہے ہو تم "

اس نے روتی ہوئی ".....نہیں ماما میں آپ کو آج صاف لفظوں میں بتا رہا ہوں کہ میں اس رشتے کو نہیں مانتا "

اسے میری بیوی بنانا چاہتی ہیں کہاں سے آپ کو یہ میرے قابل لگتی .....آپ اسے " مرال کی طرف دیکھ کے کہا

ہے"

جبران کیا کہہ رہے ہو ہوش میں تو ہو اسمہ سن لے گی کتنا برا لگے گا اسے اور تمہارا یہ رشتہ بچپن سے طے ہے "

"جبران اب نا کی کوئی گنجائش نہیں بچتی

"..... ماما میں "

کہہ کر انہوں نے بات ختم کر دی وہ "بس جبران اگر تم نے منع کیا نا اس رشتے سے تو تمہیں میری لاش سے گزرنا ہو گا"

خاموش ہو گیا

"یہ زیادتی ہے ماما "

مرال برستی "..... یہ زیادتی نہیں اسی میں تمہاری بھلائی ہے بہت جلد تمہیں سمجھ آجائے گی کہ تم غلطی پہ ہو "

آنکھوں سے خاموش کھڑی دونوں ماں بیٹے کو سن رہی تھی

اس نے رخ پھیر لیا "..... غلطی ؟؟؟ نہیں ماما "

"کیا برائی ہے میری بچی میں جبران کیوں اسے سزا دے رہے ہو بتاؤ "

"میری خواہش نہیں ہے ..... کیا اتنا کافی نہیں کہ یہ میرا آئیڈیل نہیں ہے "

میرے بچے آئیڈیل کو اپنی خواہش نہیں بناتے ..... آئیڈیل کچھ نہیں ہوتا جبران جانتی ہوں تمہارے آئیڈیل کو میں "

"جبران

میں کچھ نہیں سننا چاہتا ماما بس اس کو بولیں یہ یہاں سے جائے مجھے اس کا وجود اپنے آس پاس برداشت نہیں "

اور کہہ کر کمرے میں چلا گیا بڑی ماما نے مرال کو دیکھا جو اب پلٹنے لگی تھی انہوں نے اس روکا اور اسے اپنے گلے لگا لیا "ہوتا

مرال ان کے گلے لگ کے شدت سے رو دی

"مجھے معاف کر دو بیٹا .....بس میری بچی بس "

"نہیں بڑی ماما آپ کیوں معافی مانگ رہی ہیں پلیز مجھے شرمندہ نہ کریں "

میرا بیٹا آئیڈیل کے پیچھے بھاگ کر اپنے آج اور مستقبل کو تباہ کر رہا ..... شرمندہ تو میں ہو گئی ہوں تمہارے سامنے بیٹا "

اس نے سر اٹھا کے ان کی طرف دیکھا "میں کچھ مانگوں تم سے دو گی؟؟؟ .....ہے

"..... میں جانتی ہوں بیٹا اب میری پوزیشن نہیں ہے تم سے کچھ مانگنے کی پر "

"جی بڑی ماما بولیں نا "

ایک تم ہی ہو جس پہ مجھے بھروسہ ہے جو میرے بیٹے کو سنبھال لے گی جو اپنی محبت ..... تم میرے بیٹے کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑنا "

"بتاؤ بیٹا .....سے جیت لے گی

"..... پر "

وہ پر یقین تھیں کہ وہ ان کے بیٹے کو بدل دے گی تو وہ کیوں ان کا یقین "بیٹا میں جانتی ہوں یہ مشکل ہے پر ناممکن تو کوئی چیز نہیں ہے نا "

توڑتی

انہوں نے اسے گلے لگالیا وہ جانتی تھیں کہ وہ اس کی زندگی داؤ پہ لگا رہی ہیں پر وہ یہ بھی "میں کوشش کروں گی .....جی بڑی ماما "

جانتی تھیں کہ وہ ان کے بیٹے کو اپنی محبت سے اپنا بنا لے گی.

وہ پہلے اپنے بچپن میں بہت لونگ کیئرنگ سا تھا وہ کم بولتا تھا لیکن جب وہ بولتا تھا تو اگلے کو اپنا گرویدہ کرلیتا تھا

بچپن سے اسکول میں نمایاں رہا اپنے گھر میں سب سے بڑا بچہ ہونے کی وجہ سے سب کی توجہ کا مرکز بنا اس کے

پانچ سال بعد پھر مرال نے آ کے سب کی توجہ حاصل کی پھر نمیر اور نثاء آئے اور پھر زیان ارسہ سارہ تو گھر والوں

کی توجہ بٹتی گئی لیکن جبران جبران تھا پھر اسکول سے کالج پھر یونیورسٹی میں وہ توجہ کا مرکز بنا رہا ایک اپنی

وجاہت سے دوسرا قابلیت سے وہ اپنے آپ کو منواتا گیا مرال بھی اس سے کم نہ تھی وہ بھی خوبصورت ہونے کے ساتھ

ساتھ ذہین بھی تھی کالج میں آ کے جبران کو پتا چلا کہ وہ مرال کا منگیتر ہے اس وقت اسے کوئی اعتراض نہ ہوا وہ کامیابی کی

بلندیوں کو چھونے لگا تو اس کی سوچ بدلنے لگی ایک آئیڈیلازم جنم لینے لگا مرال اس کو اس آئیڈیل سے بہت دور لگی اور

خیال پہ مہر تب لگی جب ماما اور بڑی ماما کی طبیعت ناساز ہونے لگی تو مرال نے اپنی پڑھائی کمپلیٹ کر کے گھر داری

سنبھال لی جبران کو آہستہ آہستہ چڑ ہونے لگی اور وہ اس کے دل سے دن بہ دن اترتی چلی گئی محبت تو اسے پہلے بھی نہ تھی پر جو پسند

تھی اب وہ بھی نہیں رہی تھی وہ مرال کے ساتھ اپنے آپ کو مس فٹ محسوس کرتا تھا کیونکہ وہ ہمیشہ سمپل رہتی تھی گھومنے

پھرنے کا کوئی شوق نہیں تھا اسے وہ اسے کنویں کی مینڈک لگنے لگی تھی وہ اسے دبو سمجھنے لگا اور اس کا برملا اظہار بھی کرتا اسے چوٹ

وہ جب سامنے آتی تب تب وہ اسے زہر لگتی وہ اس کے کسی کام کس ہاتھ لگاتی تو اسے برا لگتا .....دے کے اذیت دے کے

دوسری طرف مرال کو اپنی بچپن کی منگنی کا پتا چلا تو اس دل نے اسے جی جان سے ایکسیپٹ کر لیا تھا پر جبران کی

سنجیدگی اور لیے دیے رویے نے اسے کوئی خوش فہمی میں مبتلا نہیں کیا تھا پر پھر بھی کیوں اس کا دل اسے دیکھ کے بے ترتیب

دھڑکتا تھا پر آہستہ آہستہ جبران کے نا روا سلوک کی وجہ سے اس کی محبت کہیں دل میں ہی قید ہو کے رہ گئی تھی اسے پھلنے

پھولنے کا موقع ہی نہیں ملا تھا ------

سب چاہتے تھے کہ جبران اور مرال ایک ہو جائیں آج آمنہ پھپو اور ان کے بچے بھی آئے تھے اور دادی بھی ساتھ ہی آ گئی تھیں

جو پھپو کے اسرار پہ ان کے ساتھ کچھ دنوں کے لیے ان کے گھر چلی گئی تھیں دادی تو بہت خوش تھیں انہیں اپنے یہ دو

بچے جبران اور مرال دل و جان سے عزیز تھے پھپو بھی بہت خوش ہوئیں یہ سن کے

" بہت اچھا کیا بھائی آپ نے ماشاآللہ سے جبران بھی اب شادی کے قابل ہو گیا ہے اور بزنس کے میدان میں بھی

اپنے آپ کو منوا چکا ہے اچھا ہے اپنی لائیف میں سیٹل ہو جائے گا ٹائم سے "

ابتہاج صاحب بولے "جی میرا بھی یہ ہی خیال ہے "

" انہوں نے بڑی ماما کو "کیوں رافعہ ؟؟؟ ..... تو پھر دیری کس بات کی ہے ابتہاج و ہاج گھر کی ہی تو بات ہے اچھے کام میں دیری کیوں

مخاطب کیا جو ان کی بات سن کے سوچوں میں گم ہو گئی تھیں ایک دم چونکیں

" تم کہاں کھوئی ہوئی ہو رافعہ ؟؟؟ "

" تو دادی "کہ اتنی جلدی تیاریاں کیسے ہوں گی" وہ اٹکیں تو اسمہ بھی ان کی طرح دیکھنے لگیں "سوچ رہی تھی .... میں.....وہ ماجی مم .....وہ

اور اسمہ ہنس دیں

دادی ہنستے ہوئے بولیں "یہ لو یہ اسے دیکھو ابھی تاریخ طے ہوئی نہیں اور یہ ہاتھ پہ سرسوں جمائے بیٹھی ہے "

اسمہ بولیں "اماں سوچنا تو پڑتا ہے نا اتنا کام ہوتا ہے "

ہاں یہ تو ہے اسمہ ٹھیک کہہ رہی ہو بالکل بس سب خیر خیریت سے ہو جائے اور میرے دونوں بچے ہنسی خوشی رہیں بس "

.وہ بولیں تو دونوں بہوؤں نے آمین کہا رافعہ بھی ان دونوں کی زندگی کے لیے دل سے دعا گو تھیں " آمین

ان کی شادی کی ڈیٹ فکس کر دی گئی تھی جبران نے بہت ہنگامہ کیا تھا پر رافعہ نے اپنی قسم دے کے اسے خاموش کر دیا تھا

اور اس کے بعد وہ اسے چین سے نہیں رہنے دے گا وہ روز روئے گی تڑپے گی ..... شادی ہی کرنی ہے نا کر لے گا وہ شادی کوئی بات نہیں

جو اذیت اس نے پل پل برداشت کی ہے وہ اسے روز محسوس ہو گی وہ سوچ چکا تھا

ارسہ اس کے گلے لگ کے بولی "..... کتنا مزا آئے گا آپ کی شادی پہ ..... اوہ آپی "

وہ بتانے لگی وہ ہنوز چپ تھی "ماما اور بڑی ماما تو آج سے تیاریوں میں لگ گئی ہیں "

"چپ کیوں ہو .... کیا ہوا آپی "

وہ پھر بولنے لگی تھی مرال کا دل اندر سے بہت خالی تھا اس شادی کو لے کر اس کے "تم بولو .... کچھ نہیں " وہ چونکی "....ہاں ہمم "

دل میں کوئی خوشگمانیاں نہیں تھیں کیوں کہ وہ جبران کو جانتی تھی وہ چپ بیٹھنے والا نہ تھا وہ فی الحال چپ تھا تو صرف اپنی

ماں کی وجہ سے اسے پتا تھا اس کا کل کیا ہونے والا ہے اور اسی کو سوچ سوچ کے وہ پریشان تھی

عشاء کی نماز پڑھ کے اس نے دعا میں ہاتھ اٹھائے تو آنسو خود بخود امڈ آئے

ایک ایسے..... جس کے دل میں میرے لیے کوئی جگہ نہیں ہے ..... کیا یہ ہی شخص میری زندگی میں آنا تھا !اے اللہ "

اے اللہ بڑی ماما مجھ سے ..... بندے کی زندگی میں مجھے شامل کر رہا ہے جس کی خواہش میں نہیں جس کی منزل میں نہیں

نہیں معلوم ..... مجھے نہیں معلوم کچھ بھی ..... امیدیں باندھ کے بیٹھی ہیں کہ میں ان کے بیٹے کو محبت سے جیت لوں گی پر کیسے اللہ

ہمیشہ میرا رازدار تو ہی رہا ہے جس سے اپنے دل کی ہر بات کہہ دیتی ہوں ..... میں نے سب کچھ تجھ پہ چھوڑ دیا ہے اللہ ..... اللہ

ایک تو ہی تو ہے جو میرے بنا کہے میرے دل کا حال جان لیتا ہے تجھے تو معلوم ہے نا میں اس وقت کیا محسوس کر رہی

اس نے آمین کہہ کر منہ پہ "..... جو بھی ہو میرے حق میں بہتر کرنا اللہ ..... ہوں بس میں نے سب چھوڑ دیا تجھ پہ

ہاتھ پھیرا اور جائے نماز سمیٹی اور باہر لان میں آگئی اس نے سب اللہ پہ چھوڑ دیا تھا اور اب وہ مطمئن تھی وہ آسمان کی

طرف دیکھ کے مسکرائی

وہ چونکی دیکھا تو جبران سامنے کھڑا تھا اس کی مسکراہٹ سمٹی "بڑا مسکرایا جا رہا ہے "

"خوش ہو رہی ہو کہ اتنا ہینڈسم ویل ایجوکیٹڈ اور کامیاب انسان تمہاری قسمت بن رہا ہے رشک کر رہی ہو خود پہ ؟ "

اگر آپ ہینڈسم ہیں تو کم خوبصورت تو میں بھی نہیں ہوں رہی ایجوکیشن کی بات ..... رشک کس بات کا.... نہیں بکل بھی نہیں "

تو آپ کی طرح میں بھی ویل ایجوکیٹڈ ہوں اور اگر آپ بزنس کی دنیا میں کامیاب و معتبر ہیں تو میں بھی گھر والوں کی

نظروں اور ان کے دل میں معتبر ہوں مجھے کسی سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ میں کس کے لیے کیا ہوں یا کوئی مجھے کیا سمجھتا ہے

وہ پہلی بار اس کے سامنے یوں بول رہی "بٹ مجھے خوشی ہے کہ اپنے گھر والوں کی نظروں میں میرا ایک رتبہ اور مقام ہے

تھی

جو کبھی میرے سامنے آنے سے کتراتی تھی آج میری آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بول رہی .....بہت ہمت آ گئی ہے تم میں "

"ہے یہ جانے بغیر کہ تمہارا فیوچر کیا ہے

"ہمت تو پہلے بھی تھی مجھ میں پر آپ کی عزت کرتی تھی اس لیے چپ تھی اور آپ نے مجھے کمزور سمجھ لیا "

"تو کیا اب عزت نہیں کرتیں "

؟ کیونکہ اب تو آپ میرے ہونے والے... اور اب تو زیادہ کروں گی آپ کی عزت پتا ہے کیوں.....بہت کرتی ہوں.... کرتی ہوں "

شوہر ہیں اور آنے والے دنوں میں میں بھی آپ کی عزت بن جاؤں گی سو کچھ بھی کرنے سے پہلے آپ اپنی عزت کے بارے

وہ بول کے جانے لگی کہ جبران نے غصے سے اسکا ہاتھ پکڑ کے روکا اور بولا "ہیں نا؟؟؟ .... میں تو ضرور سوچیں گے

بے فکر رہو ایسی جگہ پہ لا کے تم کو ماروں گا جہاں تمہیں پانی نہیں ملے گا گھٹ گھٹ کے .... بہت بولنا آ گیا ہے نا تمہیں "

اور رہی عزت کی بات تو وہ تمہیں مجھے سمجھانے کی ضرورت نہیں ہے میں اچھی طرح سے اپنی عزت کو .... مرو گی تم

وہ "سنبھالنا جانتا ہوں میری ماں کی قسم میری کمزوری ہے صرف وہی نبھا رہا ہوں اور اس کے بعد اپنی قسمت پہ رو گی تم

.کہہ کر چلا گیا تھا مرال نے آنکھ میں آئی نمی کو صاف کیا اب اسے رونا نہیں تھا اب اسے مضبوط بننا تھا

ماما اور بڑی ماما شاپنگ کر کے آئے تھے اور اب ڈسکشن جاری تھی نشاء بھی سب دیکھ رہی تھی

سارہ بلیک ساڑی کو ستائش سے دیکھ کے بولی جس پہ سلور کام ہوا وا تھا "واؤ آپی تو پری لگیں گی جب یہ پہنیں گی "

نشاء کے کہنے پہ جہاں ماما بڑی ماما مسکرائیں وہاں "ہمارے بھائی کی ہونے والی وہ ہیں یہ.... اوہ بہن اب تو بھابی بولو انہیں .... آپی "

مرال جھینپ گئی

نشاء بولی تو مرال "مرال بھابی آپ پہ یہ کلر بہت اچھا لگے گا جبران بھائی تو دیکھ کہ ہی بیہوش ہوجائیں گے آپ کو"

ان کے دل سے دعا نکلی اتنے میں زیان اور "خدا کرے ایسا ہی ہو" نے اسے گھورا بڑی ماما نے مرال کے گلابی ہوتے چہرے کو دیکھا

نمیر بھی آگئے اب تو مرال پھنس گئی تھی وہ سب مل کے اب مرال کو چھیڑ رہے تھے

نشاء کی تو "خبردار جو میری بہو کو تنگ کیا اور نشاء خاص کر تم ورنہ تمہیں بھی رخصت کردوں گی میں..... خاموش"

آنکھیں نکل آئیں

"مابدولت کے بھی نمبر آئے .... اہم اہم .... بالکل ٹھیک ماما اس چڑیل کو جلد رخصت کردیں تاکہ "

"تم تو ٹھہرو ذرا کرتی ہوں میں تمہاری شادی "

زیان چمک کے بولا "رئیلی ماما "

میں بڑا ہوں تم سے تو میری ہو گی اور ویسے بھی مرال آپی .... کوئی ضرورت نہیں ہے تمہارا نمبر سب سے لاسٹ میں آئے گا"

پہلے جبران بھائی چلو وہ تو نبٹے پھر نشاء جس کی شادی کے دور دور تک کوئی ..... کے بعد تو میں ہی ہوں تم ابھی کہاں

..... بھئی خیال سے کہیں بوڑھے نہ ہو جانا اپنی بہن کے پیچھے .... پھر تم آؤ گے "نشاء نے نمیر کو گھور کے دیکھا "چانسز نہیں ہیں

ذرا سوچو اس چڑیل کے ساتھ ساتھ تم بھی سر جھاڑ منہ پھاڑ بیٹھے رہو گے جب ہم اپنے بچوں کو لے کے آیا کریں گے تمہارے

نمیر نے مستقبل کا خاکہ اسے " سوچو میرے بھائی تم تو گئے .....پاس تو تم ٹھنڈی آہیں بھرنے کے علاوہ کچھ نہیں کر سکو گے

کھینچ کے بتایا

"اللہ نہ کرے نمیر میں کیوں بیٹھی رہوں توبہ کرو "

زیان بھی بولا "اوہ بھائی بد دعائیں تو نہ دے "

"....میں تو تمہاری شکل کی وجہ سے کہہ رہا تھا کہ "

" ؟؟؟؟کیا مطلب ہاں... کہ "

سر جری سے ....ہاں بس تھوڑی سرجری کروا لینا بر دکھوے سے پہلے کہیں کوئی معصوم دھوکا نہ کھا جائے ....کچھ نہیں "

نمیر کے بولنے پر سب ہنسنے لگے نشاء کو تو صدمہ ہو گیا "زیادہ نہیں تو اتنا ضرور ہو جائے گا کہ تم تھوڑی قبول صورت ہو جاؤ گی

"چچی آپ دیکھ رہی ہیں اسے ......کیاااااااا "

"نمیر انسان بن جاؤ کیوں میری بچی کو تنگ کر رہے ہو اتنی پیاری تو ہے "

اور کیا ان لوگوں کی تو آنکھیں خراب ہیں ہیرے کی پہچان صرف جوہری کو ہوتی ہے تم ٹھہرے کوئلے تمہیں کیا پتا "

"....ہونہہ

وہ کچھ بولنے ہی لگا تھا کہ نمیر کی کال آئی اور وہ اٹھ گیا، "....بندریا تم "

وہ شاپنگ کی طرف متوجہ ہوئی "چلو شکر گیا یہ ماما شاپنگ دکھائیں نا "

"تمہیں لڑائی سے فرصت ملے تو تم لوگ دیکھو "

اسمہ بولیں تو رافعہ نے بھی ان کی بات کی تائید کی "چھوڑیں نا بھابی ان سے ہی تو گھر میں رونق ہے ""

دن ایسی تیزی سے گزرے کہ پتا ہی نہ چلا آج جبران اور مرال کی شادی ہوئی تھی اور اب وہ جبران کے روم میں بیٹھی

اس کا ویٹ کر رہی تھی مرال کو اس سے کوئی اچھی امید نہیں تھی اور نہ اس کے دل میں جبران کے لیے کوئی جذبات تھے

وہ سوچوں میں گم تھی کہ جبران دروازہ کھول کے اندر داخل ہوا وہ سیدھی ہو بیٹھی وہ چلتا ہوا اس تک آیا اور اسے زور سے کھینچ کر بیڈ

سے نیچے اتارا اور اس کا گھونگھٹ الٹا دیا ایک بار جو اس کی نظر پڑی تو جیسے پلٹنا ہی بھول گئی اسے سب لوگوں کی باتیں یاد آئیں نشاء

کہہ رہی تھی

زیان کہہ رہا تھا "مرال تو آج کوئی اور ہی دنیا کی لڑکی لگ رہی ہے "

اوت سب ہنس رہے تھے "بھائی تو آج گئے مرال آپی آج تمام ہتھیاروں سے لیس ہیں بھائی کی خیر نہیں "

واقعی آج مرال غضب ڈھا رہی تھی ایک مرال کا حسن دوسرا تنہائی اور تیسرا اپنے رشتے کا خیال اسے کمزور کر رہا تھا

وہ ہوش کی دنیا میں واپس آیا ..... سوچا کہ سب بھلا دے پر

اس نے سر جھٹکا اسے "..... اور خوبصورتی تو صرف ابھی ابھی کی ہے پھر بعد میں ..... نہیں مرال میری منزل نہیں ہے "

اپنی سوچ پہ غصہ آیا اور ایک زوردار تھپڑ کھینچ کے اس کے گال پہ مارا

مجھ سے نکاح کر لیا ہے تو مجھے حاصل بھی کر لو گی غلط فہمی ہے تمہاری مرال مر بھی ..... کیا سمجھتی ہو تم ہاں کیا سمجھتی ہو "

مجھے دیکھنے کو میری محبت کو ترسو گی پر جب بھی آؤ گی مایوس لیٹو ..... جاؤ گی نا تو تمہیں پوچھنے تک نہیں آؤں گا میں تمہیں

وہ پھٹی آنکھوں سے بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی اسے پتا تھا کہ وہ اس شادی سے خوش نہیں ہے پر اتنا خلاف تھا وہ ".....گی

اس شادی کے یہ معلوم نہ تھا اسے

اور میری نفرت کبھی محبت میں نہیں ..... تم سے آج مجھے جتنی نفرت فیل ہو رہی ہے نامرال بی بی شاید ہی کسی سے ہو "

کب آنسو آنکھوں کی باڑ توڑ کے گالوں پہ بہنے لگے اسے پتا ہی نہیں چلا جبران بیڈ پہ جا کے ".....بدلے گی ترسو گی تم سمجھی

لیٹ گیا وہ وہیں کھڑی سوچنے لگی کتنا سنگدل تھا وہ شخص اسے کسی کے دل کے خیال ہی نہ تھا فکر تھی تو بس اپنے دل کی اپنی

.....خواہشوں کی اپنے سے جڑے رشتوں کی اس کے دل میں کوئی اہمیت کوئی وقعت نہیں تھی

لائیٹ آف .....سوچ ہے تمہاری..... یہ سوچ رہی ہو کہ آ کے میں تمہارے آنسو پونچھو گا .....اب کون سے مراقبے میں بزی ہو "

"کر دو پھر روتی رہنا جتنا رونا ہے کیونکہ اب تو ویسے بھی ساری زندگی رونا ہی ہے تم نے اچھا ہے ابھی سے اپنے آپ کو سنبھالنا سیکھ لو گی

کہہ کر وہ کروٹ لے کہ لیٹ گیا وہ وہیں کھڑی رہی

وہ غصے سے بولا وہ گئی اور لائیٹ آف کر دی اور وہیں بیڈ کے پاس "رونا ہے نا اگر تو دفع ہو جاؤ میرے سامنے سے کہیں اور جا کے رو "

.بیٹھ کر رونے لگی

پتا نہیں کب وہ روتے روتے سو گئی تھی اسے پتا نہیں چلا وہ سو رہی تھی کہ کسی نے اس کا کندھا زور سے ہلایا وہ ہڑبڑا کے جاگی

جبران نے کہا وہ یک دم ہڑبڑا کے اٹھی گالو پہ انگلیوں کے نشان واضح تھے "اٹھو محترمہ صبح ہو گئی ہے "

وہ بیزاری سے بولا وہ اٹھ گئی تو وہ واشروم چلا گیا وہ وہیں بیڈ پہ بیٹھ گئی اور گزشتہ "اب کیا ہونقوں کی طرح دیکھ رہی ہو اٹھو "

رات کے بارے میں سوچنے لگی جبران کے الفاظ پھر سے اس کے کانوں میں گونجنے لگے

مجھ سے نکاح کر لیا ہے تو مجھے حاصل بھی کر لو گی غلط فہمی ہے تمہاری مرال مر بھی ..... کیا سمجھتی ہو تم ہاں کیا سمجھتی ہو"

مجھے دیکھنے کو میری محبت کو ترسو گی پر جب بھی آؤ گی مایوس لیٹو ..... جاؤ گی نا تو تمہیں پوچھنے تک نہیں آؤں گا میں تمہیں

اس کی آنکھوں میں پھر سے جلن ہونے لگی بار بار وہ الفاظ اسے تنگ کر رہے تھے "..... گی

اس نے تنگ آ کے کانوں پہ ہاتھ رکھ لیے دل چاہا کہ دھاڑے مار مار "ترسو گی..... ترسو گی ..... مجھے دیکھنے کو میری محبت کو ترسو گی "

کے روئے

وہ ہاتھوں میں چہرہ چھپائے رو رہی تھی کہ "کس سے کہوں میں ..... کہاں جاؤں ..... اللہ مر جاؤں گی میں اللہ ..... اللہ "

جبران واشروم سے نکلا اور اسے روتا دیکھا تو ایک دم غصہ آ گیا اور اس کے قریب آ کے زور سے اس کا بازو پکڑ کے اپنی اور

کھینچا وہ اس کے سینے سے آ لگی یہ سب اتنی بے دھیانی میں ہوا کہ کچھ دیر تو وہ بول ہی نا سکا بس اس خوشبو کو محسوس کر تا رہا جو

اس کے آس پاس بکھر گئی تھی وہ اس کا بھیگا چہرہ اس کی آنکھیں دیکھتا رہا دل کو پھر کچھ ہونے لگا کل سے یہ کیا ہو رہا

تھا کہ دل اس کی اور کھنچا جا رہا تھا شاید نئے رشتے کا احساس تھا یا کچھ اور وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا پھر ایک دم ہوش میں

آیا اور اس کو اپنے سے الگ کیا اور بولا

مرال کا بازو اب بھی سختی سے اس نے " یہ رونا دھونا بند کرو جو ہوا ہے تمہاری ہی رضا تھی نا اس میں تو پھر رونے کا فائدہ "

پکڑا ہوا تھا

وہ تکلیف سے اور رونے لگی تو جبران نے ایک اور تھپڑ اسے مارا "اور روتی ہوئی تو زہر لگتی ہو.....بکواس لگتی ہیں تم جیسی لڑکیاں مجھے "

مرال خوفزدہ سی آنسو روکنے کی کوشش کرنے لگی ".....بالکل چپ ....چپ کرو .....منہ بند نہیں کرو گی تو ایک اور لگے گا"

اس نے "اور ہاں گھر والوں کے سامنے یہ روتا بسورتا منہ لے کے گئی تو جان لے لوں گا تمہاری سمجھ آئی .....دفع ہو جاؤ تم "

جھٹکے سے اسے چھوڑا

کسی کے سامنے یہ " وہ دوبارہ اس کے قریب آیا ".....ماما نے مجھے تمہیں خوش رکھنے کا کہا ہے سو خوش ہی نظر آنا اور اگر"

وہ اسے وارن کراتا تیار ہونے لگا "آنسو باہر آئے تو تمہارا وہ حشر کروں گا کہ یاد رکھو گی

کہہ کر " جی " وہ گھبرائی "اب کھڑی کیوں ہو جاؤ فریش ہو کے آؤ نئی دلہن کو پہلی صبح فریش ہی نظر آنا چاہیے نا "

واشروم میں چلی گئی

واشروم سے وہ آئی تو وہ بیڈ پہ بیٹھا تھا اس کے بھیگے لمبے بالوں کو دیکھ کر بولا

وہ "عقلمند ہو چلو اب تھوڑا میک اپ بھی کر لو تاکہ رخسار پر سے میری محبت کے نشانات چھپ جائیں .....ہمم گڈ "

نظریں جھکائے ڈریسنگ ٹیبل کی طرف گئی اور تیار ہونے لگی لائیٹ یلو کلر کی مناسبت سے اس نے ہلا سا میک اپ کیا تو

جبران بولا

"جاؤ یہ چینج کر کے آؤ" اور وارڈروب سے میرون کلر کی فراک نکالی "نئی دلہن کے لیے تو یہ کلر بہت لائیٹ ہے .....اونہہ "

وہ کچھ کہنے لگی تو وہ غصے سے ہاتھ اٹھا کہ بولا ".....پر "

وہ خاموشی سے گئی اور چینج کر آئی "زیادہ بولتی عورتیں پسند نہیں مجھے جاؤ.....بس "

اپنی ماں کا کتنا خیال تھا اسے اور خود "اب میک اپ کرو اور ہاں تھوڑا ڈارک کرو یہ نشان چھپاؤ میری ماں کو پتا نہ لگے "

بھول بیٹھ تھا کہ جس کو وہ بیاہ کے لیا ہے وہ بھی کسی کی بیٹی ہے اس کی ماں کا بھی تو دل ہے مرال نے سوچ اور خاموشی سے تیار

ہونے لگی

جبران نے اسے باور کرایا تیار ہو کے وہ دونوں ساتھ ہی روم سے باہر آئے ایک زبردستی کی مسکراہٹ "مسکراتی رہنا سمجھی "

اس نے نے ہونٹوں پہ سجالی تھی سب سے مل کے وہ لوگ ناشتے کے لیے ڈائیننگ ہال میں پہنچے رافعہ کب سے مرال

کو دیکھ رہی تھی جو مسکرائے جا رہی تھی اور جبران کو جو خلاف عادت مدکرا رہا تھا

نشاء "ماما دیکھیں تو سہی بھابی کے آجانے سے بھائی کی مسکراہٹ کو بریک ہی نہیں لگ رہے ہیں مسکرا ہی رہے ہیں "

چھیڑنے والے انداز میں بولی

اوہ گوشت کی پہاڑی تم خاموش ہی بیٹھو اب اگر اتنا کھا کے بھی تمہیں نظر نہیں لگتی تو کیا بھائی بھابی کو بھی نہیں لگے "

زیان بولا تو نشاء چڑ گئی سارہ ہنسنے لگی "بندہ ماشاآللہ ہی بول دیتا ہے بد نظر کہیں کی ..... گی کیا

اور بائے داوے میری صحت سے جلتے کیوں ہو تم بھی ہو جاؤ ..... تم چپ کرو تم سے پہلے دل میں بول چکی ہوں میں ماشاآللہ "

"میری طرح

"تم جیسا ہو کے کنوارا تھوڑی مرنا ہے " زیان نے ہاتھ جوڑے "..... اللہ معافی "

نشاء نے ماما کو آواز لگائی جو کچن میں تھیں سب ہنس رہے تھے سوائے مرال کے کچھ دنوں پہلے وہ بھی تو "ماما دیکھیں زیان کو..... ماما "

..... ان میں ہی شامل تھی اور اب

جبران نے اس کا ہاتھ پکڑا وہ چونکی

وہ کان کے قریب آ کے بولا اس نے سر ہلایا "مسکراؤ کیا کہا تھا میں نے "

اوہو بھائی پبلک پلیس ہے یہ تھوڑا آوائیڈ شا وائیڈ کریں اور اگر ضروری بات ہے وہ پلیز روم میں چلیں جائیں یہاں ان "

زیان نہیں دیکھ کر بولا تو مرال جھینپ گئی اور وہ مسکرا دیا اتنی دیر میں ناشتہ بھی آ گیا اور بڑے بابا ماما بھی آ گئے اور "میرڈ بچے بیٹھے ہیں

.سب ناشتہ کرنے لگے

آج ان کا ولیمہ تھا وہ لوگ گھر پہنچے نشاء مرال کو روم میں لے جانے لگی مرال کا آج کا ڈریس پنک کلر کا تھا دلہن کے

لوازمات سے سجی وہ نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی پورے ولیمے میں وہ زبردستی مسکراتی رہی اسے

لگ رہا تھا بہت جلد وہ مر جائے گی

نشاء سر ہلا کے چلی گئی تو رافعہ نے مرال سے پوچھا "نشاء تم جاؤ میں لے کے چلی جاؤں گی مرال کو روم میں "

مرال انہیں دیکھ کر رہ گئی کیا بتاتی انہیں کہ "..... میرا مطلب ہے جبران کا رویہ ..... مرال بچہ سب ٹھیک تو ہے نا "

ان کے بیٹے نے اسے قبول ہی نہیں کیا جو اس سے بے حد نفرت کرتا ہے جو اس پہ پہلی رات اور پہلی صبح ہی ہاتھ اٹھا

چکا ہے

رافعہ اس کی خاموشی سے گھبرائیں اس کی نظریں جھکی ہوئی تھیں اس نے نظریں اٹھیں تو سامنے "مرال بولو نا بیٹا "

جبران کو پایا

کو دیکھتا ہوا بولا. وہ ان دونوں "کیا ہو رہا ہے بھئی "

ماما بولیں جبران نے مرال کو دیکھا "مرال اس سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے تم بتاؤ اس نے کچھ کہا تو نہیں تمہیں "

طرف دیکھ کے بولا اور مسکرایا مرال زخمی سا مسکرائی. وہ اس کی "بتاؤ مرال میں نے کچھ کہا ہے تمہیں "

"نہیں بڑی ماما انہوں نے کچھ نہیں کہا مجھے ..... نہیں "

نے پہلے مرال اور پھر انہو " جبران تمہیں میں جانتی ہوں تم اور آرام سے مان جاؤ ..... سہی بتاؤ مرال مجھے یقین نہیں "

جبران کو دیکھ کے کہا

"بس سب ٹھیک ہے ..... میں سچ کہہ رہی ہوں "

وہ دل پہ ہاتھ "ماما میں مانتا ہوں کہ میں نے وہ سب بولا تھا پر کل تو سیدھا انہوں نے میرے دل پہ انٹری ماری ہے "

.رکھ کے بولا تو روشانے بڑی ماما کے سامنے نہ چاہتے ہوئے بھی جھینپ گئی رافعہ نے اس کا گلابی چہرہ دیکھا تو مطمئن ہو گئیں

وہ روم میں آ کے بولا مرال ڈریسنگ "مان گیا میں تمہیں مرال کیا ایکٹنگ کرتی ہو شرمانے کی ماما کو بھی مطمئن کر دیا واہ

ٹیبل کے آئینے کے سامنے کھڑی جیولری اتار رہی تھی

ماما کے سامنے جرم کے کٹہرے میں کھڑا رہنا پڑتا اگر .....ویسے اچھی بات ہے اپنے شوہر کا پردہ رکھنا اچھی طرح آتا ہے تمہیں "

تم مجھے نا بچا تیں خیر تھینک فل تو میں اب بھی نہیں ہوں کیونکہ تھینک فل تمہیں میرا ہونا چاہیے اگر تم کچھ بھی الٹا

مسرال طلاق کے نام پہ ایک دم پلٹی اور "سید ھا بولتیں ماما کے سامنے تو کھڑے کھڑے طلاق دے دیتا میں تمہیں

بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا مسرال کی "..... میں ایسا کر سکتا ہوں " وہ چلتا ہوا اس قریب آیا "کیا دیکھ رہی ہو ہاں "

کیا سوچ کر آئی تھی وہ کہ مضبوط بنے گی روئے گی نہیں جبران کی سوچ بدل دے گی ..... آنکھیں بھیگنے لگیں کیا بس یہی اہمیت تھی اس کی

سب الٹ ہو گیا تھا وہ اس ء .....اس کے دل میں اپنی محبت ڈال دے گی اپنی خدمت اپنی محبت سے اسے جیت لے گی پر

قطرہ قطرہ مار رہا تھا اور وہ قطرہ قطرہ مر رہی تھی وہ کہہ کر واشروم میں چلا گیا تھا پر وہ وہیں کھڑی تھی

وہ کیسے کمزور پڑ سکتی ہے وہ اس کا دل جیتنے آئی ہے وہ اس کی بن کے اسے اپنا بنانے آئی ہے نا تو..... نہیں وہ ہار کیسے مان سکتی ہے "

اس نے آنسو پونچھے وہ اگلے دن کے لیے اب تیار تھی "پھر وہ کیوں کر مایوس ہو اللہ ہے نا اس کے ساتھ

ان کی شادی کو چوتھا دن تھا ولیمے کے بعد اس نے ضد کر کے کام میں ہاتھ لگا لیا تھا کہ فارغ بیٹھ کے بھی کیا کرتی جبران

کے سر میں آج صبح سے بہت درد تھا ماما نے ڈاکٹر کو چیک اپ کرانے کا کہا بھی پر وہ نہ مانا مسرال روم میں آئی تو

جبران کو لیٹے پایا وہ کبھی دن میں اتنی دیر نہیں لیٹتا تھا پر آج تو صبح سے آنکھیں کیے لیٹا ہوا تھا وہ ڈرتے ڈرتے اس کے پاس آئی

ان تین دنوں میں وہ اس پہ کئی بار ہاتھ اٹھا چکا تھا کہ اب تو وہ اس کے سامنے آنے سے بھی ڈرتی تھی مسرال نے ".....جبران "

اسے پکارا تو اس نے کوئی جواب نہ دیا

وہ پھر بولی جبران نے صرف سر ہلایا وہ اس کے پاس بیڈ کے سائیڈ پہ بیٹھی "سر میں زیادہ درد ہے ..... جبران "

اور جبران نے کسی کے نرم ہاتھوں کا لمس اپنے ماتھے پہ محسوس کیا اور پٹ سے آنکھیں کھولیں مرال اس کے پاس بیٹھی

اس کا سر دبا رہی تھی وہ کچھ دیر اسے دیکھتا رہا وہ اس کے دیکھنے سے کنفیوز ہو رہی تھی چہرہ گلابی ہونے لگا تھا جبران نے پھر سے

آنکھیں بند کر لیں سر کا درد ختم ہونے لگا کچھ دیر میں وہ سو گیا تھا

وہ سو کے اٹھا تو اس کا سر کا درد بالکل ختم تھا وہ اٹھ بیٹھا اتنے میں مرال چائے لے کر آئی

اس نے کپ اس کی طرف بڑھایا جبران نے کپ تھام لیا " چائے "

اس نے پوچھا "سر کا درد اب کیسا ہے "

اس نے کہا اور چائے پینے لگا مرال روم سے چلی گئی "ہمم ٹھیک ہے "

جب ..... رات کے پھر جبران کو بہت تیز بخار ہو گیا تھا وامیٹ کر کر کے حالت خراب ہو گئی تھی اس کی

اس کی نیند پوری نہیں ہوتی تھی یا کھانا باہر سے کھاتا تھا تو اس کی حالت ایسی ہی ہو جاتی تھی اب تو بخار بھی تھا شاید

سردی لگ گئی تھی مرال نیچے کارپیٹ پہ لیٹی سونے ہی لگی تھی کہ جبران کو واشروم آتے دیکھا اور تھوڑی دیر بعد اسے پھر

ابکائیاں لیتے ہوئے واشروم کی طرف جاتے دیکھا مرال پریشان ہو اٹھی اور اس کو سہارا دے کر واشروم لے کے گئی اور

پھر اسے لا کے بیڈ پہ لٹایا اسے بہت تیز بخار تھا مرال نے جلدی سے سائیڈ ڈرور سے ٹیبلٹس نکالی اور اسے پانی سے

کھلائیں اور اس کے پاس ہی بیٹھ گئی جبران نے اس کے ہاتھ پکڑ لیے تھے کبھی اس کے ہاتھ اپنی آنکھوں پہ ہاتھ رکھتا کبھی گردن

پہ کبھی گالوں پہ مہرال پریشان ہو گئی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کرے رات کے دو بجے وہ کس کو مدد کے لیے بلائے لیکن آہستہ آہستہ ٹیبلٹ کا اثر ہونے لگا مہرال اس کے پاس کراؤن سے ٹیک لگا کے بیٹھ گئی اور اس کے سر میں ہاتھ پھیرنے لگی بخار اترنے لگا تھا وہ پتا نہیں کتنی دیر تک اس کے سر میں ہاتھ پھیرتی رہی اور سو گئی صبح جبران کی آنکھ کھلی تو دیکھا مہرال بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے سو رہی تھی اس کا ایک ہاتھ جبران کے سر میں تھا اور ایک ہاتھ جبران نے پکڑا ہوا تھا سوتی ہوئی مہرال کو دیکھتا رہا پھر اس نے جھٹکے سے اس کا ہاتھ چھوڑا اور اٹھا مہرال. جبران کو سب یاد آ گیا وہ بہت دیر تک کی بھی آنکھ کھل گئی

وہ اس کے ماتھے کو چیک کرتے ہوئے بولی وہ ایسے بیہیو کر رہی تھی جیسے وہ دونوں "اب طبیعت کیسی ہے آپ کی .....اٹھ گئے آپ " نارمل ہزبنڈ وائف ہوں

. کہہ کر وہ واشروم میں چلا گیا "ٹھیک ہوں "

پچھلے دو دن سے مسلسل اس کی ایسے ہی طبیعت خراب تھی ڈاکٹرز نے بھی کہا کہ باہر کا کھانا کھانے کی وجہ سے اس کا پیٹ خراب ہو گیا ہے اور بخار موسمی ہے شادی کے کھانے تو کھائے کھائے اس کے بعد سے وہ باہر ہی کھانا کھانے لگا تھا گھر پہ تو برائے نام ہی آتا سو نتیجہ اب سامنے تھا شادی کے چوتھے دن ہی بستر پہ تھا مہرال اس کی بہت دیکھ بھال کر رہی تھی ڈاکٹر ہلکی پھلکی غذا اسے دینے کا کہا تھا سو مہرال نے اس کے لیے کھچڑی بنائی تھی وامیٹ کر کر کے اس کی پسلیوں میں درد رہنے لگا تھا کمزوری حد سے زیادہ تھی مہرال اتنی دیکھ بھال کرتی پر جبران اس کو یہ ہی کہتا کہ

"تم میری زندگی میں منحوسیت لے کر آئی ہو "

اس طرح کی بات کر کر کے اسے ہرٹ کرتا "اس گھر میں جب سے آئی ہو میں بیمار ہی ہوں "

رات کو بھی وہ بستر پہ لیٹا ہوا تھا کہ مرال اس کے لیے کھچڑی لے آئی

وہ بولی " اٹھ جائیں جبران کھانا کھا لیں "

مرال نے خاموشی سے ٹرے سائیڈ ٹیبل پہ رکھ دی جبران اٹھ بیٹھا "کھالوں گا رکھ دو تم "

"کھچڑی لے جاؤ اسے نہیں کھانی ..... یلککھھھھ "

"ڈاکٹر نے یہ ہی دینے کا کہا ہے آپ کو "

اس نے خاموشی سے ٹرے اٹھائی "اٹھاؤ اسے اور لے جاؤ ..... کتنی بار منع کروں میرے سامنے زبان مت چلایا کرو .....چپ "

کہ دروازہ نوک ہوا اور ماما اندر آئیں

انہوں نے "پتا تھا مجھے یہ نہیں کھائے گا تبھی خود آئی ہوں کھلانے لاؤ مجھے دو..... یہ کہاں لے کر جا رہی ہو رکھو اسے مرال "

کھچڑی اس کے ہاتھ سے لی

جبران چڑ کر بولا "ماما میں نہیں کھاؤں گا "

وہ اسے کھچڑی کھلانے لگیں "میں نے کچھ مہیں سننا منہ کھولو "

وہ بولیں تو جبران نے نا چاہتے ہوئے بھی "کھاؤ اسے تمہاری بیگم نے بنائی ہے یہ مہیں ضرور پسند آئے گی ٹیسٹ تو کرو "

ایک نوالہ لیا کھچڑی واقعی مزے کی تھی

ماما مسکرا کے بولیں "کیسی لگی؟؟؟ "

.وہ صرف اتنا بولا مرال کے لیے اتنا بھی بہت تھا "ٹھیک ہے بس "

مرال کے گھر والے بھی جبران کو پوچھنے آئے تھے رافعہ نے انہیں کھانے پہ روک لیا تھا کہ سمدھی ہونے کے ساتھ

ساتھ وہ دیورانی جیٹھانی بھی تو ہیں نا تو یہ رشتہ کیوں آڑ بن رہا تھا دو بھابیوں کی محبتوں میں

رات کو سارا کام سمیٹ کے وہ اپنے روم میں آئی واشروم سے فارغ ہو کے وہ اپنا بستر بچھا رہی تھی کہ جبران ایک دم اٹھ

بیٹھا اسے متلی ہو رہی تھی وہ اس کی طرف آئی

جبران کو "جبران ٹھیک تو ہیں آپ " وہ پریشانی سے بولی وہ کچھ نہ بولا وہ جبران کی کمر سہلانے لگی " کیا ہوا جبران "

ایک دم زور سے ابکائی آئی مرال کو سمجھ نہ آئی اور اس نے اپنے ہاتھ آگے کر دیے جبران تھم سا گیا اور اس کے چہرے کو

دیکھنے لگا

وہ سوچ کر رہ گیا اور اس کے چہرے سے نظریں ہٹائیں اور لیٹ گیا مرال بھی اٹھنے لگی تو وہ بولا ..... کیسی لڑکی تھی یہ

"تمہیں گھن نہیں آتی اگر میں تمہارے ہاتھ پہ وامیٹ کر دیتا تو "

"تو کیا ہوا شوہر ہیں آپ میرے تنا تو فرض ہے میرا کہ آپ کا دھیان رکھوں "

تم جیسی لڑکیاں ایسی ہی ہوتی ہیں شوہر منہ لگائے نا لگائے ..... دھیان رکھنے کا مطلب اس کی وامیٹ بھی ہاتھ میں لے لو یکھ مرال "

"پر چپکنا ضرور ہے

وہ بولی انداز سادہ سا تھا پر ایک دم جبران کو غصہ آ گیا " تو کیا شوہر بیمار ہوں تو کیا ان کو اٹھا کے پھینک دیں "

یو جسٹ شٹ اپ اوکے تم سے ذرا سی بات کیا کر لو سر پہ ہی چڑھ جاتی ہو زیادہ مت بولا کرو سمجھیں اتنا بولو جتنا میں "

وہ خاموش ہو گئی اور اپنے بستر کی طرف جانے لگی "اجازت دیا کروں

اس نے پکارا "سنو"

"جی"

وہ تیر برسانے " سر میں ہاتھ پھیرو میرے نخرے مت دکھاؤ تم جیسی بیویوں پہ نخرے سوٹ نہیں کرتے "

سے باز نہیں آیا تھا وہ کچھ نہ بولی اور خاموشی سے اس کے سر میں ہاتھ پھیرنے لگی اور جبران کے بارے میں سوچنے لگی

جبران اب ٹھیک ہو چکا تھا اور آفس جانا بھی اسٹارٹ ہو گیا تھا سب کو گھر میں یہ تاثر دے رہا تھا کہ وہ بدل چکا ہے

مرال کو بھی لگنے لگا تھا کہ اب وہ بدلنے لگا ہے اس کی محبت اثر دکھانے لگی ہے پر کسی کو بھی نہیں پتا تھا کہ وہ کیا سوچ بیٹھا تھا.

وہ ابھی آفس سے پہنچا تھا مرال کچن میں تھی وہ وہیں چلا آیا

وہ بولا تو مرال حیرانی سے ایک دم اس کی طرف گھومی "میرے کپڑے نکال دو"

اس نے پھر پوچھا "کیا؟؟؟ "

وہ پھر بولا مرال مسکرائی "بہری ہو سنائی نہیں دیتا کپڑے نکال دو "

"آپ کو تو گوارا ہی نہیں تھ کہ میں آپ کے کام کروں پھر آج یہ انقلاب کیوں "

"کیوں جب میں بیمار تھا تب بھی تو تم ہی نکل رہی تھی نا کپڑے تو نکال دو "

مرال مسکرائی جبران کو چڑ ہو رہی تھی اس سے پر کچھ دن کے لیے سہی اچھا تو بننا تھا نا اسے پھر وہ "وہ تو تب کی بات تھی نا "

جانے اس کا کام جانے

یعنی" کہہ کر وہ چلا گیا مرال آج بہت خوش تھی کہ جبران نے خود اسے اپنے کام کے لیے بولا تھا "زیادہ بولو مت جلدی کرو "

.اس نے خود سے کہا اور مسکرا کے چل دی "کیا میری محبت رنگ لا رہی ہے

آج تو جبران نے حد ہی کر دی تھی

جبران نے کھینچ کے سب کے سامنے اسے تھپڑ مارا تھا ہوا یہ تھا کہ مرال سب کو چائے دے رہی تھی "جاہل عورت "

کہ جبران کو دیتے ہوئے سارہ سے بات کر رہی تھی اور غلطی سے کپ چھلک گیا اور تھوڑی سی چائے جبران کی شرٹ پہ

گر گئی اور اس پہ جبران نے اسے تھپڑ مارا

ماما غصے سے بولیں ابتہاج صاحب نے مرال کو ایک دم گلے لگایا جو گال "جبران یہ کیا کیا تم نے دماغ ٹھیک ہے تمہارا "

پہ ہاتھ رکھے حیرانی سے اسے دیکھ رہی تھی

وہ بھی غصے سے بولا "بالکل ٹھیک کیا میں نے یہ اس قابل ہی نہیں ہے کہ جبران کی بیوی بنے "

وہ اب مرال کی طرف دیکھ کے بولا "اور تم ذرا سی کوئی نرمی دکھائے فوراً آنسو ٹپکانے لگ جاتی ہو "

بابا بھی غصے سے بولے "جبران ہوش کرو ہمت کیسی ہوئی تمہاری ایسی واہیات حرکت کرنے کی "

"یہ اسی قابل ہے .....واہیات"

"چلے جاؤ جبران میری نظروں کے سامنے سے جاہل یہ نہیں تم ہو "

بابا زور سے چیخے تو وہ غصے سے اپنے کمرے چلا گیا آج ایک بار پھر مرال اسے زہر لگی تھی اس کی وجہ سے اس کے ہی بابا نے

اسے پہلی بار ڈانٹا پہلی بار اس کا ساتھ دینے کے بجائے مرال کا ساتھ دیا کمرے میں آ کے وہ چیزیں توڑ پھوڑ رہا تھا غصے سے

مٹھیاں بھینچ رہا تھا پر غصہ کسی طور کم نہیں ہو رہا تھا

بے فکر رہو مرال اپنے قول کا پکا "

"ہوں میں کہا تھا ناوہاں جا کے ماروں گا جہاں تمہیں پانی نہیں ملے گا دیکھنا تم زندگی بھر کا روگ نہ دیا تو نام بدل دینا میرا

رات کے گیارہ بجے وہ روم میں آئی جبران گھر پہ نہیں تھا اس نے آ کے پھیلا کمرہ سمیٹا جبران کے حوالے سے دل

میں ایک ڈر بھی تھا کمرہ سمیٹتے سمیٹتے ساڑھے گیارہ بج گئے تھے وہ بستر بچھا کے لیٹی ہی تھی کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور

جبران داخل ہوا ویسے وہ اگر کبھی لیٹ آتا تو مرال اسے کھانے کا پوچھتی تھی پر آج مرال نے ڈر سے اس سے کچھ نہ کہا اور

جبران نے اسے اگنور نیس سمجھا اور آ کے کھینچ کے اسے بستر سے اٹھایا

کھینچ کے ایک تھپڑ اسے مارا "اگنور کر رہی تم مجھے اتنی ہمت کب آئی تم میں "

اس وقت مجھے ایک تھپڑ نہیں تین لفظ بول کر تمہیں چلتا کر دینا چاہیے تھا کیونکہ تم قابل نہیں میری محبت کے نا "

اور ایک اور تھپڑ اسے مارا وہ بے تحاشا رو رہی تھی "میری عزت کے اور نا میرے خلوص کے

جبران نے اسے دکھا مارا وہ نیچے جا گری "نکلو یہاں سے ..... دفع ہو جاؤ "

وہ بول رہی تھی پر وہ سن کب رہا تھا "جبران نہیں جبران ..... جبران "

جبران نے آگے بڑھ کے اس کا بازو پکڑا اور کمرے کا دروازہ کھول کے باہر نکال دیا

وہ منت کر رہی تھی "آپ پلیز جبران ..... جبران ماما بابا کیا سوچیں گے "

.کہہ کر اس نے دروازہ بند کر دیا "سوچتے رہیں جو سوچنا ہے مجھے اب کسی کی پرواہ نہیں ہے "

ساری رات وہ سردی میں لاونج میں بیٹھی روتی رہی اور وہیں سو گئی صبح ماما اٹھی تو اس کی حالت دیکھ کے چکرا گئیں

وہ جاگی تو رافعہ اس کے منہ پہ نشان دیکھ کر احساسِ ندامت میں گڑھ گئیں "مرال مرال بچہ "

وہ اسے گلے لگا کر رونے "نہ میں تمہیں کہتی اور نا تمہاری یہ حالت ہوتی ..... مجھے معاف کر دو مرال معاف کر دو مجھے "

لگی وہ بھی رو رہی تھی

اس نے بات "..... آپ کی کوئی غلطی نہیں ہے شاید مجب میں یا میری محبت میں کوئی کمی رہ گئی ہے جو.. نہیں ماما آ "

ادھوری چھوڑ دی اور رونے لگی

ماما روتے ہوئے بولیں اور مرال کو چپ "نہیں میرا بچہ کمی تو میرے بیٹے میں ہے جو سمجھ نہیں رہا ہے جو صریح غلطی پر ہے "

کرانے لگیں اب دکھ ہو رہا تھا انہیں مرال کی شادی اپنے بیٹے سے کرا کے

صبح جبران سے کسی نے بھی بات نہ کی زبان سارہ اور نشاء کی نوک جھونک بھی بند تھی سب خاموشی سے بیٹھے ناشتہ کر رہے

تھے مرال رافعہ کے کمرے میں تھی اسے تیز بخار تھا رافعہ مرال کے پاس ہی تھیں

ناشتہ کر کے جبران نے مرال کو آواز دی تو بابا بولے

انہوں نے نشاء سے کہا "مرال بیٹی کی طبیعت نہیں ٹھیک کسی اور کو کام بول دو جاؤ نشاء بھائی سے پوچھ لو کیا کام ہے "

بیٹھ جاؤ نشاء دیکھتا ہوں میں خود اس ڈرامے باز کو کام سے ..... بیوی میری مرال ہے سو اس کا فرض بنتا ہے میرا کام کرنا "

وہ جانے لگا تو بابا بولے "بچنے کے بہانے

تم اپنے ہر کام کے لیے اس کے محتاج ہو گئے ہو جبران تمہیں پتا نہیں چل رہا پر پتا ہے تم اس کے عادی ہو گئے ہو اور عادتیں "

اتنی جلدی جان نہیں چھوڑتیں

"اور جو تم اپنا تھرڈ کلاس آئیڈیل بنائے بیٹھے ہو نا وہ یہ سب بلکل نہیں کرے گا پچھتاؤ گے تم

کہہ کر وہ جانے لگا اور پھر رکا "ایسا وقت میں کبھی اپنے اوپر آنے ہی نہیں دوں گا "

کہہ کر وہ چلا "بائی دا وے میں آپ لوگوں کو بتا دوں کہ آج کی فلائیٹ سے میں یو کے جا رہا ہوں واپس نہ آنے کے لیے "

گیا سب شاکڈ اسے جاتا دیکھتے رہے

وہ چلتا ہوا امام کے روم میں آیا

وہ بیڈ کے پاس آ کے بولا "مرال اٹھو کپڑے نکالو میرے "

"جانتا ہوں میں ڈرامے اس کے ڈرامے" "جبران اس کی طبیعت نہیں ٹھیک "

مرال نقاہت کے باوجود اٹھ بیٹھی "اٹھو مرال "

ماما پریشانی سے بولیں "..... بیٹا تم "

کہہ کر وہ اٹھی اور جبران کے پیچھے کمرے میں آگئی "ماما آتی ہوں میں "

جبران کے کپڑے نکال کے وہ جانے لگی تو وہ بولا

وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی "میرا سامان بھی پیک کر دو "

وہ اس کے سامنے آ کے کھڑا "لو اجازت دی تمہیں دیکھ لو آج مجھے جی بھر کے پھر پتا نہیں کب دیکھو ..... کیا دیکھ رہی ہو "

ہو گیا اور اسے دیکھنے لگا مرال کا چہرہ بخار کے باعث تپ رہا تھا اس کے ایسا بولنے سے مرال کو دھچکا لگا

وہ اٹک کے بولی "کہاں کہاں جا رہے ہیں آپ ... کک "

مرال نے سر جھکا دیا اور واڈروب کی طرف بڑھی اور اپنا سامان پیک کرنے لگی "یہ پوچھنے والی تم کون ہوتی ہو "

وہ اس کے ااس آ کے بولا "یہ کیا کر رہی ہو؟؟؟ "

"میں نے اپنا سامان پیک کرنے کو بولا ہے تمہارا نہیں "

مرال کی آنکھوں میں آنسو "آپ نا جائیں میں چلی جاتی ہوں ..... آپ ..... آپ میری وجہ سے جا رہے ہیں نا "

آ گئے تھے

ڈرامے بند کرو اور میرا سامان پیک کرو تم نے جانا ..... اوہ شٹ اپ مرال یہ ڈرامے نہیں چلیں گے میرے ساتھ "

وہ ناگواری سے بولا وہ رونے لگی اور جبران کو یہ چیز ہی تو "ہوتا نا تو بہت پہلے جا چکی ہوتیں میرے جانے کی نوبت ہی نا آتی

سکون دیتی تھی اس کا رونا اس کی اذیت جبران کے سکون کا باعث ہوتی تھی جانا تو اس نے تھا ہی پر وہ اسے زندگی بھر کی

ندامت دینا چاہتا تھا ساری زندگی کی اذیت دینا چاہتا تھا جس سے وہ کبھی نہ نکل سکے وہ جب جب اس

کمرے میں اس گھر میں آئے اسے صرف یہ یاد آئے کہ جبران صرف اس کی وجہ سے گیا ہے وہ اسے کیسے سکون

میں رہنے دیتا جس نے اس کا سکون تباہ کیا تھا

اب رو کیوں رہی ہو مرال خوشیاں مناؤ کہ اب تمہاری اذیت ختم ہو رہی ہے نا کوئی تمہیں کچھ بولے گا نا کوئی طنز کرے گا نہ "

تم جیسی عورتیں ..... کوئی تم پہ ہاتھ اٹھائے گا رہنا تم میرے کمرے میں خوشی سے گلے میں جبران کے نام کا ٹیگ ڈال کے

مرال برستی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی اور وہ مسکرا رہا تھا "ایسی ہی کرتی ہیں نا؟؟؟

پہلی بار اس کے منہ سے شکوہ نکلا تھا "اگر میں ان عورتوں میں شامل ہوں تو اس میں میرا کیا قصور جبران "

بہت بہت محبت کی ہے میں نے آپ سے جبران ..... اگر میں ایسی ہوں تو اس میں میری غلطی کیا ہے بولیں "

مرال بولتے بولتے اظہارِ محبت کر گئی تھی جبران اسے دیکھتا رہا اس کی بے بسی پہ ہنوز مسکراتا رہا "بہت

مجھے پتا ہے آپ کو میری محبت سے کوئی سروکار نہیں میری محبت کی کوئی اہمیت نہیں آپ کے سامنے پر پلیز ایک "

وہ اس "..... میری بات مان لیں ایک بار رک جائیں بدلے میں بھلے مجھے جتنا مار لیں ڈانٹ لیں پر پلیز.. بار ایک بار مم

میں کبھی اپنی شکل بھی نہیں .. میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چلی جاؤں گی ہاں میں .. اچھا میں " کے قدموں میں بیٹھ گئی

وہ رو رہی تھی گڑگڑا رہی تھی کہ وہ بولا "دکھاؤں گی آپ کو پلیز رک جائیں

وہ روتی رہی "اٹھو "

اب کے وہ چیخ کے بولا وہ کھڑی ہو گئی "اٹھو "

. کہہ کر باہر چلا گیا وہ وہیں بیٹھ کے رونے لگی "پیکنگ کرو میری "

جاتے ہوئے اس نے کسی کی نا سنی تھی کسی کا گڑگڑانا رونا پیٹنا کچھ اس نے نا سنا مرال کے گھر والوں نے بھی بہت روکا پر تب بھی

دل کو کچھ ..... اس نے نظر انداز کر دیا پورچ کی طرف بڑھتے ہوئے اس نے ایک نظر پیچھے دیکھا سب تھے مرال کے علاوہ

ہوا اور پھر پورچ میں پہنچ کے گاڑی نکالی اور گھر کے اندر سے سامان اٹھانے لگا کہ مرال بھاگتی ہوئی اس کے پاس آئی جبران

نے دیکھا اس کی آنکھیں بھیگی ہوئی تھیں ایک تو بخار اور دوسرا رونے کی وجہ سے اس کی آنکھیں بہت ریڈ ہو رہی تھیں

اس کی نظر اس کے گال پہ گئی جہاں تھپڑوں کے نشان تھے

اس نے نا سمجھی سے سر ہاں میں ہلایا مرال آگے بڑھی اور اس کے سینے "ایک حق یوز کر سکتی ہوں اپنا .. جبران ایک "

سے جا لگی اور رونے لگی ارد گرد کا خیال کیے بغیر کہ سب گھر والے کھڑے تھے وہاں

جبران حیرت زدہ اسے دیکھ رہا تھا اس وقت اس کی ہارٹ بیٹ پتا نہیں کیوں اتنی تیز ہو گئی تھی اسے خود معلوم نہ

تھا مرال کے آنسو اس کی شرٹ بھگو رہے تھے پتا نہیں جبران کو لگ رہا تھا کہ یہ آنسو اس کے دل پہ گر رہے ہیں

اور اس کی شرٹ کو مرال نے مٹھیوں میں جکڑ رکھا تھا جیسے چھوڑنا نہ چاہتی ہو اور پھر جبران نے اپنے دونوں بازو اس

کے گرد حمائل کر دیے.

مرال سارا دن گھر میں ایک مشین بن کے رہ گئی تھی جو کام کرتی کھاتی سوتی بس اس کے علاوہ جیسے اس کی زندگی میں کچھ

تھا ہی نہیں نا کوئی مقصد تھا زندگی کا

وہ دو دن سے اپنے گھر آئی ہوئی تھی آج سنڈے تھا باباوالے بھی گھر پہ تھے وہ کچن میں کام کر رہی تھی کہ ماما چلی آئیں

وہ چونکی جیسے کسی گہرے خیال میں گم ہو "مرال بیٹا نات سنو "

وہ بولی ماما نے اسے غور سے دیکھا وہ بہت کمزور ہو گئی تھی آنکھوں کے نیچے سیاہ ہلکے سرخ و سفید رنگت میں جیسے زردیاں سی "جی "

گھل گئی تھیں

وہ اسے لے کر کرسی پہ بیٹھیں "آؤ بیٹھو یہاں "

انہوں نے اس کے چہرے کو دیکھا جو کبھی صرف ہنستا مسکراتا ملتا تھا اور آج جیسے ہنسنا ہی بھول گیا "..... بیٹا کب تک ایسے رہو گی "

تھا

اس نے ان کی "کب تک اس کے جانے کا سوگ مناؤ گی بھول جاؤ سب اور ایک نئی زندگی کی شروعات کرو"

طرف خالی خالی نظروں سے دیکھا

مرال کی آنکھوں "..... کسی ایک کے چلے جانے سے زندگی نہیں رک جاتی بیٹا .....ہاں بیٹا اسی میں ہی عقلمندی ہے "

میں نمی تیرنے لگی

وہ اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے بولیں "تم تو میری بہادر بیٹی ہو نا پھر یہ کیوں ..... ارے رو رہی ہو "

وہ رو رہی تھی "..... کچھ نہیں کر سکتی ماما میں تو ایک عام سی لڑکی .. میں ماما میں کچھ ..... میں "

مجھ سے پوچھو میں بتاتا ہوں میری ..... کس نے کہا میری بیٹی کچھ نہیں کر سکتی ہاں کس نے کہا میری بیٹی عام لڑکی ہے "

بابا کچن میں آئے وہ مرال کی بات سن چکے تھے "بیٹی کیا ہے

میری بیٹی وہ ہے جس نے اپنے ماں باپ کو تب سنبھالا جب اس کا باپ ہارٹ پیشنٹ بن گیا تھا ماں بیمار رہنے لگی تھی تو "

جو آج تک ہمیں سنبھال رہی ہے جو ..... میری بیٹی نے اپنی پڑھائی کمپلیٹ ہونے کے بعد آگے بڑھنے کے بجائے ہمیں امپورٹنس دی

وہ اسے گلے لگا کر رندھی ہوئی آواز میں بولے تو وہ اور رونے لگی "ہمیں کبھی تکلیف دینے کا سوچ ہی نہیں سکتی جو ہم ماں باپ کا مان اور فخر ہے

انہوں نے اس کے آنسو صاف کیے اور اس کے ماتھے پہ پیار کیا اور اسے گلے لگایا "نا میرا بچہ میرا بیٹا "

بابا بولے اس نے ہاں میں سر ہلایا "میری ایک بات مانو گی ؟؟؟ "

وہ ان کی طرف دیکھنے لگی "صرف ہمارے لیے پھر سے ہماری مرال بن جاؤ گی "

وہ بولی تو ماما بھی رونے لگی "بابا میں مر گئی بابا "

جی کر. اگر تم ہی مر گئی تو ہم ..... میرو تم میری پہلی اولاد ہو جس نے سب سے پہلے آ کے ہماری زندگی کو مکمل بنایا ہمیں مکمل کیا "

"..... کیا کریں بیٹا ہمیں بھی تو پھر

"بابا آپ لوگوں کو آپ کی میرو چاہیے نا ضرور ملے گی آپ کو آپ کی میرو " مرال نے ان کو ایک دم روکا "نہیں بابا نہیں "

.اور نم آنکھوں سے مسکرا دی "پرامس " بابا نے ہاتھ بڑھایا تو اس نے ان کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کے کہا "پرامس "

وہ دونوں آج لنچ پہ آئے تھے لنچ کے دوران جبران نے اس سے پوچھا "تم نے شادی کے بارے میں کیا سوچا ہے ربیکا "

وہ ہنسنے لگی "شادی؟؟؟ ہاہاہاااہاہاہاہا "

"آر یو کریزی جبران "

"اس میں ہنسنے والی کیا بات ہے جسٹ پوچھا ہے میں نے "

"پوچھا بھی کیا شادی کاافففففف ..... تو کچھ ڈھنگ کا ہی پوچھ لیتے "

"یار ایک لائیف تو ملی ہے شادی کر کے کون باؤنڈ ہونا چاہے گا "

"اس میں باؤنڈ ہونے کی کیا بات ہے اچھا اور جائز رشتہ ہے"

"اففففف جبران تم ایسی باتیں کر کے کیوں بار بار بتاتے ہو کہ تم پاکستانی ٹپیکل مرد ہو "

بوائے فرینڈ گرل فرینڈ میں بھی تو وہی رشتہ ہوتا ہے نا جو ہزبینڈ وائف میں ہوتا ہے تو پھر شادی کر کے کیوں زندگی کو "

"خراب کریں

وہ اسے "ربیکا بوائے اینڈ گرل فرینڈ کا رشتہ ایک ناجائز رشتہ ہوتا ہے شادی شدہ لائف کی اپنی ایک خوبصورتی ہوتی ہے "

سمجھانے لگا

جبران اس کی بات پہ کچھ دیر تو بول ہی نا سکا "تو یہ خوبصورت لائف اپنی بیوی کے ساتھ گزارتے نا یہاں کیا کر رہے ہو "

پھر بولا

"وہ میرے ٹائپ کی نہیں تھی "

ربیکا نے پوچھا "تو پھر کون ہے تمہارے ٹائپ کی؟؟؟ "

جبران فوراً بولا "..... تم "

"میں اور تمہارے ٹائپ کی ہو نہ نووے .....وااٹ "

"کیوں تم کیوں نہیں ہو؟؟؟ "

"بیکاز تمہاری سوچ اور میری سوچ بہت الگ ہے "

"سوچ کو ایک جیسا بنایا بھی تو جا سکتا ہے نا "

"کچھ اور بات کرو جبران "

میں سچ کہہ رہا ہوں ربیکا تم جیسی ہی لڑکیاں مجھے اٹریکٹ کرتی ہیں تم میں ایک بولڈنیس ایک کانفیڈنس ہے جو مجھے اچھا "

"لگتا ہے

.وہ چڑ گئی تو وہ خاموش ہو گیا "افففففف انف جبران بس کرو لنچ پہ لائے ہو تو سکون سے لنچ کرنے بھی دو "

ربیکا کسی سے فون پہ بات کر رہی تھی اور غصے سے جبران کے بارے میں "ہاں یار یہ جبران کو پتا نہیں کیا ہو گیا ہے آج کل" بتا رہی تھی ابھی جبران اسے گھر ڈراپ کر کے گیا تھا کہ اس کا فون بجا آگے سے پتا نہیں کیا کہاں گیا کہ وہ بولی میں نے اسے کہا بھی کہ میں تمہاری گرل فرینڈ بن جاتی ہوں بٹ پتا نہیں اسے ..... آئی نو یار میں بک ہوں بٹ " پھر کچھ کہا گیا "کیا شادی کا شوق پڑا ہے

وہ اب اس سے پوچھ رہی تھی "اوکے پھر ملتے ہیں رات کو تمہارے ساتھ اور کون آئے گا "

کہہ کر اس نے فون رکھ دیا اب رات کے لیے اسے تیار ہونا تھا سب کے بے حد اصرار پہ مرال "ہمم اوکے ٹھیک ہے " نے اپنے بابا کا آفس جوائن کر لیا تھا جبران تو تھا نہیں سو اب وہ ہی آفس کی زمہ داری سنبھالنے لگی تھی اس کی لائف ایک دم سے بہت مصروف ہو گئی تھی اور اس روٹین نے اس کی شخصیت پہ بہت اچھا اثر ڈالا تھا وہ اب پروقار عورتوں میں شمار کی جانے لگی تھی اس کی ڈریسنگ اس کی گریس اتنی زبردست تھی کہ سامنے والا دیکھتے ہی مرعوب ہو جاتا وہ پہلے سے زیادہ خوبصورت ہو گئی تھی کمپنی کی باگ ڈور اس نے تھام لی تھی

اب وہ جبران کو اپنا ماضی سمجھ کے بھول جانا چاہتی تھی اور کافی حد تک کامیاب بھی تھی وہ اب وہ مرال نہیں رہی تھی جو کبھی اک ہاری ہوئی عورت لگتی تھی

نہیں نا؟؟؟ تو پھر تو وہ اس .....ماما بابا نے تو خلع پر بہت زور دیا پر وہ نا مانی بھلا کوئی جانتے بوجھتے جسم سے روح کو جدا کرنے کا سوچ سکتا ہے کی روح کا مکین تھا اسے اپنے سے جدا کر دیتی تو وہ خود زندہ رہتی ؟؟؟

مرال آج ایک بزنس پارٹی میں آئی تھی ابتہاج اور وہاج صاحب کے ساتھ وہاں ان کی ملاقات حیدر گروپ آف

انڈسٹریز کے ٹائیکون ولید یزدانی اور حیدر یزدانی سے ہوئی حیدر یزدانی ابتہاج صاحب کے بہت اچھے دوست تھے

ولید یزدانی کو مرال بے حد پسند آئی اور اس کے کچھ دن بعد ولید یزدانی نے اپنا پرپوزل اس کے گھر بھیجا

وہاج صاحب اور اسمہ نے مرال کی زندگی کے بارے میں انہیں آگاہ کر دیا تھا ولید اور اس کے گھر والوں کو کوئی اعتراض نہ

تھا

دن یوں ہی گزرتے جا رہے تھے سب لوگ مرال کو خلع لینے پر فورس کر رہے تھے پر مرال نہیں مان رہی تھی رات کو اسمہ

اس کے پاس آئیں اور اسے سمجھانے لگیں

"بیٹا بہت اچھا رشتہ ہے تم ہمیشہ خوش رہو گی "

ماما پلیز میں منع کر چکی ہوں پلیز مجھے فورس مت کریں میں یہ رشتہ ختم " وہ بولی "میں اب بھی خوش ہوں ماما "

"نہیں کرنا چاہتی

..... کس رشتے کی بات کر رہی ہو مرال سچ یہ ہے کہ جبران تمہیں چھوڑ کے جا چکا ہے اسے تم میں کوئی دلچسپی نہیں ہے "

"جب وہ اپنی زندگی میں خوش رہ سکتا ہے تو تم کیوں نہیں

بیٹا ہم ماں باپ میں اب اتنی سکت نہیں رہی کہ اپنی اولاد کے دکھوں کا بوجھ اٹھا سکیں ہمیں بھی حق ہے کہ ہم اپنے بچوں کی خوشیاں "

وہ خاموشی سے سنتی رہی پھر بولی "دیکھیں

"پر ماما اپنے دل کا کیا کروں جو مانتا ہی نہیں ہے .....یس ماما آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں آپ لوگوں کا حق ہے "

"ڈھائی سال بیت گئے وہ نہیں آنے والا آنا ہوتا تو کب کا آچکا ہوتا میرو .....مناؤ اسے ..... تو دل کو سمجھاؤ نا بیٹا "

"بیٹا سوچو اس بارے میں "

"جی ماما بٹ اس پرپوزل کو فی الحال آپ انکار کہوا دیں مجھے ٹائم چاہیے "

.کہہ کر وہ اٹھ گئیں "او کے بیٹا "

جبران آج اسے لے کر ڈنر پہ آیا تھا ڈنر کر کے جبران کے کہنے پر وہ دونوں ایک پارک میں آ گئے ربیکا ایک بینچ پہ بیٹھنے لگی تھی

کہ جبران اس کے قدموں میں بیٹھ گیا

"نیچے کیوں بیٹھے ہو اٹھو..... جبران "

وہ یک دم بولا "ول یو میری می ؟؟؟ "

"جبران پاگل ہو ؟؟؟ "

وہ مسکرایا "ہاں تمہارے پیچھے "

"میں باؤنڈ نہیں رہ سکتی ..... جبران میں تمہیں بتا چکی ہوں کہ مجھے شادی میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے "

وہ فوراً بولا "جیسے چاہو ویسے ہی رہنا ..... تو تمہیں باؤنڈ کون رکھنا چاہتا ہے تم تو ایسے ہی اچھی لگتی ہو "

اور میری ..... تم پاکستانی مرد نا عورتوں کے لیے بہت پزیسو ہوتے ہو ..... یہ سب شادی سے پہلے کی باتیں ہوتی ہیں "

"فرینڈ شپ تو مردوں سے بھی ہے

جبران کو "بٹ تم جیسے چاہو ویسے رہنا دوستی تو میری بھی کافی گرلز سے ہے پر ہر ایک بیوی نہیں بن سکتی .....ہاں ہوتے ہیں پزیسو "

ابھی تک سمجھ نہیں آئی تھی وہ کون سی فرینڈ شپ کی بات کر رہی ہے عقل پہ پردہ ایسے ہی تو پڑتا ہے کہ انسان اپنا سہی غلط

بھول جاتا ہے

"ڈھائی سال سے اچھے دوست ہیں اور ان ڈھائی سالوں نے مجھے تم سے محبت کرا دی ہے. دیکھو یار ہم "

ایک بات بتاؤں جبران میں آج تک تمہیں جتنا بھی جانا ہے مجھے ایسا لگا ہے کہ تمہیں محبت صرف اپنی ..... محبت "

" بھلے اسے برا پی کہو پر ذکر کرتے ضرور ہو ..... تم اکثر اس کی بات کرتے ہو تم اکثر اس کو مجھ سے کمپئیر کرتے ہو .....وائف سے ہے

اوہ پلیز یار اس وقت اس کی بات تو نا کرو مجھے نہیں ہے اس سے محبت اور رہی کمپئیر کی بات تو میں اسے تے "

"میں زمین آسمان کا فرق ہے ربیکا. اس میں اور تم .....سے کمپئیر نہیں کرتا جسٹ بتاتا ہوں اس کے بارے میں

ربیکا بولی "تو یہ بھی بتا دو کون آسمان ہے اور کون زمین "

تمہیں جب بھی کوئی دیکھتا ہے سر اٹھا کے دیکھتا ہے اور وہ زمین ہے جس کو روند کر ..... تم آسمان اور وہ زمین ..... سمپل "

لوگ آگے نکل جاتے ہیں وہ ساری زندگی لوگوں کا بار اٹھاتی ہے اور اس میں ہی خوش رہتی ہے جیسے اس کا کوئی مقصد ہی نہ

وہ بولا تو ربیکا ہنسی "ہو اور تم وہ آسمان ہو جو لوگوں پہ ہر وقت چھائی رہتی ہو

"کر دیا نا کمپئیر "

"ں بتاؤناہاں یاناں اونہہ ہو "

.وہ بولی توجبران مسکرادیا شکر اسں نے ناہی کی تھی سوچنے کا کہا تو سہی "سوچ کے بتاؤں گی ..... عممممم "

اب میرا اور تمہارا کانٹریکٹ ختم ہوچکا ہے جمی سو اب تع میں فری ہوں ویسے بھی اب تو تمہاری گرل فرینڈ آ گئی ہے "

وہ فون پہ کسی جمی سے بات کر رہی تھی جمی نے کچھ کہا تو وہ بولی ""نا تو اسں کے ساتھ انجوئے کرو

وہ ہنسی "آئی نو یار مجھ سے کسی کا دل نہیں بھرتا "

تو جمی وہاں سے کچھ بولا "ں جبران کو ہاں کردوں یار میں سوچ رہی ہو "

مجھ سے شادی پہ .....ارے یار وہ پاگل ہو رہا ہے میرے پیچھے یو نو نا پاکستانی مرد افففففف شادی کے بغیر ٹچ کرنا بھی گناہ سمجھتے ہیں "

"زور دے رہا ہے سوچا کر ہی لوں شادی اسے بھی خوش کردوں

وہ ہنسی پھر جمی کچھ "ارے نہیں وہ مجھ پہ کوئی پابندی نہیں لگائے گا کہا ہے اسں نے مجھے اور اگر لگائی بھی تو میں کہاں سننے والی ہوں "

بولا تو وہ بولی

وہ "ہاں نا میں کیسے اپنے فرینڈز کو چھوڑ سکتی ہوں جب بھی تمہارا یا تمہارے دوستوں کا دل کرے تو بلالینا مجھے میں حاضر "

.ایک ادا سے بولی اور ایک دو باتوں کے بعد فون رکھ دیا

مرال اپنے آفس میں بیٹھی ایک فائل اسٹڈی کر رہی تھی کہ احتشام چلا آیا کچھ باتوں کے بعد وہ بولا

سوری ٹو سے میرا رائیٹ نہیں بنتا کہ میں آپ کی پرسنلز ..... مس مرال آئی نو کہ آپ میرڈ ہیں بٹ آپ کے ہزبینڈ "

وہ ہچکچا رہا تھا "..... پوچھوں بٹ

وہ بولی "جی احتشام میں سن رہی ہوں آپ مدّے پر آئیں "

" مس مرال آپ نے میرا پرپوزل ریجیکٹ کیوں کیا "

مرال نے گھورا "یہ آپ پوچھنے والے کون ہوتے ہیں "

"کیا آپ مجھے بتا سکتی ہیں کہ کیوں ..... سوری بٹ "

دیکھیں مسٹر احتشام میرا ارادہ نہیں ہے شادی کرنے کا کیونکہ مجھے اپنے ہزبینڈ سے بہت محبت ہے اور میں یہ رشتہ "

"نبھانا چاہتی ہوں

"..... پر آپ کے ہزبینڈ تو "

"بٹ پھر بھی احتشام "مرال نے اس کی بات کاٹی "ہاں ٹھیک کہا مجھے چھوڑ کے جا چکے ہیں "

ماما کے فورس کرنے پر میں نے کچھ ٹائم کا تو کہہ دیا تھا پر سچ بتاؤں تو میں شادی کا کوئی پروگرام ..... میرا اب دل نہیں مانتا "

"..... نہیں ہے سو

وہ بولنے لگا تو مرال نے ایک بار پھر اس کی بات کاٹی "..... پر ساری زندگی "

وہ کچھ دیر خاموش رہا پھر بولا "گزر جائے گی زندگی بھی یو ڈونٹ وری احتشام "

"اگر آپ برا نہ مانے تو ایک ریکویسٹ کروں ؟؟؟ ..... آیئم امپریسڈ مس مرال "

وہ بولی "شیور "

مہراں نے اسے غصے سے گھورا اور پھر خود کو کنٹرول کر کے بولی "کیا ہم دوست بن سکتے ہیں ..... کیا "

مہراں نے یک لفظی حروف میں بات ختم کر دی "نو "

".....پر "

مسٹر احتشام آپ سمجھ دار ہیں کوئی ٹین ایجر نہیں جسے سمجھانا پڑے میں میرڈ لڑکی ہوں اور آپ سے دوستی کر کے میں "

"میں ایسی دوستیوں کی قائل نہیں سو پلیز ..... لوگوں کو موقع نہیں دینے والی کہ وہ مجھ پہ انگلی اٹھائیں

مجھے فخر ہے مس مہراں آپ پہ کہ آج کل کے دور میں اور ہزبینڈ کی بے وفائی کے باوجود آپ اتنی اچھی سوچ رکھتی ہیں "

کبھی بھی " اس نے اپنا کارڈ ٹیبل پہ رکھا "چلتا ہوں یہ میرا نمبر ہے .....ورنہ ہر عورت آپ جیسا نہیں سوچتی

اور ہاں اگر کبھی بھی آپ شادی کے لیے " وہ جانے لگا پھر رکا "ضرورت پڑے تو مجھے ضرور یاد کریے گا میں فوراً حاضر ہو جاؤں گا

.اور چلا گیا "سوچیں تو یاد رکھیے گا میں ہمیشہ آپ کا منتظر رہوں گا

آج سنڈے تھا وہ سو رہا تھا کہ اس کا فون بجا اس نے مندی مندی آنکھوں سے اسکرین کو دیکھا اور نام دیکھ کر مسکرایا

"ہائے سویٹی گڈ مورننگ "

وہ چھوٹتے ہی بولی "جبران مجھے ملنا ہے تم سے "

"ارے پہلے گڈ مورننگ کا جواب تو دو پھر حال چال پوچھو "

"بتاؤ مل رہے ہو یا نہیں " وہ لاپرواہی سے بولی "آئی نو تم ٹھیک ہی ہو گے "

وہ فکرمندی سے بولا "خیریت تو ہے سب "

وہ بولی تو جبران اٹھ بیٹھا "ہاں ٹھیک ہے سب تم نے اس دن شادی کے بارے میں پوچھا تھا نا "

وہ بے تابی سے بولا "ہاں ہاں بتاؤ "

وہ بولی تو وہ بیڈ سے اٹھا "ایسے نہیں کہیں باہر چلتے ہیں پھر "

.وہ اسے ملنے کے لیے جگہ بتانے لگی "ہاں تم جگہ بتاؤ "

دن ہفتے ہفتے مہینے اور مہینے سال میں گزر گئے تھے کہ ایک دن ابتہاج صاحب کے واٹس ایپ پہ کچھ تصاویر آئی انہوں نے دیکھا کہیں باہر کا نمبر تھا انہوں نے پکس اوپن کیں تو دم سادھے دیکھتے ہی رہ گئے رنگت سفید پڑ گئی وہ پکس جبران کی تھی اور اس کے ساتھ ایک لڑکی کھڑی تھی وہ ساتھ ایسے کھڑے تھے جیسے نیولی کپل ہوں وہ دیکھ ہی رہے تھے کہ جبران کا میسج آیا

وہ کافی دیر تو ہل ہی نا سکے جبران کی کال آرہی تھی تین سال بعد ان کا بیٹا انہیں کال کر رہا تھا انہوں نے کال ریسیو کی "بابا آپ کی بہو "

وہ بتا رہا تھا کہ ابتہاج چلائے "میں ہوں وہاں میرے ساتھ ایک لڑکی تھی UK میں یہاں .....کیسے ہیں آپ بابا "

مڑ کے بھی ..... آئندہ اپنی شکل دکھانے کی ضرورت نہیں ہے سمجھے تم ..... مر گیا تمہارا باپ سمجھے تم مر گیا "

"میرے گھر کا راستہ مت لینا اس عمر میں تم نے ہم لوگوں کو ذلیل کروادیا اب یہ ہی کر رہ گئی تھی

انہوں نے فون رکھ دیا ".....بابا "

وہاج صاحب کسی کام سے ان کے آفس روم میں آئے تو دیکھا وہ اپنا سر ہاتھوں گرائے ہوئے تھے

انہوں نے سر اٹھا کے وہاج کو دیکھا اور اٹھ کے ان کے سامنے آکر ہاتھ جوڑ دیے "بھائی کیا ہوا آپ کو طبیعت ٹھیک ہے آپ کی "

ایک شرمندگی اور دکھ تھا اان کی آنکھوں میں

اگر مجھے پتا ہوتا کہ جبران یہ سب کرے گا تو میں کبھی مرال کی شادی اپنے .....مجھے معاف کر دو.....معاف کر دو وہاج "

وہاج صاحب نے ان کے بندھے ہاتھ تھامیں "بیٹے سے نہیں کرتا

اور اب مرال بھی اپنی زندگی .....جو ہونا تھا سو ہو گیا گزری باتوں کو یاد کر کے کیا فائدہ جتنا یاد کریں گے تکلیف ہی ہو گی ..... بھائی "

"میں آگے بڑھ گئی ہے

"معاف کر دو ..... نہیں وہاج "

وہ پریشان ہوئے "بھائی کیا ہوا ہے آپ ایک دم سے "

وہ دکھ سے بولے تو وہاج شاکڈ رہ گئے "جبران نے شادی کر لی ہے "وہ رکے ".....وہاج جبران نے "

وہ بے یقینی سے بولے "آپ کیا کہہ رہے ہیں ..... بھائی یہ آپ ......کیا!!!!! "

انہوں نے سیل کی طرف اشارہ کیا "سچ کہہ رہا ہوں میں وہاج "

انہوں نے سیل اٹھا کے دیکھا اور دیکھتے ہی رہ گئے کیا یہ دکھ کم تھا کہ ان کی بیٹی کا شوہر ان کی بیٹی کو چھوڑ کر چلا گیا تھا اور اب "دیکھو "

.وہ اٹھے اور خاموشی سے باہر چلے گئے..... یہ

وہاج صاحب کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا ڈاکٹرز نے انہیں ٹینشنز سے دور رکھنے کا کہا تھا اور خوش رکھنے کا کہا تھا

وہ اب بہت خاموش رہنے لگے تھے سب گھر والوں کو جبران کی شادی کا پتہ چل گیا تھا کیا کرتے وہ لوگ جب

سب جبران کو جانے سے نہیں روک پائے تھے تو شادی کرنے سے کیسے روکتے

وہاج صاحب کی آنکھوں میں ایک سکوت سا طاری ہو گیا تھا جب جب وہ مرال کو دیکھتے تو آنکھیں بھیگنے لگتیں وہ

مرال کو خوش دیکھنا چاہتے تھے اور اسی لیے انہوں نے مرال کو بلایا

وہ ان کے پاس آ بیٹھی "جی بابا آپ نے بلایا "

"اگر میں تم سے کچھ کہوں تو مانو گی ..... میرو "

"جی بابا "

"ں میرو میں جانتا ہوں کہ ایک باپ ہونے کے ناطے مجھے یہ بولنا نہیں چاہیے پر میں تمہاری خوشی چاہتا ہو "

وہ بولی "بابا کیا بات ہے ؟؟؟ "

"بیٹا میری زندگی کا کوئی پتا نہیں میں اپنی زندگی میں تمہیں خوش دیکھنا چاہتا ہوں "

وہ تڑپ اٹھی "ایسں تو نا کہیں بابا اللہ آپ کو زندگی صحت دے "

"ہم کہیں اور تمہاری شادی کر سکیں .....بیٹا جبران سے خلع لے لو تا کہ "

"بابا آپ نے کہا تھا آپ مجھے فورس نہیں کریں گے " اس کا دل دھڑکا ".....بابا "

مرال کی آنکھیں "تمہارے لیے اہم نہی. پر بیٹا ہمیں بھی تمہاری خوشیاں دیکھنے کا ارمان ہے کیا ہم .....ہاں کہا تھا میں نے "

بھیگنے لگیں

"مانگا بھی تو کیا بابا جو دینا میرے لیے ممکن نہیں "

".....میں جانتا ہوں بیٹا پر "

"پر کیا بابا آپ کیوں ایسا کہہ رہے ہیں "

ان کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے مرال کچھ نا کہہ سکی خاموش رہی وہاج کو "شادی کرلی ہے ..... جبران نے .....بیٹا جبران "

.اس کی خاموشی سے خوف آنے لگا تو اسے گلے سے لگالیا وہ ان کے گلے لگ کے پھوٹ پھوٹ کے رودی

گیٹ نام ہوا تو جبران نے گیٹ کھولا کوریر آیا اس نے کھولا تو دیکھا کچھ پیپر ز تھے اس نے پیپر ز کھول کے پڑھے تو شاکڈ سا رہ

گیا پاکستان سے اسے خلع کا نوٹس بھیجا گیا تھا جبران کے دل کو کچھ ہوا

ربیکا بھی آگئی اور اس کے ہاتھ میں پیپر ز دیکھ کے پوچھا "کون ہے جبران ؟؟؟ "

وہ چونکا "جبران یو اوکے ؟؟؟ " وہ کچھ نہ بولا ربیکا نے اس کا کندھا ہلایا "یہ کیا ہیں ؟؟؟ "

"ہاں کیا ..ہاں "

وہ بولی " یہ پیپر ز کس چیز کے ہیں "

ربیکا ہنسی "خلع کے پیپر ز ہیں میری وائف نے خلاع کا نوٹس بھیجا ہے مجھے "

"یا ایکس وائف .....وائف "

جبران کو اس کا بولنا اچھا نہیں لگا اور اندر چلا آیا "چپ کرو ربیکا پلیز "

وہ بولی وہ خاموش رہا "تمہیں تو خوش ہونا چاہیے اب تو "

"میں کہتی ہوں نا تم اپنی وائف سے بے حد محبت کرتے ہو "

وہ ناگواری سے بولا "اوہ شٹ اپ ربیکا "

"کر دوں گا سائن اچھا ہے جان چھوٹے گی اس مجبوری کے بندھن سے "

"جران سائن سوچ سمجھ کے کرنا کیوں کہ اس سائن کے بعد تمہاری زندگی میں یا تو خوشیاں ہوں گی یا زندگی بھر کے پچھتاوے "

کہہ کر وہ چلی گئی جبران نے کچھ دیر سوچا اور پین اٹھا کر سائن کر دیے اور اس کے بعد اسے ایسا لگا جیسے وہ خالی ہو گیا ہو جیسے دل اندر سے خالی ہو گیا ہو وہ گھر سے باہر نکل آیا زندگی ایک دم سے پتا نہیں کیوں ویران سی لگنے لگی تھی.

مرال کی خلع کے بعد احتشام نے پھر اپنا پرپوزل بھیجا اب کی بار مرال انکار نہ کر پائی اور ہاں کر دی سب لوگ اس کے اس فیصلے سے خوش تھے وہاج صاحب کو تو جیسے نئی زندگی مل گئی تھی اب وہ خوش رہنے لگے تھے

مرال تو ہمیشہ سے سب اللہ پہ چھوڑتی آئی تھی اب بھی اللہ پہ چھوڑ دیا تھا سب

پتا نہیں اس کے مقدر میں کیا لکھا تھا جس ءچاہا وہ ملا نہیں اور جس کی چاہ نہیں وہ اس کی آس لگائے بیٹھا ہے

اس کی روح کا مکین تو بس جبران تھا اس کے دل میں صرف جبران تھا وہ کیسے جبران کی جگہ لدی اور کو دے دیتی

اس نے احتشام سے بات کرنے کا سوچا اور اس کے آفس آ گئی ریسپشنسٹ نے احتشام کو انفارم کیا تو اسے خوشگوار سی حیرت

ہوئی کچھ شیر بعد وہ اس کے آفس روم میں بیٹھی تھی

"کیا لیں گی آپ چائے یا کافی ؟؟؟ "

وہ بولی "نہیں کچھ نہیں آپ سے بات کرنی ہے کچھ "

"جی کہیں "

".....مسٹر احتشام میں نے شادی کے لیے تو ہاں کر دی ہے پر "

"پر کیا ؟؟؟ "

"جی بولیں " وہ مسکرایا "پف میری ایک شرط ہے "

سابقہ بولتے ہوئے اس کا دل بری "آئی مین سابقہ شوہر سے بے حد محبت ہے " وہ رکی ".....دیکھیں مجھے اپنے شوہر سے "

طرح دکھا

وہ ہنسز مسکرا رہا تھا "جی مجں جانتا ہوں "

شرط یہ ہے کہ شادی کے بعد آپ مجھے فورس" وہ پھر رکی "تو یہ کہ میں کسی سے محبت کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی "

بھلے شادی کے بعد آپ میرے وہر ہوں گے آپ سے محبت کرنا میرا ..... نہیں کریں گے کہ میں آپ سے محبت کروں

وہ مسکراتا ہوا اس کی بات سن رہا تھا اس "اس میں ہمیشہ میری طرف سے آپ کو کوتاہی ملے گی ..... فرض ہو گا پر

کی بات پہ بولا

..... محبت کروائی نہیں جاتی بس ہو جاتی ہے ..... یہ کس نے کہا آپ سے کہ میں آپ سے جبری محبت کرواؤں گا "

"آپ بھلے مجھ سے محبت نہ کریں بس میری محبت کی قدر کریں میرے لیے یہ بھی بہت ہے

.کیا مرد ایسے بھی ہوتے ہیں وہ اسے دیکھ کے سوچ رہی تھی

شام کا وقت تھا وہ ابھی ابھی آفس سے آیا تھا تو دیکھا ربیکا کہیں جانے کے کے لیے تیار ہو رہی تھی ربیکا کو نک سک سے تیار ہوتا

دیکھ کے اس نے پوچھا

وہ اکثر شام میں کہیں نہ کہیں جاتے تھے سو جبران نے پوچھا "آج کہیں جا رہے ہیں ہم ؟؟؟ "

وہ تیار ہوتے ہوئے بولی "ہم نہیں صرف میں "

"پر کہاں ؟؟؟ ..... تم "

"میرے کچھ فرینڈز نے بلایا ہے "

اس نے پوھا تو وہ چڑ گئی "خیریت ؟؟؟ "

"افففف کتنے سوال کرتے ہو تم جبران "

"میں شوہر ہو تمہارا میرا حق ہے پوچھنا کہ میری بیوی کہاں جا رہی ہے "

"شوہر ہو تو کیا ہوا میں نے پہلے بھی تم سے کہا تھا کہ مجھے یہ بے جا پابندیاں نہیں پسند ..... سو واٹ "

"میں پابندی نہیں لگا رہا جسٹ پوچھ رہا ہوں "

وہ بیزاری سے بولی "بتایا تو ہے ابھی "

وہ بول رہا تھا کہ وہ اس کی بات "..... میں بھی چلتا ہوں آفس میں آج کوئی اتنا خاص کام بھی نہیں تھا جو " وہ بولا "..... اچھا "

کاٹ کے بولی

"تمہارا کیا کام وہاں ..... نہیں "

اس نے ٹٹولتی نظروں سے اسے دیکھا وہ جبران کی نظروں کو خاطر میں لائے بغیر بولی "واٹ یور مین ربیکا "

وہ اچھا خاصا چڑ گئی تھی "شادی کر کے پھنس گئی میں تو ..... جبران کیا میں اپنی لائف کو انجوائے بھی نہیں کر سکتی کیا "

جبران نے گہرا سانس لیا اور اس کے پاس آیا اور اس کے ہاتھ تھام کے بولا

"یار ایسی بات نہیں ہے تمہاری مرضی ہے کہ تم جیسے چاہو ویسے اپنی زندگی گزارو "

وہ ہاتھ چھڑا کر بولی اور جلدی سے اپنا پرس اٹھا کر جانے لگی پھر ایک دم رک "اوکے پھر میں جاتی ہوں دیر ہو رہی ہے "

کے پوچھا

"تم بڑے خاموش رہنے لگے ہو اپنی بیوی سے علیحدگی کے بعد سے "

وہ بولا "ارے نہیں بس ویسے ہی "

"اوکے" اس کی فکر کس کو تھی اس نے سوچا اور سر "رہے اپنی بیوی کی یادوں میں مجھے کیا" وہ لاپرواہی سے کہہ کر چلی گئی

جھٹک کے چل دی جبران نے اس سے نہ یہ کہا کہ وہ جلدی آئے نہ یہ پوچھا کہ وہ کب آئے گی شاید وہ خود اکیلا رہنا

چاہتا تھا.

کافی دنوں سے ربیکا کی یہ ہی روٹین تھی شام میں اپنے فرینڈز کا کہہ کر پتا نہیں کہا جاتی اور وہ گھر میں اکیلا پڑا رہتا

یہ پتا نہیں اس کے کون سے فرینڈز تھے جنہیں اچانک ربیکا یاد آ گئی تھی

شام میں جب وہ گھر پہ اکیلا ہوتا تو اسے مرال بہت یاد آتی تھی وہ بیڈ پہ آڑا ترچھا لیٹا ہوا تھا کہ اسے یاد آیا کہ

"جب وہ آفس سے آتا تھا تو وہ پہلے سے ہی اس کے کپڑے واشروم میں رکھ دیتی تھی پھر اس کے لیے چائے لاتی اس کا

اور اب اس کی زندگی میں ..... حال چال پوچھتی وہ اس سے بات کرنا پسند نہیں کرتا تھا پر وہ پھر بھی اس سے بولتی

ایک خاموشی نے ڈیرا ڈال دیا تھا وہ کچن میں گیا دوپہر سے اس نے کچھ نہیں کھایا تھا وہ چیک کرنے لگا کچھ بھی نا تھا کچن میں

اس نے کھانا ہی نہیں بنایا تھا جبران نے فریج سے فروٹس نکالے اور کھانے لگا ربیکا کو اس سے کوئی سروکار نہ تھا

اسٹارٹ میں تو وہ پھر بھی اس کا خیال کرتی تھی کچھ بنا لیتی تھی پھر آہستہ آہستہ اس نے وہ بھی چھوڑ دیا

یہ ایک رات کی بات ہے جب جبران نے اس سے کھانے کا پوچھا تھا تو وہ بولی

"شادی کی ہے کوئی گود نہیں لیا تمہیں اپنا کام خود کرو"

وہ باہر کے کھانے کھا کھا کر وہ تھک گیا تھا فروٹس کھاتے ہوئے اسے پھر مرال یاد آئی مرال اس کے لیے روز اس

کی پسند کا کھانا بناتی تھی اور آفس بھی بھیجتی تھی اسے آج پھر وہ بہت شدت سے یاد آئی تھی.

پتا ..... مرال کی شادی کی تیاریاں اسٹارٹ ہو گئیں تھیں کچھ دن میں اس کی شادی تھی سب خوش تھے اس کے علاوہ

نہیں دل کی زمین اتنی بنجر کیوں ہو گئی تھی صرف دل کا ایک حصہ ہرا بھرا تھا اور اس حصے میں صرف جبران کی محبت کا

پودا لگا تھا جو دن بدن پروان چڑھ رہا تھا باقی ساری زمین بنجر تھی

احتشام اتنا اچھا تھا جبران سے لاکھ گنا اچھا پر پھر بھی وہ اس سے محبت نہیں کر پا رہی تھی وہ جب جب احتشام کو دیکھتی اسے

جبران یاد آتا

کچھ دنوں میں جبران کی محبت جبران کی یادیں اس کے لیے پرائی ہو جائیں گی اس کے دل اور اس کی یاد پہ کسی اور کا پہرہ ہو گا کسی

اس کا دل گھبرا ایس ..... پر اس انسان کے لیے تو اس کے دل میں جگہ ہی نہیں تھی وہ کیا کرے ..... اور کا حق ہو گا

وہ آج پھر "ربیکا پلیز میرے لیے کچھ بنا دو پھر چلی جانا باہر کا کھانا کھا کے میری طبیعت خراب ہو گئی ہے "

کہیں جانے کو تیار تھی کہ وہ بولا

وہ بیزاری سے بولی "جبران کیا تم نے ٹھیکا لے لیا ہے کہ میں کہیں بھی جاؤں تم نے ٹوکنا ہی ہے "

"میں نے تمہیں نہ ٹوکا ہے نہ روکا ہے بس یہ کہہ رہا ہوں کہ پلیز کچھ بنا کے چلی جاؤ میرے لیے "

وہ جانے لگی "خود بنا لو میں لیٹ ہو رہی ہوں "

"وہ کھڑی ہو گئی پھر ٹائم دیکھ کے بولی او کے آ کے بنا دوں گی تم ویٹ کر لو میرا "یار پلیز

مرال تو .....ربیکا تم پہلے سے ہی میرے لیے کچھ بنا دیا کرو پھر جہاں جانا ہے جاؤ میں کون سا روکتا ہوں تمہیں ......آ کے "

اسے آج پھر وہ یاد آئی تھی "روز میرے لئے کچھ نہ کچھ بناتی تھی اور آفس بھی بھیجتی تھی

جبران تمہیں بیوی نہیں ایک ماسی چاہیے تھی جو تمہارے کام کرتی یہاں تو تمہیں کوئی ماسی ..... تو نہیں چھوڑنا تھا نا اسے کیوں چھوڑا "

"اس لیے تم نے مجھ سے شادی کرلی ہے نا .....ملی نہیں جس پہ تم بیوی کیطرح حق جتاؤ اور ماسی کی طرح کام کرواؤں

وہ غصہ ہوا "اسٹاپ اٹ ربیکا"

مجھے اپنی مرال ہر گز نہ سمجھنا جو تمہاری ہر بات برداشت کرے گی اور خاموش رہے گی ارے اس .....چیخو مت جبران "

وہ بھی تیش میں آ گئی "نے تو پتا نہیں کیسے تمہیں برداشت کر لیا تمہیں میرے جیسی ہوتی تو تمہیں بتاتی

جبران کو اپنی ذات پہ اس کا بولنا اتنا برا نہیں لگا "اتنی ہی یاد آتی ہے نا تمہیں وہ تو چلے جاؤ اس ماسی کے پاس یہاں کیوں ہو "

جتنا مرال کے بارے میں بولنا وہ چیخا

"شٹ یور ماؤتھ او کے ورنہ میں برداشت نہیں کروں گا "

تو تمہیں برداشت کر کون رہا ہے تنگ آ گئی ہوں میں تم سے میرا بس چلے تو تمہیں چھوڑنے میں منٹ نہ لگاؤں ذہنی "

جبران کا ہاتھ اٹھا اس سے پہلے کے اسے لگتا ربیکا نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور زور سے جھٹکا "مریض ہو گئے ہو اپنی ڈائیورس کے بعد دے کر نیچے کیا

وہ کہہ کر چلی گئی وہ غصے سے "یہ ہاتھ ابھی تو اٹھ گیا آئندہ اٹھانا تو پولیس میں کمپلین کروا دوں گی یہ پاکستان نہیں ہے سمجھ آئی "

پیچ و تاب کھا کے رہ گیا

رات کے دو بج رہے تھے ربیکا کا کوئی اتا پتا نا تھا اسے اس وقت ربیکا کی فکر کرنے بجائے مرال یاد آ رہی تھی اس نے خود ہی کچھ نہ کچھ بنا کے کھا لیا تھا کھاتے وقت اسے مرال کی وہ سادہ سی کھچڑی بے حد یاد آئی

جب جب وہ وامیٹ کر رہا تھا اسے مرال کا سنبھالنا یاد آ رہا تھا وہ بیڈ پہ آ کے لیٹا اور آنکھیں موند لیں اسے یاد آیا وہ کیسے اس کے بال سہلاتی تھی جب بیمار تھا تو ساری ساری رات اس کے لیے جاگتی تھی نا جانے کب اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے وہ اسے بہت شدت سے یاد آ رہی تھی دل چاہ رہا تھا اس تک اڑ کے پہنچ جائے پر جاتا کس کے پاس اس سے تو سب رشتے وہ ختم کر آیا تھا

وہ جب آفس سے آتا تو وہ اسے اپنے گھر میں اپنے کمرے میں چلتی پھرتی نظر آتی اور اگر اب وہ چلا بھی گیا تو وہ تو نہیں ہو گی وہاں اس کا دل گھبرایا وہ اٹھ کے باہر لان میں آگیا وہ اس کی سوچوں میں گم تھا کہ دروازہ کھلنے کی آواز پہ اس نے چونک کے اس طرف دیکھا اور شاکڈ رہ گیا ربیکا شراب کے نشے میں دھت گھر میں داخل ہو رہی تھی.

ل

12_نمبر_قسط#

وہ شاکڈ کھڑا اسے دیکھ رہا تھا وہ اب اندر چلی گئی تھی اس کے ہاتھ میں شراب کی بوتل تھی وہ غصے سے اس کے پیچھے پیچھے آیا وہ کمرے میں جا رہی تھی کہ اس نے اس کا زور سے بازو پکڑ کے روکا اور اس کے ہاتھ سے شراب کی بوتل لی

اس نے غصے سے پوچھا "تم نے ڈرنک کی ہے؟؟؟ "

وہ بامشکل آنکھیں کھول کے بولی "تم کون؟؟؟ "

اس نے پھر پوچھا "بولو کیوں کی ڈرنک؟؟؟ ..... تمہارا شوہر "

"بے بی تم کرو گے ڈرنک ..... آں " وہ ہنسی "تمہیں نہیں پتا ..... میں تو ایسی ہی ہوں ..... میری مرضی .....ہاتھ چھوڑو میرا "

وہ ہوش میں نہیں تھی تبھی جبران نے چپ ہونا ہی بہتر جانا "ہوش میں آؤ پھر بات کریں گے .....شٹ اپ ربیکا "

کیونکہ اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی

میں تو سب کو بے ہوش کر دیتی ہوں اور پھر ان کو ہوش میں آنے کی ..... تم ہوش میں آؤ گے یا میں ......ہوش میں "

اس نے اپنے ہاتھ کی انگلی چاروں طرف گھمائی "دیوانے ہیں .. میرے .....سب لوگ .....ضرورت ہوتی ہے مجھے نہیں

شاید اس نے بہت زیادہ ڈرنک کی تھی

وہ بولی "ہے نا ..... تم بھی تو ان ہی میں سے ہو "

وہ دل ہی دل میں بولا اور "ہاں میں ان ہی بدنصیب لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے اپنی گھر کی جنت ٹھکرا کر جہنم خریدلی "

اب تو یہ روز کا . اسے لے کر کمرے میں گیا بیڈ پہ لٹایا اور اس کے جوتے اتار کے کمبل اس پہ دیا اور خود باہر آ گیا

معمول بن گیا تھا وہ روز ڈرنک کر کے آتی شروع شروع میں جبران نے اسے بہت سنائی تھیں پر وہ سننے والی کہاں تھیں وہ

جبران کی ایک نہیں سنتی تھی جبران اس سے تنگ آ چکا تھا اسے اب اپنی پسند پہ شرمندگی و ندامت ہوتی تھی اور

یہ ندامت بڑھتی جا رہی تھی

جبران کی طبیعت آج حد سے زیادہ خراب ہو گئی تھی وامیٹنگ حد سے زیادہ ہو رہی تھی ریکا کمرے میں آئی تو دیکھا وہ بیڈ کے

پاس پڑے ڈسٹ بن میں وامیٹ کر رہا تھا یہ بھی جبران نے خود رکھا تھا کہ اس میں چلنے کی بالکل ہمت نہیں تھی کہ وہ

واشروم ہی چلا جاتا

وہ کمزوری کی وجہ سے کچھ نہ بولا اور سٹ بن " جبرانیہاں کہاں تم وامیٹ کر رہے ہو واشروم میں جاؤ ..... یییکھھھ "

سائیڈ پہ رکھا اور لیٹ گیا

وہ بیڈ کی پائینتی کے پاس آکے بولی "جبران اٹھو "

وہ نقاہت کے باعث بولا "..... میری ہمت نہیں ہو رہی ربیکا پلیز "

اٹھو پلیز تمہاری وجہ سے روم میں آنے .....؟؟؟میں کیا کروں اگر تمہاری ہے نہیں ہو رہی تو تمہاری خدمتیں کروں.... سو "

وہ تو دن ..... اسے کیوں مجھ سے کراہیت نہیں آتی تھی ..... مرال تو ایسی نہ تھی" وہ اسے بس دیکھ کے رہ گیا "کا بالکل دل نہیں کرتا

وہ بس سوچ کے رہ گیا "رات ایک کر دیتی تھی میرا خیال رکھنے میں

"تم پلیز کسی ڈاکٹر کو بلا دو یا مجھے ہی کسی ڈاکٹر کے پاس لے چلو "

تم اتنے گندے ..... اس کنڈیشن میں میں تمہیں ڈاکٹر کے پاس لے کر جاؤں دماغ ٹھیک ہے تمہارا .....واااٹ "

وہ "کم از کم تمہاری وامیٹنگ تو رکے دماغ خراب کیا ہوا ہے تم نے..... میان ایسا کرتی ہوں ڈاکٹر کو بلا لیتی ہوں ..... ہو رہے ہو

کہہ کر چلی گئی

اس طبیعت کی وہی سیم وجہ تھی کہ باہر کا کھانا کھانا اور پھر دو دن سے اس نے کچھ کھایا نہیں تھا ربیکا کچھ بناتی نہیں تھی اور ان

دونوں سے اسے بہت سخت بخار بھی ہو گیا تو ربیکا نے احسان کر کے اسے ٹیبلٹس دے دی تھیں

وہ ہوش میں ہوتا تب بھی مرال کو یاد کرتا بے ہوشی میان بھی اسے پکارتا تھا یہ شاید اس کے گناہوں کی سزا ہی تھی جو اسے مل رہی تھی اب وہ سوچتا تھا کہ اس بے چاری مرال کو اس نے کتنا ستایا کتنا برا بھلا کہا نا جانے کتنی بار اس پہ ہاتھ اٹھائے پر وہ اک لفظ شکایت منہ پہ نہ لائی بلکہ اس کے بدلے میں اس کی دیکھ بھال کرتی تھی اس سے بے لوث محبت کرتی تھی اور اس نے کیا کیا اس کو برباد کرتے کرتے اس نے اپنے آپ کو برباد کر لیا وہ کتنا برا تھا.

ڈاکٹر نے چیک اپ کے بعد اسے ریسٹ کا کہا تھا اور سختی سے باہر کے کھانے کھانے سے منع کیا تھا ربیکا مجبوری میں ہی سہی اسے کچھ نہ کچھ بنا کے دے رہی تھی مگر وہ کچھ بھی بناتی اسے اچھا نہ لگتا اسے مرال کے ہاتھ کے کھانے یاد آتے جو وہ خاص اس کے لیے بناتی تھی وہ اس کے بنائے ہوئے کھانے میں مرال کے ہاتھ کا ذائقہ ڈھونڈنے لگا تھا ربیکا آتے جاتے اسے باتیں سناتی رہتی تھی اسے لگتا تھا جیسے ربیکا سچ کہتی ہے وہ ذہنی مریض ہی ہے ار اگر نہیں ہے تو بہت جلد بن جائے گا اکثر رات اور اس وقت وہ دھاڑیں مار ..... میں یا وہ ج بھی اکیلا ہوتا اسے مرال کی آوازیں شنائی دیتیں کبھی اس کی درد میں ڈوبی چیخیں ..... مار کے روتا اس کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اپنے ساتھ کرے تو کیا کرے یہ آئیڈیلازم اسے لے ڈوبا تھا

وہ بھی ایک ایسا ہی دن تھا ربیکا حسبِ معمول باہر گئی ہوئی تھی وہ گھر پہ اکیلا تھا ایک تنہائی ہی تو اس کی ساتھی بن گئی تھی اب جو اس کا دکھ درد بانٹ لیتی تھی وہ شدت سے رو رہا تھا اور روتے ہوئے بار بار یہ ہی کہہ رہا تھا

آپ ٹھیک کہتی تھیں میرا سکون میرا چین وہی تھی اب چلی گئی ماما تو میرا سکون میرا چین سب .....ماما آپ "

"میری زندگی ہے ..... آپ نے ٹھیک کہا تھا وہی میرا اصل ..... لے گئی

اس کو برباد ..... میں نے اپنا لک خود اپنے ہاتھوں سے گنوا دیا " وہ اپنے خالی ہاتھوں کو دیکھنے لگا " اے اللہ یہ میں نے کیا کر دیا"

وہ اپنی تباہی کا ذمہ دار خود.....وہ رو رہا تھا گڑ گڑا رہا تھا پر اب کیا فائدہ "تباہ ہو گیا میں ..... کرتے کرتے میں خود برباد ہو گیا

تھا اور یہ تباہی اس نے خود اپنے لیے چنی تھی

اس کی طبیعت بہتر ہوئی تو اس نے پھر آفس جوئن کر لیا وہ گھر سے زیادہ آفس میں ریلکس فیل کرتا وہ اب دیر سے

گھر جاتا اسے پتا تھا کہ اگر وہ نہ بھی جائے تب بھی ربیکا کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا اس کے دل و دماغ میں ایک پکڑ دھکڑ سی

چل رہی تھی وہ سوچ رہا تھا وہ کیسے مرال کو اپنی زندگی میں واپس لائے وہ اس کو کھونا نہیں چاہتا تھا پر کھو چکا تھا اور اب جب کھو

دیا تھا تو دوبارہ اسے پانا چاہتا تھا

بوسٹن میں اس کی ایک بہت بڑی میٹنگ تھی بہت سے ملکوں سے بزنس مین نے آنا تھا اور وہ اپنے آفس کی طرف

سے اس میٹنگ میں جا رہا تھا

شام میں وہ گھر آیا پیکنگ کرنے لگا تو اسے پھر مرال یاد آئی جب وہ اسے چھوڑ کے جا رہا تھا اور وہ کانپتے ہاتھوں سے اس کی

اانے سر جھٹکا کسی طرح تو اس کی یا فہں پیچھا چھوڑیں پر یہ ممکن کہاں تھا وہ اپنا سر پکڑ کے بیٹھ گیا .....پیکنگ کر رہی تھی

احتشام آجکل میٹنگ کے سلسلے میں آوٹ آف کنٹری تھا ادھر اکی ملاقات جبران سے ہو گئی اسے جبران بہت پسند آیا اور جبران کو بھی وہ اچھا لگا کچھ دنوں میں ہی ان کی اچھی دوستی ہو گئی تھی نہ وہ جبران کے بارے میں کچھ جانتا تھا نہ پتا نہیں قسمت اب کیا موڑ لینے والی تھی یہ کوئی بھی نہیں جانتا تھا ..... جبران اس کے بارے میں.

فرنڈز معذرت کے ساتھ میری طبیعت نہیں ٹھیک آدھے سر کا درد ہے مجھے دو دن سے تبھی کل بھی قسط پوسٹ نہیں کی ڈاکٹر نے منع کیا ہے کہ جن چیزوں سے دماغ پہ اثر ہو وہ نہ یوز کروں سو ماما نے سیل یوز کرنے سے سختی سے منع کیا ہے مجھے یہ سوری ..... قسط میں نے چھپ کے لکھی ہے شورٹ ہے بٹ

وہ دونوں ایک ہی ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے تھے رات کو احتشام نے اس کے روم کا دروازہ بجایا جبران نے دروازہ کھولا

"خیریت ؟؟؟ ..... ارے "

احتشام بولا "ہاں یار خیریت ہے بور ہو رہا تھا سوچا تھوڑی گپ شپ ہی لگالی جائے "

وہ اندر آیا "ہاں کیوں نہیں آؤ "

جبران نے پوچھا "کافی پیو گے ؟؟؟ "

جبران نے انٹر کام اٹھایا اور دو کافی منگوائیں "شیور "

وہ دونوں بالکنی کے پاس رکھی چیئر پہ جا کے بیٹھ گئے باتوں باتوں میں "آجاؤ بالکنی میں چلتے ہیں ..... تم کھڑے کیوں ہو بیٹھو "

احتشام بولا

جبران چونکا "کتنا عجیب لگتا ہے نا جب ہم کسی سے محبت کریں اور وہ ایک نظرِ کرم بھی ہم پہ عنایت نہ کرے "

"کیا ہوا خیریت تو ہے ؟؟؟ "

وہ بولا "ہاں خیریت ہی ہے "

اور یہ بھی تو کتنا عجیب ہے نا کہ کوئی ہم سے بے پناہ پیار کرے اور ہم اس سے بے رخی برتیں اور اپنی غلطی کا ہمیں تب ..... ہمم "

وہ کھوئے "اور ہمارے پاس خسارے کے علاوہ کچھ نہ بچے ..... میں اندازہ ہو جب اس کی طرف جانے والی ہر راہ بند ہو گئی ہو

کھوئے انداز میں بولا

احتشام نے پوچھا جبران اپنی جگہ سے اٹھ گیا اور بالکنی میں کھڑا ہو گیا "تم بھی کسی سے ؟؟؟ "

محبت کا " وہ اس کے پاس آیا اور اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا " ..... تو جاؤ جبران ہو سکتا ہے وہ تمہیں معاف کر دے "

وہ صرف ایک بار ہوتی ہے اور جو بعد میں ہوتا ہے وہ کمپرومائیز ہوتا ہے محبت نہیں اور ..... دل بہت وسیع ہوتا ہے جبران

جبران نے اس کی طرف دیکھا "اس کی مثال پہ اپنی زندگی میں دیکھ چکا ہوں اپنی منگیتر کی شکل میں

".....سچ کہہ رہا ہوں میں "

"تو تم اس سے شادی کیوں کر رہے ہو "

تمہیں پتا ہے .....پر تمہیں پتا ہے جبران میری محبت اس کے سامنے کچھ بھی نہیں ہے ..... محبت جبران محبت "

پر پھر بھی وہ اس کی جگہ کسی اور کو دینا نہیں..... اس کا شوہر اس کو چھوڑ کے جا چکا ہے وہ اس سے ڈائیورس لے چکی ہے پر

اس نے اپنے دل کا ایک حصہ اپنے ایکس شوہر کے لیے مختص کیا ہوا ہے جب اس ..... چاہتی اپنے ہونے والے شوہر کو بھی نہیں

نے مجھے یہ بتایا نا تو مجھے اس کے شوہر سے بے حد جیلس فیل ہوئی اور ایک بار تو میری اس محبت میں ہلکی سی گرہ پڑی دل

چاہا چھوڑ دوں اسے پر میں نے وہ گرہ کھول دی اور اس کو اجازت دے دی کہ وہ بھلے کبھی مجھ سے محبت نہ کرے پر کہیں دل ہی دل

میری ماں کہتی " اس نے سر جھٹکا جبران اسی کو دیکھ رہا تھا "..... میں میں یہ چاہتا تھا کہ وہ بھی مجھ سے محبت کرے پر

میں پھر بھی کروں گا اس سے شادی کیونکہ وہ .....ہے کہ چھوڑ دوں اسے کیونکہ وہ میرڈ ہے کیونکہ اس کے شوہر نے اسے چھوڑ دیا تھا پر

" مجھے پسند ہے میں زبان دے چکا ہوں اور اپنی زبان کا پکا ہوں میں

میری والی غلطی مت کرو کل کو اگر کسی کو فرق پڑے گا تو وہ تم ہو گے اور ..... تم اپنی زبان کے چکر میں پھنس رہے ہو احتشام "

"اس سے کہیں زیادہ فرق اس لڑکی کو پڑے گا کیونکہ اسے ایک بار پھر کوئی چھوڑ دے گا

"تم کہتے ہو تمہاری ماں اسے پدند نہیں کرتی تو بتاؤ کیسے رہے گی وہ "

آخر میں وہ مسکرایا "میں ہوں نا مینیج کر لوں گا اپنی ویز بہت جلد شادی ہے میری تم چلنا میرے ساتھ پاکستان "

جبران اسے دکھ سے دیکھ رہا تھا اسے احتشام سے زیادہ فکر اس لڑکی کی تھی س نے بھی تو کسی لڑکی کو ایسے ہی چھوڑا تھا حالانکہ جانتا

تھا کہ وہ اس سے شدید محبت کرتی ہے اور اس کا اظہار کر چکی ہے

احتشام نے سر ہلایا "احتشام کوئی بھی قدم سوچ سمجھ کے اٹھانا "

جبران نے نفی میں سر ہلایا "کیا پتا معاف کر دے وہ تمہیں ..... جبران تم بھی اس کے پاس لوٹ جاؤنا"

بہت دیر ہو چکی ہے احتشام میں نے اس کی طرف لوٹنے میں بہت دیر کر دی اپنی ساری کشتیاں جلا کے آیا تھا میں "

"یہاں اب لوٹنا بھی چاہوں تو کوئی رستہ نہیں

ایک جبران تھا جس کی جھولی میں خدا نے ساری خوشیاں ڈال دیں تھیں اور ..... میں بہت بدنصیب ثابت ہوا ہوں "

وہ دکھ سے بولا "اس نے کیا کیا جھولی ہی جھٹک دی اپنی سکون اپنی خوشیاں دب پھینک آیا

"مطلب ؟؟؟ "

"میری ڈائیورس ہو چکی ہے احتشام "

احتشام کو حقیقتاً دکھ پہنچا تھا "ایم سوری .....اوہ "

.وہ انٹر کام کی طرف بڑھا "میں پتا کرتا ہوں کافی کیوں نہیں آئی ابھی تک .....اوں ہوں کوئی بات نہیں "

جمی کی کال تھی "کہاں ہو ربیکا کچھ دن سے نظر ہی نہیں آ رہی تم "

اب کچھ دن پہلے وہ گیا ہے تو سکون ہو رہا ہے آرام .....یار یہ جبران نے بڑا تنگ کیا ہوا تھا بیمار خود تھا اور پریشان میں "

"کر رہی تھی تم سناؤ

" یار تم جبران کو چھوڑ دونا "

وہ بولی تو جبی ہنسا"میں بھی بہت تنگ آ چکی ہوں اور سہی بتاؤں تو دل بھر گیا ہے میرا اس سے ..... چھوڑ دوں گی "

"تم وہ بھنورا ہو جو کسی ایک پھول پہ بیٹھ ہی نہیں سکتا ..... آئی نو سویٹی "

" .....اور کیا "

"پھر کب مل رہی ہو "

"جب تم کہو "

"رات کو تمہارے گھر پہ "

".....میرے گھر "

وہ ہنسا "ہاں نا اب تو وہ تمہارا سو کولڈ شوہر بھی نہیں ہے گھر پہ سو میں ہی آجاتا ہوں "

.اس نے فون رکھ دیا "اوکے آجانا میں ویٹ کروں گی "

آج مرال اور نشاء بڑی ماما کے ساتھ شاپنگ پہ گئی تھیں گھر آ کے نشاء تو چائے بنانے چل دی تھی جبکہ بڑی ماما ارسہ اور

مرال شاپنگ دیکھ رہی تھیں

بڑی ماما نے ایک گرین کلر کا سوٹ اس کی بڑھایا وہ کہیں اور ہی گم "چیک کرو ..... میرو دیکھو یہ کلر تم پہ کتنا سوٹ کرے گا "

تھی اس شادی میں اس کا کوئی انٹریسٹ نہیں تھا

انہوں نے پھر کہا وہ چونکی "میرو "

"..... جی "

انہوں نے سوٹ کی طرف اشارہ کیا "بیٹا یہ چیک کرو "

"نہیں بڑی ماما ابھی موڈ نہیں ہو رہا پھر چیک کر لوں گی "

وہ اس کی کیفیت سمجھ رہی تھیں تبھی زیادہ زور نہ دیا "اوکے بیٹا "

ارسہ پنک کلر کا سوٹ اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بولی وہ " آپی اچھا یہ بتاؤ یہ مجھ پہ کیسا لگے گا بڑی ماما لائی ہیں میرے لیے "

مسکرائی

ارسہ خوش ہوئی "تم پہ تو ہر چیز اچھی لگتی ہے "

ارسہ بولی "سچی "

.مرال ہنس دی "میری بیسٹ آپی "مرال مسکرا کے بولی تو ارسہ نے اس کو زور سے ہگ کیا "مچی "

جبران اس سے سب شئیر کر کے اب ریلکس فیل کر رہا تھا گھر جانے کا تو اب اس کا دل ہی نہیں چاہ رہا تھا کیونکہ گھر سے زیادہ اب اسے یہاں سکون مل رہا تھا پر جانا تو تھا ناریکا جیسے بھی سہی اس کی بیوی تھی دو دن بعد ان لوگوں کی واپسی تھی

میٹنگ کے بعد وہ دونوں ساتھ ہی ہوٹل آئے کچھ دیر آرام کیا پھر احتشام کے کہنے پہ وہ دونوں آؤٹنگ کے لیے نکل گئے ڈنر کرتے ہوئے احتشام نے اسے کہا

جبران ہنسا "سنو میں ایک بار پھر بتا دوں تم میری شادی میں آ رہے ہو سمجھے "

"افکورس یار کیوں نہیں "

اس نے جیب سے پین نکالا اور ایک پیج لیا "انوائیٹ کرنے میں خود آؤں گا تمہارے گھر اپنا ایڈریس بتا دو مجھے "

جبران بولا "ہوٹل جا کے دے دوں گا کیا یہاں لے کر بیٹھ گئے "

نہیں کل بھی ہماری میٹنگ ہے اور کل کا سارا دن ہم نے بزی رہنا ہے اور پرسوں بھی میٹنگ اور پھر آ کے جانے کے لیے پیکنگ کریں "گے بالکل ٹائم نہیں ملے گا ابھی دو

جبران ہنسا تو احتشام نے گھورا "لڑکیوں کی طرح ضد کرتے ہوئے ذرا اچھے نہیں لگ رہے ..... افففففف احتشام "

"...... بڑا جانتے ہو لڑکیوں کے بارے میں تم ہاں "

وہ تفاخر سے بولا تو احتشام ہنس دیا "پالا ہی اتنا پڑتا ہے لڑکیوں سے "

.احتشام نے اس کی طرف پیپر بڑھایا تو جبران ایڈریس لکھنے لگا "اب ٹالو مت ایڈریس لکھو "

#14_نمبر_قسط#

مراال کے کہنے پر شادی بہت سادہ طریقے سے ہو رہی تھی احتشام کی ماں خفا تھیں پہلے ہی ان کا بیٹا اک شادی شدہ لڑکی سے شادی کر رہا تھا اور اب وہ لڑکی سادہ طریقے سے شادی کا کہہ رہی تھی جس کو احتشام نے مان لیا تھا ایک ہی تو بیٹا تھا ان کے سرکل کے لوگ کیا .....ان کا وہ سخت خفا تھیں مراال ایک اچھی لڑکی تھی پر بہو کے طور پہ کبھی اسے سوچا نہ تھا کہیں گے کہ ان کا اکلوتا بیٹا ایک شادی شدہ لڑکی سے شادہ کر رہا ہے وہ بھی سادہ طریقے سے لوگوں کی باتیں سننا ان کو گوارا نہ تھا ....مسٹر حیدر تو راضی تھے پر وہ نہیں کچھ تو وہ کریں گی پر کیا

مراال کی شادی میں پندرہ دن رہ گئے تھے سب خوش تھے سوائے اس کے

آج اس کی شادی کا جوڑا آیا تھا سارہ بھاگی بھاگی اسے "آپی دیکھیں آپ کی شادی کا جوڑا کتنا خوبصورت لگ رہا ہے "

اسے اپنی شادی کا جوڑا یاد آیا کتنی خوبصورت لگ رہی تھی وہ سب سس کو سراہ .....دکھانے آئی مراال نے ایک نظر دیکھا .....رہے تھے اور جس کے سراہنے کا انتظار تھا اس نے تو ایک نظر غلط بھی نہ ڈالی تھی

اسمہ کسی کام سے اس کے کمرے میں آئیں تو وہ بولی

وہ برہم ہوئی "ماما میں نے آپ کو کہا تھا نا کوئی شور ہنگاما کرنے کی ضرورت نہیں ہے سب سادگی سے ہو تو پھر یہ کیا ہے "

ہاں شادی سادگی سے ہو گی .....بیٹا میں جانتی ہوں پر احتشام کی ماما کے بھی کچھ ارمان ہیں ان کا اکلوتا بیٹا ہے بیٹا ہم ان کو کیسے منع کرتے "

وہ خاموش ہو گئی ماما نے پاس آکے اس "پر یہ اس کی ماما نے بھجوایا ہے ان کی خوشی کے لیے بیٹا تمہیں اتنا تو کرنا ہی چاہیے

کے ماتھا چوما

"خدا اب میری بچی کی زندگی میں خوشیاں ضرور بھر دے گا مجھے یقین ہے "

احتشام پاکستان آچکا تھا اس نے سوچا تھا کہ جبران کو انوائیٹ کرنے وہ خود جائے گا ایک دو دن تک اس کا ارادہ تھا کہ جا کے

جبران کو سرپرائیز دے

وہ شام میں کہیں گیا ہوا تھا جب گھر آیا تو دیکھا ماما سر پکڑے بیٹھی تھیں

وہ ان کے پاس چلا آیا "کیا ہوا ماما طبیعت ٹھیک ہے آپ کی "

"کیا ہونا ہے مجھے ٹھیک ہوں میں مسز باجوہ کا فون تھا انہیں بھی پتا چل گیا ہے تمہاری شادی کا "

"تو کیا ہوا ماما اس میں پریشانی والی کیا بات ہے "

وہ خاموش ہو گیا "پریشانی والی بات یہ ہے کہ انہیں پتا ہے کہ جس لڑکی سے تم شادی کر رہے ہو وہ طلاق یافتہ ہے "

اب دیکھنا سوسائٹی کی .....اچھا خاصہ اپنی بیٹی مائرہ کا رشتہ دیا تھا انہوں نے مجھے تمہارے لیے پر تم پہ تو وہ مہرال ہی سوار ہے "

"ایک ایک عورت کو پکڑ کے بتائیں گی وہ

"تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے ماما "

فرق کی بات کرتے ہو تم میرے اکلوتی اولاد ہو تم احتشام کبھی تم نے سیکنڈ ہینڈ چیزیوز نہیں کی اور شادی تم سیکنڈ ..... فرق "

"ہینڈ سے کر رہے ہو

" مجھے فرق نہیں پڑتا کہ وہ پہلے میرڈ تھی یا نہیں .....ماما پلیز اس کے بارے میں ایسے مت کہیں "

. کہہ کر وہ روم میں چلی گئیں " ابھی فرق نہیں پڑتا تا تمہیں بعد میں پتا چلے گا کہ میں جو کہتی تھی سہی کہتی تھی "

وہ گھر آیا ربیکا گھر پہ نہیں تھی اسے معلوم تھا اس نے اپنا بیگ رکھا اور لیٹ گیا یہ دن جو اس نے بوسٹن میں گزارے تھے اس سے اس کا مائینڈ کافی حد تک فریش ہو گیا تھا اس نے تکیہ اٹھایا سر کے نیچے رکھنے لگا تھا کہ اسے ؟؟؟؟.....ویسٹ نظر آئی اس نے اٹھا کے دیکھا یہ اس کی ویسٹ نہیں تھی پھر کس کی تھی

شام میں ربیکا گھر آئی

وہ جی بھر کے بدمزا ہوئی "اوہ آ گئے تم "

وہ ٹی وی دیکھتے ہوئے بولا "ہاں دوپہر میں آیا تھا "

وہ جانے لگی " گڈ "

اس نے آواز دی ".....ربیکا "

"بولو "

"روم میں ویسٹ کس کی پڑی تھی ؟؟؟ "

اس نے کندھے اچکائے اور جانے لگی جبران اپنی جگہ سے اٹھا "میرے دوست آئے تھے ان میں سے کسی کی ہو گی"

تم نے بتایا نہیں کہ یہ مینرز کے خلاف ہے اپنے ..... تمہارا کوئی بھی دوست آئے گا اور ہمارا روم یوز کرے گا.....واٹ یور مین "

"دوستوں کو اپنے تک رکھو اور ہاں روم سے اور ہماری پرسنلز سے دور رکھو اوکے

میرا کوئی بھی دوست آئے جائے میری مرضی تم کون .....ڈیٹس نن آف یور بزنس اوکے تم ہوتے کون ہو مجھے لیکچر دینے والے"

وہ غصہ ہوئی "ہوتے ہوا نہیں ان کے مینرز بتانے والے

کہہ کر وہ چلی گئی جبران آج بھی کچھ نہ کر سکا تھا سوائے دل "میرے دوست جو بھی کریں وہ میرا درد سر ہے تمہارا نہیں "

.ہی دل میں غصہ ہونے کے

ربیکا گھر سے باہر تھی دروازہ نوک ہو رہا تھا جبران نے دروازہ کھولا اور احتشام کو دیکھ کر خوشی اور شاکڈ کے عالم میں گھر گیا

احتشام نے آگے بڑھ کے اسے گلے لگایا ابھی دو دن پہلے تو ان دونوں کی بوسٹن سے واپسی ہوئی تھی جبران بھی "ارے یار میں ہی ہوں گلے تو ملو "

اس سے ملا

وہ اسے گھر میں لے کر آیا "تم کیسے ؟؟؟ "

وہ بیٹھتے ہوئے بولا "بتایا تو تھا شادی کی دعوت دینی ہے تمہیں "

جبران بولا "میں تو سمجھا تھا کہ کارڈ آئے گا "

وہ ہنسا تو جبران بھی ہنسا "اتنا بڑا کارڈ آیا تو ہے خود چل کے اب کس کارڈ کی ضرورت تمہیں "

"سو کب ہے شادی .....ہاں واقعی "

"پندرہ دن بعد "

"آہاں ویری گڈ مبارک ہو "

وہ خوشی سے بولا "خیر مبارک "

احتشام بولا "اور ہاں پرسوں کی تمہاری فلائٹ ہے تم پاکستان آرہے ہو "

"؟؟؟؟شادی تو تمہاری پندرہ دن بعد ہے.....پرسوں "

"تو کیا عین ٹائم پہ پہنچو گے تم "

".....پر "

"تم سیٹ بک کراؤ پرسوں کی فلائیٹ ہے سمجھے تمہاری میں تمہارا ویٹ کروں گا ..... کوئی پرور نہیں "

"یار اتنی جلدی آکے میں کیا کروں گا "

"کیا مطلب اتنے دنوں بعد تم پاکستان آؤ گے گھومنا اپنی فیملی دوست سب سے ملنا "

".....یار میں "

.وہ ہاتھ اٹھا کے بولا تو وہ خاموش ہو گیا "میں کچھ نہیں سن رہا بس جو میں نے بول دیا وہ بول دیا بس "

وہ شام میں باہر نکلا سڑکوں پہ گاڑی دوڑاتے ہوئے اس نے ربیکا کو کچھ آدمیوں کے ساتھ ہوٹل میں داخل ہوتے دیکھا اس کے دماغ میں کلک ہوا وہ گاڑی سے اترا اور اس ہوٹل کی طرف بڑھا تب تک وہ جا چکی تھی وہ اندر آیا سیڑیوں سے اوپر گیا وہ ادھ کھلے روم میں سے کچھ آوازیں آ رہی تھیں اس نے .ہوٹل ٹو فلورز پہ مشتمل تھا ایک طرف چلتے ہوئے اسے ایک ......جانی پہچانی آواز کو سنا اور دھاڑ سے دروازہ کھولا سامنے کا منظر دل دہلا دینے والا تھا ربیکا کسی اور آدمی کے ساتھ

وہ بے یقینی سے اسے دیکھنے لگا اس کو وہ ویسٹ یاد آئی ربیکا نے اسے دیکھا اور پھر غصے سے بولی

وہ چیخی جبران اس کی طرف بڑھا اور تھپڑ لگاتے لگاتے رک گیا "یہاں کیا کر رہے ہو دفع ہو جاؤ ..... تم "

میری پیٹھ پیچھے ..... میرا دل چاہ رہا ہے تم جیسی عورت کو جان سے مار دوں ..... تمہیں تو ہاتھ لگاتے ہوئے بھی گھن آ رہی ہے "

"میری کمر میں چھرا گھونپا تم نے

"میں نے تم سے شادی سے پہلے بات کی تھی اور تم نے خود ہی اجازت دی تھی نا کہ میں اپنے ہر فعل میں آزاد ہوں "

".....یہ کام بولے تھے میں نے تم سے کہ یہ کام کرو کسی اور آدمی کے ساتھ ..... یہ "

وہ ڈھٹائی سے بولی "میں شروع سے ایسی ہی ہوں اپنی پروبلم "

"تمہیں بھی تو مجھ میں اسی لیے اٹریکشن فیل ہوئی تھی نا "

"دفع ہو جاؤ میری زندگی سے .....افسوس کہ تم میری پاک محبت کو محبت نہیں بلکہ ہوس سمجھیں "

"میں تو خود رہنا نہیں چاہتی تمہارے ساتھ ڈائیورس دو مجھے "

اور پھر دو دن کے بعد وہ اس رشتے سے آزاد ہو گیا تھا دو دن بعد اس نے پاکستان کے لیے نکلنا تھا پر نہیں جا پایا تھا اور دو دن

.بعد وہ پاکستان ائیر پورٹ پہ کھڑا تھا احتشام اسے لینے آیا تھا

وہ گرم جوشی سے اس کے گلے لگا "ویلکم مائے فرینڈ "

وہ بھی اس سے مل کے بہت خوش ہوا تھا "تھینک یو "

وہ لوگ گاڑی کی طرف بڑھے

راستے میں اس نے پوچھا "سفر کیسا رہا؟؟؟ "

.....بہت بہت اچھا احتشام میں تمہارا شکر گزار ہوں کہ تم نے مجھے پاکستان بلایا ورنہ خود تو میری ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی "

احتشام مسکرایا پھر بولا "کبھی سوچا نہیں تھا کہ پاکستان پھر واپس آؤں گا

".....بائے داوے یہ بتاؤ کہ تم تو دو دن پہلے آنے والے تھے پھر "

وہ سنجیدہ ہو گیا "کچھ مسئلہ ہو گیا تھا "

جبران نے ایک گہرا سانس لیا "پوچھ سکتا ہوں کون سا مسئلہ "

"اس کے بارے میں پھر کبھی بتاؤں گا ابھی کسی ہوٹل چھوڑ دو "

تمہارا دماغ خراب ہے کیا میں نے اتنی دور سے اتنے دن پہلے صرف تمہیں ہوٹل میں رہنے کو بلایا ..... ہوٹل .....واااٹ "

جبران اس کی طرف حسرت سے دیکھا "ہے

جبران ہنسا "یار ہم گھومیں گے پھریں گے ناچیں گے گائیں گے "

"یہ کام تم ہی کرو میں باز آیا "

"کیوں دوست تم ہو میرے رونق بھی تم نے ہی لگانی ہے "

"پاگل ہو میں تو اپنی شادی میں بھی نہیں ناچا "

احتشام روانی میں بول گیا جبران ایک پل کو خاموش ہوا پھر بولا "تب تو تم خوش نہیں تھے "

احتشام اسے دیکھ کر رہ گیا "خوش تو میں اب بھی نہیں ہوں "

گھر آ گیا تھا وہ لوگ گاڑی سے اترے اور اندر چلے گئے

اس نے فون ریسیو کیا ..... شام میں احتشام نے مرال کو فون کیا مرال کا بلکل دل نہیں تھا بات کرنے کا پر

"ہیلو "

"کیسی ہیں آپ ؟؟؟ "

"اللہ کا شکر "

اس نے پوچھا "کیا ہو رہا ہے "

مرال کا وہی مختصر جواب "کچھ خاص نہیں "

پھر بولی "کہہ دے ہاں نہیں ہوں" ایک دل چاہا "مرال آپ کیا مجھ سے بات کرنے میں انٹرسٹڈ نہیں ہیں ؟؟؟ "

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں "

"تو پھر چپ کیوں ہیں "

"آپ نے کب مجھے زیادہ بولتے دیکھا ہے "

"ہاں نہیں دیکھا پر خاموش بھی تو نہیں رہتیں آپ "

"کیا آپ کو میرا فون کرنا اچھا نہیں لگا ؟؟؟ "

وہ ".....مجھے نہیں پسند ..... دیکھیں احتشام میر ااور آپ کا ابھی کوئی رشتہ نہیں ہے تو مجھے فون کرنے کی کیا تک بنتی ہے "

بیزاری سے بولی

"آپ مجھے بتا دیں آپ کو کیا پسند ہے اور کیا نہیں..... آل رائیٹ مرال "

"مجھے نہیں پتا "

اس نے پوچھا مرال خاموش ہو گئی احتشام مسکرایا دل میں چبھن سی فیل ہوئی "میں نہیں پسند؟؟؟ "

اور فون رکھ دیا مرال کو برا تو لگا بٹ وہ اس کو کسی خوشگمانیوں "اوکے پھر اللہ حافظ .....اوکے کبھی نہ کبھی کیا پتا آہی جاؤں پسند "

میں ڈالنا نہیں چاہتی تھی.

وہ لان میں بیٹھا مرال کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ جبران چلا آیا

اس یوں کھوئے ہوئے دیکھ کر جبران نے پوچھا "کیا ہوا؟؟؟ "

"کچھ نہیں "

"پھر مجنوں جیسی شکل کیوں بنائی ہوئی ہے "

وہ بولا "ایسی تو بات نہیں ہے "

اس نے زور دیا تب احتشام بولا "تم بتا رہے ہو یا نہیں "

"ہمارے پاس یہ اختیار ہوتا کہ ہم کسی کو اپنے آپ سے محبت کروا سکتے ..... کاش .....یار کبھی کبھی انسان کتنا بے بس ہوتا ہے نا "

"ویسے کیا ہوا ہے تمہیں ..... یہ سب بس ہماری سوچ ہے ..... سہی کہہ رہے ہو ایسا ہوتا تو کوئی کسی سے دور نہ ہوتا پر ..... ہممم "

جبران بولا

احتشام بولا "کچھ نہیں بس سوچ رہا تھا "

وہ خاموش ہو گیا پھر اپنا ذہن بٹانے کو بولا "زندگی میں جو بھی ہوتا ہے اچھے کے لیے ہوتا ہے .....ایسے نہ سوچو "

"میں بھی کیا لے کے بیٹھ گیا چلو کہیں باہر چلیں "

"نہیں یار میں سوچ رہا ہوں اپنے گھر جاؤں "

وہ خوشی سے بولا اور اٹھا "دیٹس گریٹ چلو چلیں پھر "

وہ بولا تو احتشم نے سر ہلایا "میں اکیلا جانا چاہتا ہوں احتشام "

وہ اٹھ گیا "اوکے جاؤ بیسٹ آف لک "

بڑی ماما بولیں "مرال بیٹا یہ چیزیں اٹھا کے کیبنٹ میں رکھ دو "

اس لڑکی کو بس شروع شروع کا شوق ہوتا ہے کھانا بنانے کا بعد میں چھوڑ چھاڑ کے چلی جاتی ہے سارے مرد بھی "

وہ کام کرتے کرتے نشاء کو سنا بھی رہی تھیں مرال ہنوز مسکرا رہی تھی "آفس سے آتے ہی ہوں گے جلدی جلدی سمیٹ لیتے ہیں

سارا کام سمیٹ کے وہ باہر آئی

"ماما آپ آرام کریں صبح سے کام میں لگی ہوئی ہیں میں لاؤنج سمیٹ دیتی ہوں "

اس نے سر ہلایا اور رافعہ کو بھیجا اور لاؤنج" اس نشاء کو لگاؤ ساتھ ..... تم اکیلی یہ سب کیسے کرو گی صبح سے تم بھی کام کر رہی ہو '

سمیٹنے لگی جو نشاء ارسہ سارہ نمیر زیان اور عزیر نے پھیلایا تھا نمیر زیان اور عزیر تو دوستوں میں چلے گئے تھے ارسہ سارہ اپنی

ٹیوشن نشاء اپنے روم میں

وہ آوازیں دے رہی تھی اور لاؤنج سنبھال رہی تھی کہ وہ داخل ہوا اسے دیکھا اور دیکھتا ہی رہا "نشاء ادھر آؤ ..... اتنا پھیلاوا ..... افففففف "

پورے ساڑے تین سال بعد اسے دیکھ رہا تھا وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا وہ پہلے بھی اتنی ہی خوبصورت تھی یا اب ہو گئی تھی وہ بے بی پنک کلر

کے سوٹ میں اسے بہت خوبصورت لگی

اپنی ..... مرال اس کی آمد سے بے خبر اپنے کام میں لگی ہوئی تھی جبران کی آنکھوں میں نمی اترنے لگی تھی کس کو کھو بیٹھا تھا وہ

.....زندگی کو

مرال نے کام کرتے کرتے کسی احساس کے تحت دروازے کی طرف دیکھا اور شاکڈ رہ گئی

.....وہ شاکڈ سی اسے دیکھ رہی تھی اسے لگ رہا تھا جیسے وہ کوئی خواب دیکھ رہی ہو جیسے وہ آنکھیں بند کرے گی تو وہ غائب ہو جائے گا

وہ دو قدم آگے بڑھی وہ بھی آگے آیا مرال کی آنکھیں کب بھیگنا شروع ہوئیں معلوم نہ تھا

یہ وہ شخص تھا جس کا اس نے پل پل انتظار کیا تھا جس کی اتنی نفرت کے باوجود وہ اس اس سے محبت کرنے پر مجبور

کیا وہ لوٹ آیا تھا جس کا اس نے ڈائیورس کے باوجود انتظار ..... تھی جو پتا نہیں کب سے اس کے دل کا روح کا مکین رہا تھا

.....وہ شخص زندگی سے گیا تھا دل سے نہیں ..... کیا تھا حالانکہ اب تو وہ نا محرم تھا

وہ اس کے پاس آئی اور جبران کی آنکھیں بھی نم تھیں مرال نے ہاتھ اس کے گال پہ رکھا جیسے اس کی موجودگی کا یقین کرنا چاہ

رہی ہو

.....اتنی زیادتیوں کے باوجود ..... کیا اب بھی..... کیا وہ اب بھی اس سے اتنی محبت کرتی تھی

اس نے اس کا لمس اپنے گال پہ محسوس کیا ایک ٹھنڈک سی دل میں اتری

جبران نے پکارا مرال ہوش میں آئی اور ایک دم پیچھے ہوئی "مرال "

وہ بول ہی رہا تھا کہ نشاء آ گئی بھائی کو اتنے سال بعد دیکھ کے اس کی حالت بھی مرال سے جدا "میں ..... مرال میں "

نہ تھی جبران نے اسے دیکھا

وہ بولنے ہی لگا تھا کہ نشاء بھاگی اور رافعہ کے کمرے میں چلی گئی "..... گڑیا میں "

وہ بولنے ہی لگا تھا کہ مرال بھی وہاں سے چلی گئی "مرال "

نشاء کے ساتھ رافعہ باہر آئیں

وہ ان کی طرف بڑھا رافعہ نے کھینچ کے ایک تھپڑ اس کے منہ پہ مارا "ماما میں آگیا .....ماما "

کیوں اپنی منحوس شکل لے کر آئے .....کاش یہ تھپڑ میں نے تمہیں بہت پہلے مارا ہوتا جبران تو آج یہ سب نہ ہوتا "

"ہو کیا دیکھنے آئے ہو تم

وہ غصے سے بولیں ".....ہمیں تمہاری کوئی ضرورت نہیں ہے .....جہاں سے آئے ہو وہیں چلے جاؤ "

".....میں جانے کے لیے نہیں آیا میں .. نہیں ماما میں "

شور کی آواز سن کے اسمہ بھی آگئیں "ہم سب زندہ ہیں اور تمہارے بغیر خوش بھی اب چلے جاؤ .....دیکھ لیا تم نے ہمیں "

وہ ان کے پاس چلا آیا انہوں نے بھی رخ پھیر لیا ".....چاچی پلیز معاف کر دیں چاچی مجھے .....چاچی "

"میری بچی کی پوری زندگی تباہ کر دی تم نے اب معافی مانگنے آئے ہو جاؤ چلے جاؤ یہاں سے .....کیوں آئے ہو "

"میں .....میں ٹھیک کر دوں گا سب "

"کیا کرو گے بتاؤ کیا کرو گے تم طلاق کے بعد اور اب کیا کرو گے "

انہوں نے اسے دھکہ دیا پر وہ ایک مضبوط آدمی تھا وہ ایک انچ نہ ہلا "جاؤ چلے جاؤ "

وہ خود بھی بہت رو رہا تھا حد سے زیادہ شرمندہ تھا

بہت بڑی غلطی کر چکا تھا وہ دل پی ایک بوجھ سا تھا جو ئی اسے معاف نہ کر رہا تھا وہ رو رہا تھا گڑ گڑا رہا تھا

؟؟.....کیا اس کی غلطی ناقابلِ معافی تھی

وہ پچھتا رہا تھا اپنے کیے پر .....وہ کفارہ ادا کرنا چاہتا تھا اپنی غلطی کا .....ہاں تھی

.اتنے میں سب مرد حضرات بھی چلے آئے جبران کو یوں رافعہ اسمہ کے قدموں میں گرا روتا دیکھ کر سب شاکڈ تھے

#16_نمبر_قسط

ابتہاج صاحب آگے آئے اور اس کا گریبان پکڑا "....تم"

انہوں نے ایک تھپڑ اسے کھینچ مارا "...بابا"

".....دفع ہو جاؤ وہیں جہاں سے آئے ہو ..... خبردار جو تم نے اپنی گندی زبان سے میرا نام لیا ..... خبردار "

وہ ان کے قدموں میں بیٹھ گیا"....بابا میں شرمندہ ہوں میں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے "

وہ ان کے سامنے ہاتھ ".....چاچو معاف کر دیں مجھے میں آپ لوگوں کا گنہگار ہوں "وہ وہاج کی طرف بڑھا ".....چاچو آپ "

"چاچو بابا کو کہیں نا مجھ سے بات کر لیں " جوڑ کے کھڑا تھا

پر اب اس کی کوئی سننے والا نہیں تھا .....وہ بے تحاشا رو رہا تھا معافیاں مانگ رہا تھا گڑگڑا رہا تھا ".....معاف کر دیں "

بابا وہاج نے بھی منہ موڑ لیا تھا

رافعہ روتے ہوئے بولیں "سمجھو ہم مر گئے تمہارے لیے ..... جاؤ خدارا چلے جاؤ .....جبران چلے جاؤ "

ایک موقع ..... تم بولو نا پلیز کہ مجھے معاف کر دیں میں آئندہ کبھی کسی کو شکایت کا موقع نہیں دوں گا ..... نمیر زیان نشاء تم "

وہ گھٹنوں کے بل بیٹھا ہاتھ جوڑے معافیاں مانگ رہا تھا گڑگڑا رہا تھا "ایک موقع ..... پلیز

ابتہاج بولے "ورنہ دھکے مار کے باہر نکال دوں گا ..... بہت بول لیا تم نے اور بہت سن لی ہم نے اب دفع ہو جاؤ "

وہ پھر اٹھ کے وہاج کے پاس آیا "چاچو معاف کر دیں چاچو "

وہاج بولے "تمہاری اس گھر میں کوئی جگہ نہیں ہے ..... جبران چلے جاؤ "

"..... چاچو "

ابتہاج آگے بڑھے اور اس کو بازو سے زور سختی سے پکڑ کے اٹھایا اور کھینچتے ہوئے گیٹ تک لے کر گئے اور باہر دھکہ "یہ ایسے نہیں مانے گا "

دے کے دروازہ بند کر دیا

اسے روکنا چاہتی تھی پر وہ اب کچھ ..... مرال نے اپنے کمرے کی کھڑکی سے سب دیکھا وہ رو رہی تھی سب کو روکنا چاہتی تھی

نہیں کر سکتی تھی سوائے رونے کے

بابا نے پوچھا "جبران کہاں ہے بیٹا شام میں بھی نظر نہیں آیا اور اب ڈنر پہ بھی نہیں ہے "

"بابا میں بھی کب سے اس کے سیل پہ کال کر رہا ہوں اٹھا ہی نہیں رہا ہے "

ماما بولی "بچہ نہیں ہے حیدر وہ جو آپ اتنی فکر کر رہے ہیں بہت سالوں بعد پاکستان آیا ہے دوستوں میں چلا گیا ہو گا "

وہ پرسوچ انداز میں بولے "ہمم ہو سکتا ہے "

اس نے سر ہلایا اور کھانا کھانے لگا پر پتا نہیں کیوں سے کچھ گڑبڑ لگ "احتشام تم بھی پریشان نہ ہو کھانا کھا لو آجائے گا وہ "

رہی تھی اس نے ماما بابا کو نہیں بتایا تھا کہ وہ اپنے گھر گیا ہے اور وہ باہر کیوں رہ رہا تھا اتنے سال

جبران وہیں کھڑا دروازہ کھٹکھٹا تا رہا پر کسی نے نہیں کھولا وہ مایوس ہو کے پلٹ گیا بہت دیر تک سڑکوں پہ گاڑیاں دوڑاتا رہا

کیا اس کا گناہ اتنا ناقابلِ معافی ہو گیا تھا کہ لوٹ کر آنے کی ساری راہیں مسدود ہو گئی تھیں

جب اللہ معاف کر دیتا .....خطائیں تو سب سے ہوتی رہتی ہیں.....پر انسان تو خطا کا پتلا ہے نا .....ہاں اس نے کی تھی غلطی

وہ مانتا ہے اس سے گناہ ہوا تھا اس کو یقین تھا اللہ اسے معاف کر دے گا اور اسے .....ہے تو انسان کیوں نہیں معاف کرتے

یہ بھی یقین تھا کہ اس کے گھر والے بھی اس سے راضی ہو جائیں گے

اس کے دل میں جو بوجھ تھا وہ دوگنا ہو گیا تھا اس نے سب کا دل دکھایا تھا

دیکھا جائے تو اپنی طرف سے اس کی سوچ غلط نہ تھی ہر ایک کو اپنی مرضی سے زندگی گزارنے اور اپنا آئیڈیل بنانے کا حق

ہے وہ بھی اسی آئیڈیلزم کے پیچھے بھاگ رہا تھا

ہاں اس کا طریقہ کار غلط تھا مرال کے ساتھ اپنے گھر والوں کے ساتھ اپنے ساتھ اس نے غلط کیا تھا مرال کے

ساتھ تو اس نے بے حد غلط کیا اسے پل پل اذیت دی پل پل تکلیف دی لیکن وہ پھر بھی کچھ نہ بولی اس کی بیماری میں

......اس کی دیکھ بھال کی اس کا خیال رکھا اسے پیار دیا مان دیا عزت دی پر اس نے کیا کیا

لیکن اب وہ کچھ غلط نہیں کرنا چاہتا تھا وہ مرال سے بے حد و بے حساب محبت کرنے لگا تھا اتنی کہ کب مرال کی

.....محبت اس کی رگوں میں خون بن دوڑنے لگی اسے پتا ہی نہ چلا اور جب پتا لگا تو بہت دیر ہو گئی تھی

جبران نے اپنے گال کو ہاتھ سے چھوا .....اس کے ہاتھوں کا لمس ..... آج بھی تو کتنی محبت تھی اس کی آنکھوں میں

گاڑی ایک سائڈ پہ روک دی گھٹن بڑھتی جا رہی تھی وہ گاڑی سے نکلا اور کھلی ہوا میں سانس لینے لگا پر گھٹن تھی کہ کم ہونے کا

نام ہی نہیں لے رہی تھی وہ بے بس تھا

گیارہ بجے کے قریب جبران گھر میں داخل ہوا اپنے کمرے میں آیا ہی تھا کہ احتشام چلا آیا

احتشام پریشانی سے بولا وہ خاموشی سے بیڈ "گیارہ بج رہے ہیں میں تمہارا کب سے ویٹ کر رہا تھا ..... کہاں تھے تم جبران "

پہ بیٹھ گیا

"سب ٹھیک تو ہے نا؟؟؟ .....جبران کیا ہوا "

وہ بہت دیر تک کچھ نہ بولا تو اس نے اس کا کندھا ہلایا اور جبران اس کے گلے لگ کے بے تحاشا رونے "جبران "

لگا

"بی اسٹرونگ یار .....جبران کیا ہوا ہے .....جبران "

مجھے ایسا لگتا ہے جیسے میں مر رہا ..... میں .....بابا میری شکل دیکھنا نہیں چاہتے کوئی مجھے دیکھنا نہیں چاہتا احتشام "

وہ اٹھا " مجھے جانا ہے اپنے گھر ..... میں مجھے .....ہوں احتشام

اس نے اس کا ہاتھ پکڑ کے روکا "پاگل ہو گئے ہو ہمت کرو .....جبران ہوش کرو ....جبران "

وہ اب بھی مجھے چاہتی ہے میں نے اس کی آنکھوں .....وہ اب بھی مجھ سے محبت کرتی ہے .....وہ میرے سامنے تھی احتشام "

"..... میں دیکھا ہے وہ خوش تھی میرے آنے سے احتشام وہ

وہ روتے روتے مسکرایا وہ کسی بچے کی طرح بی ہیو کر رہا تھا

احتشام اسے سمجھانے لگا "بتاؤ .....اگر وہ تم سے پیار کرتی ہے تو ہمت کیوں ہار رہے ہو کیوں اس طرح رو رہے ہو "

شکر کرو اس پاک ذات کا جبران کہ .....جب تمہیں یہ تسلی ہے کہ وہ تم سے محبت کرتی ہے تو پھر یہ مایوسی کیوں "

تمہاری نفرت کے باوجود بھی وہ تم سے محبت کرتی تھی تم چلے گئے تب بھی تم سے محبت کی اس نے اور اب جب تم آ گئے ہو

"تب بھی وہ تم سے ہی محبت کرتی ہے

تمہیں پتا ہے صرف سچے دل سے کیا گیا کام ہی دل پہ جمی ..... جبران ہمت نہ ہارو ایک بار نہیں بار بار جاؤ انہیں مناؤ "

جبران نے سر ہلایا "..... برف کو پگھلا سکتا ہے

" مجھے یقین ہے میرے اللہ پر جس نے مجھے واپسی کا رستہ دکھایا ہے وہ ہی دل کا رستہ بھی دکھائے گا ..... ٹھیک کہہ رہے ہو تم "

"..... احتشام میں کل پھر جاؤ گا گھر "

وہ کہہ کر اٹھ گیا وہ دل سے جبران کے لیے دعا گو تھا "اب چلو آرام کرو تم ..... ہاں میرے بھائی تو جانا ضرور جانا "

میری اکلوتی اولاد سیکنڈ ہینڈ یوز نہیں کرے ..... مجھے نہیں پسند یہ رشتہ ..... حیدر ابھی بھی وقت ہے نا کر دیں اس رشتے کو "

حیدر صاحب سونے کے لیے لیٹے تو ضوباریہ بولیں "اور لوگ کیا کہیں گے ..... گی مجھے یہ گوارا نہیں اور

اور لوگوں کی بات تو چھوڑ ہی دو ..... اوہ پلیز ضوباریہ تمہیں اپنی اولاد کی خوشی دیکھنی چاہیے زندگی اس نے گزارنی ہے ہم نے نہیں "

"لوگ دو چار دن بولیں گے اور خاموش ہو جائیں گے

اچھا خاصا مسز بجوہ نے اپنی ..... آپ کے لیے کہنا آسان ہے آپ تو آفس چلے جائیں گے سب کو فیس تو مجھے ہی کرنا ہو گا "

"بیٹی کا پرپوزل دیا تھا

اور رہی آفس کی بات تو میں اگر آفس چلا جاتا ہوں تو تم .....کیوں تم کیوں فیس کرو گی احتشام ہے ناسب کو فیس کرنے کے لیے "

اور اگر انہوں نے رشتہ دیا تھا تو ایکسیپٹ اور ریجیکٹ کرنا ہمارا مسئلہ ..... بھی تو گھر میں نہیں ہوتیں تمہاری اپنی سوشل ایکٹیویٹیز ہیں

"ہے نہیں کیا ریجیکٹ ہماری مرضی

.وہ کروٹ بدل کے لیٹ گئیں جو کرنا ہے انہوں نے ہی کرنا ہے "چھوڑیں آپ باپ بیٹا تو پاگل ہو گئے ہیں "

خان_بینا_از

.....جبران دو تین دن سے لگاتار آ تا رہا اور گھر سے نکالا جاتا رہا مرال کو بے حد تکلیف ہوتی اسے اس حالت میں دیکھ کر

آج بھی جب ابتہاج صاحب نے اسے بہت کچھ سنا کے دروازے سے واپس بھیجا تو مرال سے برداشت نہ ہوا اور اس نے

بابا سے بات کرنے کا سوچا رات کے کھانے کے بعد وہ اسٹڈی روم میں آئی ابتہاج صاحب ایک کتاب کی ورق گردانی کر رہی

تھے

بابا نے نظر اٹھا کے دیکھا "بابا آپ بزی ہیں؟؟؟ "

انہوں نے کتاب بند کر کے سائڈ پہ رکھی اور اس کی طرف متوجہ ہوئے "ارے آؤ بیٹا کیا بات ہے "

وہ رکی ".....بڑے بابا یہ بات میں نے بابا سے بھی کی ہے وہ بھی ایگری ہیں کہ "

".جی بیٹا آپ کہیں "

وہ بولی بابا نے ایک گہری سانس لی "آپ جبران کو معاف کر دیں .....بابا آپ "

"وجہ پوچھ سکتا ہوں ؟؟؟ "

وہ بولنے لگی تو بابا بولے ".....بابا وہ اس گھر کے بڑے بیٹے ہیں آپ "

اگر تم نے وہاج سے بات کر لی ہے اور وہ ایگری ہے ..... میں کسی جبران کو نہیں جانتا .....اس گھر کی بڑی بیٹی تم ہو میرو "

"جبران کو واپس لانے کے لیے تو میں ایگری نہیں ہوں اس کی غلطی ناقابلِ معافی ہے

"پلیز بابا ان کی غلطی معاف بھی تو ہو سکتی ہے "

اس نے آپ کی زندگی برباد کر دی اس سب معاملے میں سب سے زیادہ نقصان آپ کا ..... یہ آپ کہہ رہی ہو بیٹا "

"ہوا اور تب بھی آپ اسے معاف کرنے کا کہہ رہی ہیں

بابا خاموش ہو گئے ".....اگر میں یہ کہوں کہ میں انہیں معاف کر چکی ہوں تو "

اس نے ہاتھ جوڑ دیے بابا نے اس کے ہاتھ تھا میں اور اس کا ماتھا "پلیز اب کے وہ آئیں تو واپس نہ بھیجیے گا .....بابا پلیز "

چوما

بابا نے کہا تو وہ نم آنکھوں سے مسکرائی "جیسا آپ کہیں بیٹے "

"تھینک یو بابا "

رات کو مرال سونے کے لیے لیٹی تو جبران کے بارے میں سوچنے لگی اس نے بابا سے بات کرلی تھی سب کو ایگری کرلیا تھا

وہ کیسے اس کے سامنے جائے گی جسے دیکھتے ہی وہ بے خود ہوجاتی ہے جس کے سامنے وہ اپنی محبت پہ پردہ نہیں ڈال سکتی .....پر

اور اگر محبت چھپانا چاہے بھی تب بھی نہیں کر سکتی وہ کیا کرے ؟؟

مجھے ..... نہیں نہیں ..... میں ایسا نہیں کر سکتی کچھ دنوں میں میری شادی ہوجائے گی اور اگر تب یہ ہوا تو ..... نہیں "

"سب سے پہلے مجھے اسے اس کی یادوں کو بھلانا ہوگا .....اسے خود سے دور کرنا ہوگا یہ میرے لیے بھی اچھا ہے اور اس کے لیے بھی

وہ سوچ چکی تھی.

وہ آج اپنے آفس آیا تھا پورے چار سال بعد سب کچھ بدل چکا تھا وہ اپنے آفس روم کی طرف بڑھا شیشے کے دروازے سے

دیکھا آفس خالی تھا اس کے دل کی طرح وہ آگے بڑھا ہی تھا کہ اس نے دیکھا مرال ایک فائل کی اسٹڈی کرتے

کرتے مصروف سے انداز میں اس کی چیئر پہ آ کے بیٹھی

جبران کو خوشگوار سی حیرت ہوئی آفس کے حصہ جو اسے خالی اور ویران لگ رہا تھا وہ ہرا بھرا محسوس ہوا پیچ کلر کے سوٹ

میں وہ بے حد حسین لگ رہی تھی سر پہ سلیقے سے دوپٹہ لیے وہ بہت باوقار عورت لگ رہی تھی

اسے دیکھ کر جبران کو فخر سا محسوس ہوا

کیا یہ اس کی مرال تھی.....؟؟؟؟

وہ سوچ کے رہ گیا وہ دل کے ہاتھوں مجبور ہو کے آگے بڑھا

دروازہ نوک ہونے پہ مرال نے سر اٹھایا اور دیکھتی رہ گئی جبران کھڑا مسکرا رہا تھا

".....آپ "

وہ مسکرایا اور آگے بڑھا ".....ہاں میں "

".....میں بتا نہیں سکتا تمہیں میں .....بہت خوشی ہوئی تمہیں یوں دیکھ کر "

اس نے عجیب انداز میں کہا ".....مجھے کامیاب دیکھ کر "

وہ کچھ بولنے ہی لگا تھا کہ وہ بولی ".....ہاں اور "

آپ سوچ رہے ہوں گے یہ دبو سی مرال کیسے کامیاب ہو گئی جو آپ کے بقول صرف گھر کی چار دیواری میں ہی رہتی تھی جو "

مرال پہلی بار اس سے یوں بات کر رہی تھی ".....لوزر تھی جس نے پڑھ لکھ کے سب گنوا دیا تھا وہ یہاں اس سیٹ پہ کیسے

آنکھیں نم ہونے لگی تھیں

".....نہیں مرال میں "

تھینکس ٹو .....پتا ہے اس کا کریڈٹ میں آپ کو دیتی ہوں جس نے مجھے چھوڑ کے مجھے یہ بتایا کہ مجھ میں بھی کوئی ٹیلنٹ ہے "

"یو جبران

"پلیز معاف کر دو ..... مرال میں اپنے کیے پہ شرمندہ ہوں معافی چاہتا ہوں تم سے "

تب بھی نہیں جب آپ مجھے چھوڑ گئے تھے اور اب بھی ..... کبھی ہو ہی نہیں سکی .....ناراض تو کبھی تھی ہی نہیں آپ سے جبران "

جبران کی آنکھیں نم "بس دل ویران سا ہو گیا ہے اب کوئی آئے جائے مجھے فرق نہیں پڑتا..... نہیں جب آپ آ چکے ہو

ہوئیں

"میں بھی نہیں "

مرال نے دل پہ پتھر رکھ کے کہا "نہیں "

"تم تو محبت کرتی تھیں مجھ سے ؟؟؟ "

جبران کے دل میں ایک درد کی لہر اٹھی "آپ سے نہیں .....پر اپنے شوہر سے .....کرتی تھی "

"میرا شوہر مجھے چھوڑ چکا ہے اور میں اپنے شوہر کو آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ میری ڈائیورس ہو گئی ہے "

جبران خاموش ہو گیا ایک احساسِ ندامت احساسِ جرم دل میں بھر گیا تھا وہ الٹے قدموں واپس چلا

.گیا مرال اس کے جانے کے بعد پھوٹ پھوٹ کے رو دی

جبران جب دوبارہ گھر آیا تو اسے گھر میں جگہ تو دے دی گئی تھی مگر دل میں نہیں

وہ احتشام کے گھر سامان لینے گیا وہ خوش تھا اس کے لیے اتنا بھی بہت تھا کہ اسے گھر میں جگہ مل گئی ہے

اب اسے دلوں میں جگہ بنانی تھی

وہ گھر میں انٹر ہوا تو احتشام اسے پورچ میں ہی دکھ گیا وہ کہیں جا رہا تھا وہ وہیں چلا آیا

"بڑے خوش دکھ رہے ہو ..... کیا بات ہے بھائی "

وہ خوشی سے بولا "پتا ہے بابا نے مجھے واپس گھر آنے کی اجازت دے دی ہے ..... ہاں میں آج بہت بہت خوش ہوں "

"اوہ دیٹس گریٹ یار کونگریچولیشنز میرے دوست "

وہ پلٹتے ہوئے بتانے لگا "تھینک یو یار اچھا میں بس اپنا سامان لینے آیا ہوں "

"کل چلے جانا .....ابھی جا رہے ہو "

تیزی سے گھر کے اندر جانے لگا احتشام ہنس دیا وہ خوش تھا اسے خوش دیکھ "نہیں اب انتظار نہیں ہوتا میں جاتا ہوں"

کر.

وہ گھر آچکا تھا اپنے کمرے میں داخل ہوا تو پہلا خیال مرال کا آیا وہ اندر آیا اور اس جگہ آیا جہاں مرال سوتی تھی پھر ڈریسنگ کی طرف جہاں مرال تیار ہوتی تھی پھر وارڈروب کی طرف بڑھا اور اسے کھولا وہ آج بھی اسی سلیقے سے سیٹ تھی جس طرح مرال کرتی تھی بس تبدیلی یہ تھی کہ اب یہاں مرال کا سامان نہیں تھا مرال نہں تھی اور یہی تبدیلی سب سے اذیت ناک تبدیلی تھی اس نے ایک گہرا سانس لے کر خود کو کمپوز کیا اور اپنا سامان رکھنے لگا اپنا سامان

رکھنے کے بعد اس نے کمرے کا جائزہ لیا یہ تو اب بھی خالی اور بے رنگ تھا اس کی زندگی کی طرح رنگ تو مرال

کے دم سے تھے

اگلے دن اسے گھر میں ایک ہل چل سی محسوس ہوئی وہ لاؤنج میں چلا آیا

اسمہ رافعہ نشاء کچھ ڈریسز اور جیولری دیکھ رہی تھیں شاپنگ سے تو شادی کی شاپنگ لگ رہی تھی

نشاء ایک نیکلس کو اٹھا کے بولی "ماما یہ میرو پہ اچھا لگے گا نا "

رافعہ مسکرائیں ".....ہاں بہت "

وہ لوگ اسے نظر انداز کیے اپنی باتوں میں لگے تھے "چاچی کچھ کھانے کے لیے لائیں میرے لیے یا نہیں "

اسمہ کچھ بولتیں کہ جبران بولا نشاء یک دم سنجیدہ ہوئی " نشاء تم نے ابھی تک بے تکا کھانا نہیں چھوڑا موٹی چھوڑ دو اب "

اور اٹھ گئی جبران چپ ہوا سب کی ناراضگی سہنا بہت مشکل "آپ نے چھوڑ دیا یہ ہی کافی تھا میرے لیے .....ہاں نہیں چھوڑا "

وہ سب ٹھیک کر لے گا اس نے ہمت کی اور پھر اسمہ اور رافعہ سے پوچھا .....تھا اس کے لیے پر

نشاء جاتے جاتے پلٹی "؟؟؟؟.....یہ شاپنگ "

.اور کہہ کر چلی گئی جبران سکتے میں آگیا تھا "مرال کی شادی ہے اسی کی شاپنگ ہے "

اسے لگا جیسے اس نے سننے میں غلطی کی ہو اس نے پھر پوچھا

"ماما یہ کس کی شادی کی بات کر رہی ہے ؟؟؟ ..... کس کی شادی "

اور کہہ کر اٹھ گئیں اسمہ بھی چلی گئیں وہ لونج میں سن سا بیٹھا رہ گیا "سنا نہیں تم نے مرال کی شادی ہے "

اس کا دل ماننے "وہ تو مجھ سے محبت کرتی ہے تو شادی کسی اور سے کیوں کر رہی ہے ..... یہ کیسے ممکن ہے وہ تو ..... مرال کی شادی"

سے انکاری تھا وہ اٹھ کے اپنے کمرے میں آ گیا یہ ہی سوچ سوچ کے اس کا دماغ سن ہو گیا تھا کہ وہ اس سے دور چلی جائے

گی

وہ "مجھے بات کرنی چاہیے اس سے .....ایسا نہیں ہو سکتا وہ صرف میری ہے میں کیسے اس خود سے دور کر دوں .. نہیں ایسا "

سوچ کے اٹھا اور اس کے کمرے کی طرف بڑھا پھر یاد آیا کہ اس ٹائم تو وہ آفس میں ہو گی وہ واپس اپنے کمرے میں

گیا گاڑی کی چابی اٹھائی اور آفس کے لیے وہ نکلا ریش ڈرائیونگ کر رہا تھا جس کی وجہ سے اس کا دو بار ایکسیڈنٹ ہوتے ہوتے

بچا وہ آفس پہنچا تو مرال آفس روم میں نہ تھی اس نے پوچھا تو پتا چلا وہ میٹنگ روم میں ہے وہ میٹنگ روم کی

طرف بڑھا

مرال میٹنگ میں مصروف تھی آج ابتہاج اور وہاج آؤٹ آف سٹی تھے وہ ایزیلی بات کر سکتا تھا اس وقت وہ بہت

غصے میں تھا اس کا دماغ پھٹ رہا تھا دل کی حالت تو ویسے ہی غیر تھی ڈور تھوڑا سا کھولا تو دیکھا مرال میٹنگ میں

مصروف تھی گرین کلر کے ڈریس میں وہ بہت ایسٹریکٹو لگ رہی تھی اس کا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا وہ بہت

اچھے طریقے سے میٹنگ ہینڈل کر رہی تھی وہ اسے دیکھنے لگا اس کی اس خوبی سے تو وہ ناواقف تھا وہ اس کی ہر ہر ادا پہ فدا ہو رہا تھا اس کے بولنے کا انداز اس کے دیکھنے کا انداز اس کی پلکیں جھکانے اٹھانے کا انداز اسے بے حد اچھا لگ رہا تھا اگر پوری زندگی مرال یونہی کھڑی رہتی تو وہ بھی ساری زندگی ایسے ہی اسے دیکھنے کے لیے کھڑا رہتا بس وہ اس کی آنکھوں کے سامنے رہتی بس اسے اور کچھ نہیں چاہیے تھا

مرال کی نظر اچانک اس پہ گئی وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا وہ ایک پل کے لیے رکی پھر نگاہوں کا زاویہ موڑ کے دوبارہ شروع ہو گئی جبران اس کی اس ادا پہ مسکرایا اور ڈھیٹوں کی طرح اسے دیکھتا ہی رہا جب تک میٹنگ نہیں ہوئی وہ اسے اگنور کرتی رہی اسے پتا تھا وہ اسے ہی دیکھ رہا ہے پر وہ تب بھی نظر انداز کرتی رہی

میٹنگ ختم ہونے کے بعد جب سب روم سے نکل گئے تو مرال بھی جانے لگی تو جبران نے راستہ روک لیا وہ سائڈ سے ہو کے جانے لگی اس نے پھر راستہ روک لیا وہ ناگواری سے بولی

"پلیز مجھے راستہ دیں "

"؟؟.... نہ دوں تو "

وہ سختی سے بولی "راستہ دیں مجھے.. جبران یہ گھر نہیں ہے جو آپ اس قسم کی حرکتیں کر رہے ہیں آفس ہے "

وہ مسکرایا " اوہ یعنی گھر پہ مجھے اس قسم کی حرکتوں کی اجازت ہے "

"اب آپ کو کسی چیز کی اجازت نہیں ہے جبران سو پلیز "

وہ اس کا ہاتھ پکڑ کے اندر لے آیا وہ چیخی "چھوڑو ان سب باتوں کو بات کرنی ہے مجھے تم سے "

"ہاؤ ڈئیر یو جبران "

"کہا ہے نا بات کرنی ہے تم سے "

".....اور اگر میں نا کروں تو "

وہ بھی ضدی تھا وہ بیزاری سے رخ پھیر گئی "تو نہ کرو پر میں تو کروں گا "

"افففففف بالکل بیوی لگتی ہو ایسے روٹھتی ہوئی "

بولنے میں مرال کو بھی تکلیف ہوئی "تھی " اس نے یاد دلایا "میں آپ کی بیوی تھی..... میں آپ کی بیوی نہیں ہوں "

جبران خاموش ہوا

آنکھوں "..... میں آپ کی نہیں ہوں مجھ تک آنے میں بہت دیر کر دی آپ نے ..... میری شادی ہونے والی ہے جبران "

"میں نے آپ جیسا بننے میں ..اور " میں نمی اتری بولنا مشکل ہوا

اس نے اپنی طرف شارہ "یہ مرال آپ کو پسند آرہی ہے نا .....سب بدل گی سب .....وقت بدل چکا ہے جبران "

کب کی مر چکی مرال تو تین سال ہو گئے اسے ..... یہ مرال اندر سے کھوکھلی ہے کچھ رہا ہی نہیں اس میں " کیا

آنسو تو اترسے گالوں پہ بہہ رہے تھے جبران خاموش تھا کہتا بھی کیا کچھ تھا ہی نہیں "مرے ہوئے آپ اب آئے ہو

کہنے کو

اس نے .....اس مرال نے بہت سسک سسک کے اپنی سانسیں لیں تھیں اپنے شوہر کا پل پل انتظار کیا تھا اس نے "

"جب وہ مر گئی تھی ..... آنے میں ہی اتنی دیر کر دی اور آیا تو جب جب کوئی رشتہ باقی ہی نہیں بچا تھا

اس نے اس کے چہرے کو ہاتھوں کے بیچ "تم میری زندگی ہو مرال میری جان ..... مرال ایسے مت کہو پلیز مرال "

میں مانتا ہوں میں نے تمہیں بہت تکلیف دی اپنی موجودگی میں بھی اور غیر موجودگی میں بھی میں زالہ " میں لیا

میں کروں گا ازالہ بٹ مرال مجھے چھوڑ کے مت جاؤ مرال تم گئیں تو ٹھیک سے مر ..... کرنے کے لیے تیار ہوں مرال

وہ گڑ گڑا رہا تھا اس کے سامنے مرال نے اپنے آپ کو سنبھالا اور اس "بھی نہیں پاؤں گا مرال مجھ سے دور مت جاؤ مرال

سے دور ہوئی

وہ جانے لگی "سب ختم جبران حقیقت کو تسلیم کریں میں آپ سے بہت دور جا چکی ہوں .....کیا ازالہ کرو گے اب "

اور میری بات مانیں تو آپ بھی شادی کر لیں اور نئے سرے سے اپنی زندگی کی .....مجھ سے دور رہیں جبران .....پلیز "

"شروعات کریں

"یہ ممکن نہیں "

" سب ممکن ہے جبران "

"پھر تم کیوں نہیں "

.اور کہہ کر چلی گئی "بہت دیر ہو گئی جبران "

وہ اوندھے منہ بیڈ پہ لیٹا تھا کہ احتشام کی کال "کہاں ہو میرے دوست تم تو گم ہی ہو گئے ہو تین دن سے نظر ہی نہیں آ رہے "

آئی اس نے ریسیو کی تو وہ فوراً بولا

" طبیعت نہیں ٹھیک ..کچھ نہیں بس "

"کیا ہوا ہے جبران سب ٹھیک تو ہے "

"احتشام میں خالی ہاتھ رہ گیا میرے پاس کچھ نہیں بچا سب کھو دیا میں نے "

وہ فکر مند ہوا "جبران کیا ہوا ہے کیسی باتیں کر رہے ہو "

"وہ مجھے چھوڑ کے جا رہی ہے .. سہی کہہ رہا ہوں وہ "

"جبران جبران ریلکس سہی سے بتاؤ ہوا کیا ہے "

کیا میں نے اتنا بڑا گناہ کیا ہے کہ اللہ مجھ سے اس قدر ناراض ہو گیا ہے کہ وہ لڑکی جسے میں .. اس کی شادی ہے احتشام "

"حد سے زیادہ چاہتا ہوں وہ مجھ سے اسی قدر دور ہوتی جا رہی ہے

جبران ایسا نہیں ہے اللہ جو بھی کرے گا تمہارے حق میں بہتر کرے گا تم پریشان نہ ہو اللہ پہ بھروسہ رکھو کچھ نہیں ہو گا وہ "

وہ اسے کافی دیر تک سمجھاتا رہا تھا "انشاآللہ صرف اور صرف تمہاری ہو گی دیکھنا تم

مرال گھر آئی چہرہ ستا ہوا تھا جبران کو اس طرح دیکھ کے اس کا دل پگھل رہا تھا اسے جبران کا گڑ گڑانا یاد آ رہا تھا اس

.....کے آنسو

اسمہ روم میں آئیں تو اسے دیکھا

انہوں نے پوچھا "تمہیں کیا ہوا مرال تم روئی ہو "

"نہیں ماما "

وہ ان کے گلے لگ کے پھوٹ پھوٹ کے رودی "مجھ سے مت چھپاؤ بولو کیا ہوا ہے بیٹا بتاؤ "

"میں نہیں کر سکتی .....ماماماما مجھے یہ شادی نہیں کرنی "

شادی میں اتنے کم دن رہ گئے ہیں اور تم ایسی باتیں" انہوں نے اسے خود سے الگ کیا "مرال ہوش میں تو ہو کیا کہہ رہی ہو "

"کر رہی ہو جانتی ہوں میں یہ سب جبران کی وجہ سے ہے نا

"ماما میرا دل نہیں مان رہا کیا کروں میں "

.اور کہہ کر چلی گئیں وہ بہت دیر تک بیٹھ کے روتی رہی " تو دل کو مناؤ مرال یہ شادی ہر حال میں ہو گی سمجھی تم "

رات کے کھانے کے بعد وہ باہر لان میں آگئی دو تین دن رہ گئے تھے اس کی شادی میں

اس کا دل خالی خالی سا تھا جیسے اب کوئی احساسات ہی نہ بچے ہوں

اچانک گیٹ کھلنے پہ اس نے گردن موڑ کے دیکھا جبران گاڑی لے کے اندر داخل ہوا مرال کی دھڑکن یک دم تیز

وہ اس کو یک ٹک تکے جا رہی تھی اس نے بھی ..... ہوئی کیا وہ اب بھی اس کے لیے اتنا ہی اہم تھا جیسے پہلے ہوا کرتا تھا

مرال کو دیکھا اور وہیں چلا آیا وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی

وہ شرارت سے بولا مرال نے اس کی آنکھوں میں دیکھا جہاں شرارت "ایسے کیا دیکھ رہی ہو قتل کرنے کا ارادہ ہے کیا "

پہنا تھی اور وہاں سے جانے کے لیے قدم بڑھائے ہی تھے کہ جبران اس کی راہ میں حائل ہو گیا

جہاں بھی میں آؤں تم وہاں سے چلی جاتی ہو ہمیشہ مجھے یہ باور کراتی ہو کہ مجھ سے تمہارا کوئی ..... مجھ سے کیوں بھاگتی ہو تم مرال "

رشتہ نہیں نا ہی تم مجھ سے محبت کرتی ہو لیکن تمہاری آنکھیں سب کہہ دیتی ہیں تم جتنا مرضی جھٹلاؤ سچ یہ ہے کہ تم اب بھی

"مجھ سے محبت کرتی ہو

میں آپ سے بھاگتی نہیں ہوں میں آپ سے دور رہنا چاہتی ہوں اور دوسری بات میں نے آپ جو .. پہلی بات "

اس دن بھی بتایا تھا کہ میں آپ سے محبت نہیں کرتی میں محبت کرتی تھی پر صرف اپنے شوہر سے جب وہ چلا گیا تو

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا اور وہ بار بار نظریں چرا رہی تھی "محبت پھر کہاں رہ گئی

جبران نے کہا تو مرال کی جان مشکل میں آ گئی وہ سب کر سکتی تھی پر "یہ ہی بات میری آنکھوں میں دیکھ کر کہو "

جبران کی آنکھوں میں دیکھ کر اپنی محبت کا انکار کرنا بہت مشکل تھا

وہ پھر بولا "بولو مرال "

"پلیز ہٹیں جبران "

وہ بضد تھا مرال نے اس کی آنکھوں میں دیکھا جہاں "پہلے میری آنکھوں میں دیکھ کر کہو کہ مجھ سے محبت نہیں کرتیں "

محبت کا ایک جہاں آباد تھا

کوشش کی پر نہیں کہہ پائی اور جانے لگی جبران مسکرایا اور اس کا ہاتھ تھاما

ایک دن میں نے تم سے یہیں کھڑے ہو کر اپنی نفرت کا اظہار کیا تھا اور آج یہیں کھڑے ہو کر میں اپنی محبت کا "

مجھے مرال سے بے انتہا" اس نے مرال کی طرف اشارہ کیا "اقرار کرتا ہوں کہ مجھے اس لڑکی سے بے انتہا محبت ہے

مرال کی آنکھیں بھر آئیں جبران نے انگلیوں کی پوروں سے اس کے آنسو چنے "محبت ہے

وہ بھرائے ہوئے لہجے میں بولا مرال نے ذرا کی ذرا نظر اٹھائی اور اس سے دور ہوئی اور روتے "اب نہیں مرال اب نہیں "

بھاگ گئی وہ وہیں کھڑا رہ گیا

اپنے کمرے میں آکے وہ بے تحاشا روئی

کاش کہ یہ ہی محبت تم مجھ سے کرتے تو آج سب ......کاش کہ میں تم سے محبت نہ کرتی ......کاش جبران کاش "

تم مجھے اپنی محبت ...... میں چاہوں بھی تو کچھ نہیں کر سکتی جبران کچھ نہیں" وہ زور زور سے روتے ہوئے بول رہی تھی ".....ٹھیک ہوتا

..... میں اب تمہارا نصیب نہیں بن سکتی ......کی تپش سے پگھلا رہے ہو جبران پر میں پھر بھی تمہاری نہیں ہو سکتی

.وہ بہت دیر تک روتی رہی تھی "......ہماری راہیں کب کی الگ ہو چکی ہیں جبران کاش جبران کاش تم میرے ہوتے کاش

رات کے گیارہ بج رہے تھے نشاء کچن میں چائے بنانے آئی تو دیکھا جبران اپنے لیے کافی بنا رہا تھا اس کے دل کو کچھ ہوا یہ اس کا شہزادہ بھائی تھا روز سارہ یا ارسہ اسے کافی بنا کے دیتے تھے اور اب وہ جب سے آیا تھا خود ہی کافی بنا تا تھا جبران نے اسے دیکھا

اس کے اس طرح بولنے سے اس کا دل پگھلا کتنے دن ہو گئے تھے اس نے اپنے بھائی کے منہ سے "کیا ہوا نشو سوئی نہیں گڑیا" یہ لفظ نہ سنا تھا تو یہ عام سا جملہ پر اس کی تاثیر بہت گہری تھی

جبران نے سر ہلایا اور اس کو جگہ دی "لائیں میں بنا دوں"

وہ کافی بنانے لگی ".....ہاں آج تم بنا دو بہت وقت ہو گیا تمہارے ہاتھ کی کافی نہیں پی"

وہ بولا تو نشاء نے اس کی طرف دیکھا "پتا ہے میں تمہاری کافی کو بہت مس کرتا تھا"

"کیوں آپ کی وائف آپ کو کافی نہیں دیتی تھیں"

"وائف کو تو یہاں چھوڑ گیا تھا میں ..... کون سی وائف"

"میں مرال کی نہیں آپ کی وائف کی بات کر رہی ہوں"

نشاء خاموش ہو گئی "جس کا مجھے اچھا سبق بھی مل گیا .....وہ محض میری ایک غلطی تھی نشو"

وہ خاموش رہی "ناراض ہو گڑیا"

وہ بولا "معاف نہیں کروگی "

وہ پھر بھی نہ بولی "کان پکڑوں "

جبران کے ایسا کہنے پہ نشاء نے بھائی کو تڑپ کے اس کے بندھے ہاتھوں کو دیکھا "ہاتھ جوڑوں تو معاف کردو گی "

نشاء نے اس کے بندھے ہاتھوں کو الگ کیا اور ان پہ اپنا سر رکھا "..... نہیں بھئیوں نو "

جبران نے اسے اپنے " ..... یہ تو نہیں کہا بھائیا بس دکھ ہوا تھا بہت کہ آپ نے ہمیں بہت تکلیف دی اور کچھ نہیں "

ساتھ لگایا جبران کی آنکھیں بھی نم تھیں

"ہم نے آپ کا بہت انتظار کیا بھائی بہت پر آپ نہیں آئے "

نشاء روئے جا رہی تھی بہت سارونے کے بعد جبران نے اس "سوری گڑیا میں نے اتنی تکلیف دی تم لوگوں کو معاف کردو "

سے پوچھا

جبران نے پوچھا نشاء نم آنکھوں سے مسکرائی "ناراض تو نہیں ہو نا مجھ سے "

" ..... نہیں ہوں "

وہ بھی مسکرا دیا "تھینک یو گڑیا "

وہ پھر سے کافی بنانے لگی اور جبران سے باتیں کرنے لگی جبران بہت خوش تھا کہ اس کی بہن "دیکھیں کافی تو میں بھول ہی گئی "

اس سے راضی ہو گئی تھی.

گلے دن احتشام والوں کے گھر سے فون آیا تھا وہ لوگ آج مرال کا شادی کا جوڑا لے کر آرہے تھے جبران تو سنتے ہی گھر سے باہر نکل گیا تھا

.شام میں احتشام اپنی ماما کے ساتھ آیا تھا وہاج صاحب کے بہت کہنے پر وہ لوگ ڈنر کے لیے رک گئے تھے

بہت دیر تک سڑکوں پی گاڑی گھمانے کے بعد وہ گھر کی طرف لوٹا اس کا خیال تھا کہ اب تو وہ لوگ جا چکے ہوں گے وہ گھر آیا احتشام والے ڈنر کر چکے تھے چائے کا دور چل رہا تھا

جبران لاؤنج میں داخل ہوا احتشام اور اس کی ماما کو دیکھ کے یک دم چونکا احتشام بھی اسے دیکھ کر حیران ہوا ویسے تو سب مرال کے پہلے شوہر کے برے میں انہیں بتا چکے تھے پر یہ نہیں بتایا تھا کہ وہ واپس گھر آچکا ہے

سارہ تعارف کرانے کے لیے بولی

جبران سن کھڑا رہ گیا اسے لگا جیسے قیامت آگئی ہے اس کے سب "بھائی یہ مرال آپی کے ہونے والے شوہر ہیں " اس سے آگے وہ سوچ نہیں سکا تھا ......دے اچھا دوست مرال کا ہونے والا

سارہ اپنے بھئی کی حالت سے بے خبر دونوں کا ایک دوسرے سے "اور احتشام بھائی یہ ہمارے بڑے بھائی جبران ہیں " تعارف کروار ہی تھی احتشام نے نا سمجھی سے ابتہاج اور وہاج کو دیکھا

"بیٹا یہ ہی مرال کے ایکس ہزبینڈ ہیں " وہاج نے نظریں چراتے ہوئے کہا احتشام کے سر پہ جیسے پہاڑ ٹوٹا تھا.

ن

احتشام گھر آ کے اپنے روم میں آیا سر تھا کہ درد سے پھٹا جا رہا تھا یہ کیا ہو گیا تھا اس کا سب سے اچھا دوست

جبران اس کی ہونے والی بیوی کا پہلا شوہر.......

اس کے کانوں میں بار بار جبران کی تڑپتی آواز گونج رہی تھی

"وہ میری زندگی میرا سکون ہے "

"احتشام وہ شادی کر رہی ہے "

پھر مرال کی آواز آتی

"مجھے اپنے شوہر سے بہت محبت ہے "

اسے لگا وہ پاگل ہو جائے گا اس نے اپنے کانوں پہ ہاتھ رکھ لیا

یہ کیوں ہوا اور صرف اسی کے ساتھ ہی کیوں.....

اگر جبران کی جگہ کوئی بھی اس کے شوہر کی صورت میں آ جاتا تو اسے اتنا برا نہیں لگتا جتنا اب لگ رہا تھا

اس نے اپنے کمرے کی ساری چیزیں توڑ دیں پھر بھی اسے سکون نہ ملا

جبران تو اس خلع کو مانتا ہی نہیں تھا ..... مرال اس سے محبت کرتی ہے اب تو وہ کب سے کتنے دنوں سے ساتھ ہوں گے "

اور مرال وہ تو علیحدگی کے " وہ پتا نہیں کیا کیا سوچ رہا تھا " ..... تو اب بھی وہ اس کی وائف ہے .....اس کی نظر میں

بعد بھی صرف اسے ہی چاہتی تھی اسے یوں اپنے روبرو دیکھ کر وہ محبت پھر زور و شور سے امڈ آئی ہو گی اور جذبات میں پتا نہیں کتنی

اور اس سے آگے وہ سوچ ہی نہیں سکا تھا ایک گرہ سی دل میں پڑ گئی تھی تھا تو وہ بھی ایک "......بار انہوں نے اپنی حدیں پار کی ہوں گی

مرد ہی نا تو اپنی عورت کے بارے میں پزیسو کیوں نہ ہوتا

جبران ٹیرس پہ کھڑا اندر کی گھٹن کو کم کرنا چاہ رہا تھا

اس نے تو کبھی زندگی میں نہ سوچا تھا کہ ایسا ہو جائے گا

وہ نہ ہی اپنے دوست کو دکھ دے سکتا تھا اور نہ مرال کو خود سے الگ کر سکتا تھا اس کو اپنے سے جدا کرتا تو کب کا مر

احتشام بھی اس سے محبت کرتا تھا مگر وہ تو جبران کا عشق و جنون بن چکی تھی ...... جاتا

قسمت نے عجیب دوراہے پہ کھڑا کر دیا تھا انہیں وہ ایک تکون میں کھڑے تھے ایک پئیر کی شکل دینے کے لیے ان میں

سے کسی ایک کو تو نکلنا ہی تھا

"حیدر بس اب آپ میری سنیں ختم کریں یہ سب نہیں کرنی میں نے اپنے بیٹے کی شادی اس لڑکی سے "

حیدر صاحب لاؤنج میں بیٹھے ٹی وی دیکھ رہے تھے چینل "اب کیا ہو گیا ہے ضوباریہ جانے تک تو تم ٹھیک تھیں "

سرچ کرتے ہوئے بولے

اس بات پہ حیدر بھی چونکے "حیدر اس لڑکی کا ایکس ہزبینڈ آگیا ہے "

"آپ کو پتا ہے وہ کون ہے "

انہوں نے پوچھا "جون ہے؟؟؟ "

"احتزام کا دوست جبران "

"یو شیور کہ وہ وہی ہے .....واااااٹ "

" جی حیدر میں سچ کہہ رہی ہوں "

"احتشام کہاں ہے؟؟؟ "

..... میرا بچہ تو بہت ڈسٹرب ہو گیا ہے آتے ہی اپنے کمرے میں چلا گیا پلیز آپ ہی کوئی حل نکالیں حیدر "

ایک طرح سے انہوں نے حیدر کو اموشنل کرنا چاہا "آپ خود جانتے ہیں کہ جبران اپنی ایکس وائف کو بہت چاہتا ہے

تین دن بعد شادی ہے احتشام کی وہ .....ضوباریہ ان کی علیحدگی ہو چکی ہے اور اگر آ بھی گیا ہے تو وہ ہزبینڈ وائف نہیں ہیں "

انہوں نے اپنی بیگم کو سمجھایا وہ منہ بنا کے رہ گئیں انہیں وہ لڑکی اپنے ہیرے " سمجھدار ہے سمجھ جائے گا تم سمجھاؤ اسے ہمم

.جیسے بیٹے کے لیے ایک آنکھ نہ بھاتی تھی اور اب تو اور زہر لگنے لگی تھی

مرال کو آج جبران دو تین بار نظر آیا وہ جب بھی مرال کو کہیں دیکھتا فوراً اس کی طرف آتا مگر وہ رخ موڑ کے چلا گیا

مرال کو یہ چیز اندر ہی اندر بہت کھلی پر بولی کچھ نہیں ویسے بھی وہ یہ ہی تو چاہتی تھی کہ جبران اس سے دور ہو جائے اب

جب وہ دور ہو گیا تھا تو اسے برا کیوں لگ رہا تھا

اس نے دل کو بہت سمجھایا پر دل نہ مانا جب دوبار پھر ایسا ہی ہوا تو وہ خود جبران کے پاس آئی

وہ لان میں پھولوں کے پاس کھڑا کسی سوچ میں گم تھا چونک کے سے دیکھا مرال آ تو گئی تھی پر اب اسے سمجھ "جبران "

نہیں آ رہا تھا کہ کیا بولے وہ کنفیوز سی انگلیاں مروڑ رہی تھی

اور جانے لگی "نہیں .. کچھ "

اب جی بار اس نے آواز دی وہ فوراً پلٹی "مرال "

"جی "

اس کے سہی تکے پہ مرال شرمندہ ہوئی "اگنورنیس کی وجہ پوچھنے آئی ہو "

"نہیں نہیں تو .. نن "

"اچھا چلو میں بتا دیتا ہوں "

اس نے رخ پھیرا پر اصل میں وہ بھی یہی سننا چاہتی تھی "میں نے کیا کرنا جان کر میرا آپ سے کوئی واسطہ نہیں "

وہ رخ موڑے کھڑی سن رہی تھی "پتا ہے میں تم سے بے حد محبت کرتا ہوں "

مرال نے دل میں سوچا "ہاں تبھی اگنور کیا جا رہا ہے تکہ میں دھیان دوں "

"تمہیں خود سے دور نہیں کر سکتا "

مرال اپنی دھن میں سوچ رہی تھی وہ اس سے کچھ اور سننا ایکپیکٹ کر رہی تھی "ہاں پاس بلانے کے بہانے "

مرال نے "اس لیے میں اپنا راستہ الگ کرتا ہوں .....پر احتشام میرا بہت اچھا دوست ہے اور اس کی خوشی تم ہو "

چونک کر اس کی طرف دیکھا

میں جانتا ہوں یہ میرے لیے بے حد مشکل ہے پر مرال میں نے کل رات بہت سوچا اور اس نتیجے پہ پہنچا "

وہ سانس روکے سن رہی تھی وہ یہ کیا بول رہا تھا "..... کہ تم سے دور ہو جاؤں اس میں ہی بہتری ہے .....ہوں

میں نے تمہیں بہت .....وہ تمہیں بہت خوش رکھے گا جو محبت تمہیں میں نا دے سکا وہ محبت احتشام تمہیں دے گا "

مرال اسے سن رہی تھی اسے اپنا وجود بہت معمولی "..... تکلیف دی نا میں گنہگار ہوں تمہارا ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا

لگ رہا تھا

وہ تمہیں اتنا چاہے گا کہ دیکھنا ایک..... احتشام تمہیں سب کچھ دے گا مان عزت محبت وہ سب جو میں نا دے سکا "

جبران کی آنکھیں نم تھیں وہ بہت ضبط سے اس سے یہ سب "دن تم بھول جاؤ گی کہ کوئی جبران تمہاری زندگی میں آیا تھا

بول رہا تھا اور مرال بھیگی آنکھوں سے سب سن رہی تھی اس کی بات کے اختتام پہ بولی

..... کس نے کہا کہ مجھے آپ سے محبت ہے کہ میں آپ کو یاد کروں گی بھولوں گی تو تب نا جب میں آپ کو یاد کروں گی "

میں اپنی مرضی کی مالک ..... ایک اور بات آپ ہوتے کون ہیں میرے لیے فیصلہ کرنے والے آپ کو کوئی حق نہیں سمجھے

ہاں احتشام مجھے آپ سے کہیں زیادہ مان عزت محبت دے گا اور میں بھی دوں ..... ہوں یہ رشتہ میری مرضی سے ہوا ہے

.کہہ کر وہ چلی گئی جبران بھیگی آنکھوں سے اسے جاتا ہوا دیکھنے لگا "گی پتا ہے کیوں کیونکہ وہ یہ سب ڈیزرو کرتا ہے آپ نہیں

.....وہ اپنے کمرے میں آ کے بے تحاشا روئی کیا وہ اتنی بے وقعت تھی کہ اسے اتنی آسانی سے چھوڑ دیا جائے شاید ہاں

وہ رو رہی تھی کہ اس کے کندھے پہ کسی نے ہاتھ رکھا

اس نے چہرہ اوپر اٹھایا دیکھا تو نشاء تھی "میرو "

وہ فکرمندی سے بولی مرال اس کے پوچھنے پہ پھر سے رونے لگی تھی "کیا ہوا؟؟؟ کسی نے کچھ کہا ہے ..... میرو "

"مرال بتاؤ نا "

"نشاء کیا میری کوئی اہمیت نہیں ہے کیا میں کوئی معمولی شے ہوں "

"نہیں میرو ایسا کیوں کہہ رہی ہو "

"تو پھر مجھے بار بار کیوں چھوڑا جاتا ہے شاید میں ہوں ہی بدنصیب "

اب کی بار نشاء چونکی مرال کچھ نہ بولی بس روتی رہی "میرو جان کیا ہوا ہے "

نشاء نے پوچھا اور مرال کی آنکھوں میں دیکھا "کیا جبران بھائی کی بات کر رہی ہو "

پھر بھی بھائی کے بارے میں سوچ رہی ہو بھول جاؤ ..... مرال پاگل ہو گئی ہو جانتی ہو نا کہ پرسوں شادی ہے تمہاری پھر بھی "

مرال نے حیرانی سے اسے دیکھا "سب

وقت گزر چکا ہے اب کچھ نہیں ہو سکتا ہاں وہ بھائی ہے میرا پر میں پھر ..... حیران مت ہو میرو سہی کہہ رہی ہوں میں "

" بھی یہ ہی کہوں گی کہ بھائی کو بھول جاؤ اور اپنی نئی زندگی کے بارے میں سوچو

"ایسا لگتا ہے جیسے میں مر جاؤں گی ..... میں نہیں بھول سکتی .. مجھ سے نہیں ہو گا ..... نشاء میں "

دیکھو بچوں کی پہلی محبت اس کے ماں باپ ہوتے .....؟؟ نہیں نا..... ایسا نہیں کہتے میرو بھلا کسی کے لیے کوئی مرا ہے کبھی "

وہ "..... نہیں نا .....؟؟..... جب کسی کے ماں باپ مر جاتے ہیں تو کیا بچے ان کے ساتھ مر جاتے ہیں بتاؤ ... ہے نا ..... ہیں

اسے بچوں کی طرح سمجھا رہی تھی

میرو عقلمندی اسی میں ہے کہ تم اپنی آنے والی لائف کے لیے ریڈی ہو جاؤ کل کو تمہارے بچے ہو جائیں گے تو تم ان میں بزی ہو "

وقت کے ساتھ ساتھ ان یادوں پہ گرد پڑ جائے گی..... جاؤ گی تمہارے پاس وقت ہی نہیں ہو گا پاسٹ کو یاد کرنے کے لیے

"پھر کوئی یاد تمہیں تکلیف نہیں دے گی

اس کے سمجھانے سے مرال ہلکی پھلکی ہو گئی تھی

.مرال نے سر ہلایا "چلو شاباش اٹھو منہ ہاتھ دھو اور باہر آؤ ہم سب ویٹ کر رہے ہیں تمہارا "

مسز باجوہ کا فون تھا "یہ کیا مسز ضوباریہ آپ تو کہہ رہی تھیں کہ احتشام کی شادی مائرہ سے ہی ہو گی پر ایسا ہوا نہیں "

"سچ پوچھیں تو مجھے تو ذرا نہیں پسند عہ لڑکی ..... آئی نو میں نے کہا تھا پر احتشام کی ضد ہے کہ وہیں کرنی ہے شادی "

"تو آپ احتشام کو سمجھائیں "

ضوباریہ نے منہ بنا "سمجھایا تو بہت ہے میں نے پر اس کی ضد وہیں ہے کوئی سو کالڈ سی محبت ہو گئی ہے اسے اس لڑکی سے "

کے کہا

"اوہ کیا بہت خوبصورت ہے کیا وہ لڑکی"

خوبصورت ہے پر اتنی نہیں کہ اس کے پیچھے پاگل ہوا جائے خدا جنے کیا جادو کیا ہے اس لڑکی نے میرے بیٹے پہ کہ وہ پیچھے "

میں تو سوچ رہی تھی کہ اس کا ہزبینڈ دیکھ کے کل شاید وہ انکار کر دے گا پر ابھی تک تو اس نے کوئی بات نہیں کی ..... نہیں ہٹ رہا

"ہے

مسز باجوہ چونکی "؟؟.....ہزبینڈ "

واپس آچکا ہے احتشام کا دوست ہی ہے وہ بھی پاگل ہے اس لڑکی کے پیچھے پتا نہیں کون سی بلا ہے .....جی اس لڑکی کا ایکس ہزبینڈ "

"یہ کہ دو آدمیوں کو پاگل کیا ہوا ہے اس نے

مسز باجوہ نے بھی اپنی رائے دی "پھر تو بہت شاطر لڑکی ہے "

پر میں نے بھی سوچا ہوا ہے کہ اس گھر میں اسے رہنے نہیں دوں گی احتشام کو تو کل کی بات لگی ہوئی ہے لوہا گرم ہے ......بہت "

وہ مسکرائیں "ابھی وار کرنا فائدہ مند رہے گا

"ہاں ٹھیک کہا میری مائرہ تو احتشام کے انتظار میں ہے "

.انہوں نے مسز باجوہ کو تسلی دی "بے فکر رہیں میری بہو مائرہ ہی بنے گی "

جبران آج باہر کسی کام سے گیا تو وہاں اسے احتشام مل گیا احتشام نے بھی اسے دیکھا اور رخ پھیر لیا

جبران چلتا ہوا اس تک آیا

جبران نے پوچھا اس نے کوئی جواب نہیں دیا "کیسے ہو؟؟؟ "

احتشام میں بس اتنا کہنے آیا ہوں کہ میں تمہارے اور مرال کے راستے سے ہٹ رہا ہوں مجھے تم بہت عزیز ہو احتشام جو "

"کچھ ہو رہا ہے اس میں میری ہی غلطی تھی ہو سکے تو معاف کر دینا

کس بات کی معافی مانگ رہے ہو تم ہاں اس بات کی کہ اپنے گھر آ کے نا جانے کتنی بار ..... تم ہوتے کون ہو یہ کہنے والے "

".....مرال تو تم سے محبت کرتی تھی نا تو ..... مرال اور تم ساتھ میں رہے ہو نا جانے کتنی بار تم نے اپنی حدیں پار کی ہیں

جبران نے اس کا گریبان پکڑ لیا "خبردار احتشام جو تم اپنی زبان سے ایسے گندے لفظ ادا کیے "

"تم دونوں اپنی خواہشات شوق سے پوری کرو میں ہوں نا تم لوگوں کے گناہوں کی پوٹلی اٹھانے کے لیے .....سچ برداشت نہیں ہو رہا تم سے "

اس کی اس بات پہ جبران نے کھینچ کے ایک تھپڑ اس کے منہ پہ مارا بدلے میں احتشام نے بھی اسے مارا اور دونوں

میں ہاتھا پائی اسٹارٹ ہو گئی

خبردار جو مرال ..... میں جان سے مار دیتا تمہیں احتشام اگر تم میرے دوست نہ ہوتے زبان سنبھال کے بات کرو "

"کے بارے میں کچھ گھٹیا لفظ استعمال کیے

دونوں ایک دوسرے کو بری طرح پیٹ رہے تھے بڑی مشکلوں سے لوگوں نے انہیں چھڑوایا "کروں گا سو بار کروں گا کیا کر لو گے "

احتشام گھر آیا اس کے حلیے کو دیکھ کر ضوباریہ پریشانی سے بولیں

احتشام کے ہونٹوں کے پاس سے خون نکل رہا "یہ کیا حالت بنائی ہوئی ہے احتشام کدی سے لڑ کے آئے ہو یہ چوٹ کیسے لگی "

تھا وہ صوفے پہ جا کے بیٹھ گیا

وہ جو خود کو کنٹرول کر رہا تھا پھٹ پڑا "بتاؤ بھی یہ کیسے ہوا "

کبھی نہیں ...جبران آج آیا تھا میرے پاس معافی مانگنے وہ کیا سمجھتا ہے میں اس کی دی ہوئی بھیک کو کبھی اپناؤں گا "

ضوباریہ کے دل میں حد درجہ سکون ابھرا "مرال کو بھی انجام بھگتنا ہو گا

انہوں نے جان بوجھ کے شوہر کا نام لیا انہیں پتا تھا وہ "بیٹا مرال کی کیا غلطی ہے اس میں اگر اس کا شوہر آگیا تو "

بھڑک جائے گا نتیجہ یہ ہی نکلا

آپ کیسے کہہ سکتی ہیں کہ اس کی غلطی نہیں سب سے بڑی قصوروار وہ ہے جب جبران آچکا تھا گھر تو وہ مجھے بتا نہیں "

"وہ تو بیت خوش ہو گی اس کی محبت اسے مل گئی یہی تو چاہتی تھی وہ ..... سکتی تھی کہ وہ واپس آگیا ہے

"ذہن میں نہیں رہا ہو گا بیٹا "

"ہاں نہیں رہا ہو گا کیونکہ ذہن تو وہاں ہو گا نا جہاں دل ہے "

وہ اسے اکسا رہی تھیں "بیٹا تم نے ہی کہا تھا کہ تمہیں اس کے ایکس ہزبینڈ سے کوئی فرق نہیں پڑتا "

.....ہاں کہا تھا تب تک جب تک وہ یہاں نہیں تھا اور اگر اب آ ہی گیا تھا تو کیا وہ مجھے انفارم نہیں کر سکتی تھی "

سیکنڈ یہ کہ جبران جب گیا تو اسے پتا تو چلا ہو گا نا اس کی شادی کا تب بھی اس نے مجھے نہیں بتایا پتا تو ہو گا نا اسے کہ

اس لیے بتانا ضروری نہیں سمجھا تا کہ میری ناک کے نیچے وہ گھناؤنے کام انجام دے .. میری اس سے شادی ہو رہی ہے

ضوبار یہ دل ہی دل میں مسکرائیں "سکیں

اور کہہ کر چلا گیا ضوبار یہ "کبھی نہیں .....وہ کیا سمجھتی ہے میں اسے اپنا لائف پارٹنر بناؤں گا ایک بدکردار کو "

مسکرائیں

.وہ بہت خوش تھیں "ارے واہ ابھی تو انہوں نے کچھ کیا ہی نہیں تھا اور خود بخود سب ہو گیا "

جبران گھر آیا تو بہت غصے میں تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ احتشام کو جان سے مار دے

رافعہ نے اسے غصے میں دیکھا تو پوچھا "تمہیں کیا ہوا ہے اور یہ حلیہ ؟؟؟ "

وہ کمرے میں جانے لگا "جان سے مار دیتا آج میں اسے اگر اس کی جگہ کوئی اور ہوتا "

وہ بھی اس کے پیچھے آئیں "کیا ہوا ہے کس کی بات کر رہے ہو "

"احتشام کی "

وہ برہم ہوئیں "وہ اس گھر کا ہونے والا داماد ہے .. تم ہوش میں تو ہو کیا کہہ رہے ہو "

اس گھر کے ہونے والے داماد نے جو اس گھر کی بیٹی کے بارے میں بات کی ہے ناوہ سنیں گی نا تو برداشت نہیں .....داماد "

"کر پائیں گی

"کیا مطلب ؟؟؟ "

جبران نے انہیں جب بات بتائی تو کچھ دیر تک تو وہ بول ہی نا سکیں

احتشام ایسا نہیں ہے وہ بہت اچھا ہے ضرور یہ تمہاری ہی کوئی پلاننگ ہو گی مرال کے لیے آئے ہونا .. ایسا نہیں ہو سکتا جبران "

جبران نے ان کا ہاتھ تھاما اور بیڈ پہ بٹھایا اور خود گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھا "تم یہاں

ہاں میں آیا تھا مرال کے لیے پر جب میں نے یہ دیکھا کہ احتشام ..ماما اپنی اولاد پہ کیا اتنا بھی بھروسہ نہیں آپ کو "

اس نے ان کے "آپ چاہیں تو مرال سے پوچھ سکتی ہیں ماما .. مرال میں انٹرسٹڈ ہے تو میں پیچھے ہٹ گیا آپ

ہاتھوں پہ اپنا سر ٹکایا

یہ سچ ہے ماما مرال کی جدائی میرے ...اپنے کیے کی سزا مجھے مل رہی ہے ماما اور پتا نہیں کتنی سزا باقی رہ گئی ہے میری "

احتشام کی باتوں نے مجھے ڈرا سا دیا ہے .....لیے بہت تکلیف کا باعث ہو گی پر میں اسے اپنی سزا کے طور پہ تسلیم کر لوں گا ماما پر

اس "خدا کرے اب مرال کی زندگی میں کوئی دوسرا جبران نہ آئے جو اسے دکھ اور اذیت کے علاوہ اور کچھ نہ دے سکے

کی آنکھیں نم ہوئی رافعہ نے وہ نمی اپنے ہاتھوں پہ محسوس کی ماں تھی کب تک سخت رہتیں

ماما احتشام نے ڈائیریکٹ اس کے کردار پہ حملہ کیا تو مجھ سے رہا نہ گیا پلیز آپ ہی کچھ کریں کسی طرح اس کی غلط فہمی دور "

رافعہ نے اپنا ہاتھ اس کے سر پہ رکھا جبران نے "میں چاہتا ہوں مرال اب بہت خوش رہے .....کر دیں

سر اٹھایا رافعہ نے جھک کے اس کا ماتھا چوما جبران نے دل میں ٹھنڈک سی اتری جیسے دھوپ سے وہ ایک دم سایے

میں آ گیا ہو

انہوں نے بھیگی "اپنے بیٹے کا یہ روپ تو آج دیکھا ہے میں نے کہاں تھا میرا بیٹا ..کہاں چلا گیا تھا میرا بیٹا "

آنکھوں سے پوچھا

اور جب سمجھ آیا ..... بھول گیا تھا کہ میری جنت تو یہی ہے جہاں میں تھا جہاں میں ہوں .....بھٹک گیا تھا ماما "

ماما مجھے .. ایک موقع نہیں مل سکتا میں .. ماما کیا مجھے ایک ..... تب تک سب ہاتھ سے نکل چکا تھا سب کھو چکا تھا میں

اس نے ان کی آنکھوں میں دیکھا "؟... معافی نہیں مل سکتی

میں چاہتا ہوں کہ اب اس کی ..... پتا ہے ماما میں اللہ سے مرال کو نہیں مانگتا میں اب اس کی خوشی مانگتا ہوں"

" زندگی میں خوشیاں آئیں وہ اپنے ماضی کو بھول جائے

کہ مرال پاک ہے وہ ایک نیک عورت ہے کہ جسے دیکھ کے اس کی پاکیزگی کا پتا چلتا ..... آپ احتشام کو سمجھائیں نا ماما "

جبران سے زیادہ اور کون جان سکتا تھا کہ مرال کتنی پاکیزہ ہے وہ تب بھی اس کی پاکیزگی کا دعوے دار تھا جب وہ اس "ہے

کی بیوی نہیں تھی وہ تب بھی دعوے دار تھا جب وہ اس کی بیوی تھی اور تب بھی جب وہ اس کی بیوی نہیں رہی تھی

رافعہ نم آنکھوں سے مسکرائیں اور اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لیا اور پھر سے اس کا ماتھا "آپ بات کریں گی نا "

چوما کتنے سال بیت گئے تھے ان کے بیٹے کو ان سے بچھڑے ہوئے

وہ جب آفس جایا کرتا تھا تو وہ روز اس کا ماتھا چومتی تھیں اور آج چار سال بعد وہ اس کا ماتھا چوم رہی تھیں جبران نے

.پر سکون ہو کر ان کی گود میں سر رکھ لیا

جبران نے اسمہ کو یہ بات بتانے سے منع کیا تھا وہ ان کو اور دکھ نہیں دینا چاہتا تھا اس نے رافعہ کو کہا تھا کہ وہ

احتشام سے بات کر کے معاملہ ہینڈل کر لیں

رافعہ نے احتشام کو کال کی سلام دعا کے بعد وہ بولیں

وہ بات کر رہی تھیں کہ وہ "..... بیٹا تم جو جبران اور مرال کے لیے سوچ رہے ہو ویسا کچھ بھی نہیں ہے تم مرال کو تو جانتے ہو نا وہ "

ان کی بات کاٹ کے بولا

"جی جی میں جانتا ہوں مرال کتنی اچھی ہے جس نے مجھے یہ بتانا ضروری نہیں سمجھا کہ اس کا شوہر آ چکا ہے "

"بیٹا وہ بتانا بھول گئی ہو گی ورنہ وہ ایسی نہیں ہے اور جیسا تم سوچ رہے ہو ایسا بالکل نہیں ہے "

" آپ بہت بھولی ہیں آنٹی آپ کو مرال کی آنکھوں میں جبران کے لیے محبت نہیں دکھی حیرت ہے "

میں ابھی آپ لوگوں کے گھر ہی آ رہا تھا یہ بتانے کہ میں اس سے شادی نہیں کر سکتا وہ چاہے تو دوبارہ سے آپ کی بہو "

"بن سکتی ہے جبران بھی تو یہ ہی چاہتا ہے نا

نہیں نہیں بیٹا ایسا مت کرنا وہ بس تم دونوں کو خوش دیکھنا چاہتا ہے اسے جب پتا چلا کہ تم مرال کے ہونے والے شوہر "

"ہو تو وہ خود ہی پیچھے ہٹ گیا

تو یہ بتائیں جب وہ میرے بارے میں اور اس شادی کے بارے میں لاعلم تھا تب بھی کیا وہ مرال کو نہیں "

وہ کچھ دیر کو خاموش ہوئیں پھر بولیں "؟... چاہتا تھا

".....بیٹا تم جو سوچ رہے ہو غلط سوچ رہے ہو تم "

"بس آنٹی میں کچھ نہیں سننا چاہتا اب جو بھی بات ہو گی گھر پہ آ کے ہی ہو گی "

خدارا احتشام کل شادی ہے یہ غضب مت کرنا مرال کے ساتھ پہلے ہی اس کے ساتھ بہت کچھ غلط ہو چکا ہے جس کا "

".....ذمہ دار میرا بیٹا ہے

"تو اب تو وہ اپنی غلطی سدھارنا چاہتا ہے نا تُس اس میں غلط کیا ہے "

یہ ایک ماں کی التجا سمجھ لو یا کچھ بھی اس شادی ..ہاں سدھارنا چاہتا ہے پر ایسے نہیں جیسے تم سوچ رہے ہو پلیز احتشام "

وہ رو رہی تھیں پھر اسپیکر سے انہیں احتشام کی "ایک ماں کا مان رکھ لو احتشام ..سے انکار مت کرنا ورنہ سب برباد ہو جائے گا بیٹا

اور فون بند کر دیا وہ بہت دیر تک بے "ٹھیک ہے میں شادی سے انکار نہیں کروں گا رکھ لیا آپ کی بات کا مان" آواز سنائی دی

.آواز روتی رہیں مرال کے لیے دعائیں کرتی رہیں

آج مرال کی شادی تھی اس نے سوچ لیا تھا وہ سب بھلا دے گی اور احتشام کو دل سے قبول کرنے کی بھرپور کوشش کرے گی وہ

اپنا ماضی بھول جائے گی

وہ اتنے اچھے انسان کے ساتھ برا کیسے کر سکتی تھی

نکاح سادگی سے ہونا تھا نکاح سے ایک دن پہلے سب کزنز نے اس کا سادہ سا مایوں کیا تھا

وہ تیار ہو چکی تھی کچھ ہی دیر میں احتشام والوں نے آنا تھا وہ تیار ہو چکی تھی پانی پینے کے لیے وہ اپنے روم سے باہر نکلی ریڈ کلر کی فراک میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی

وہ کچن کی طرف جا رہی تھی کہ جبران سامنے سے آتا دکھائی دیا وہ کسی سے فون پہ بات کرتا مسکرا رہا تھا مرال کے دل کو کچھ ہوا پھر خود کو کمپوز کر لیا جبران کی نظر اس پہ پڑی تو پھر پلٹنا ہی بھول گئی پھر خود کو سنبھالا اور اسے دیکھ کر مسکرایا اور چلا گیا

؟؟..مرال وہیں کھڑی رہ گئی کیا وہ خوش تھا اس کی شادی سے

اگر وہ خوش تھا تو وہ کیوں نا ہوتی اسے بھی حق تھا خوش ہونے کا

جبران اپنے کمرے میں آیا اور بیڈ پہ بیٹھ گیا دل میں ایک غبار سا بھر رہا تھا اس نے اپنا سر ہاتھوں میں تھام لیا اسے یاد آیا جب اس کی شادی مرال سے ہوئی تھی تب بھی تو وہ ایسے ہی اتنی حسین لگ رہی تھی تب اس نے اس کا کتنا دل دکھایا تھا اور آج بھی وہ دلہن بنی ویسے حسین لگ رہی تھی

دل بہت بھاری بھاری ہو رہا تھا وہ اٹھ کے بالکنی میں چلا آیا تب بھی سکون نہ ملا وہ واپس کمرے میں آیا دل کا بوجھ کہیں سے تو نکلنا ہی تھا وہ وہیں بیڈ سے نیچے بیٹھ گیا اور پھوٹ پھوٹ کے رو دیا یہ کیا ہو گیا تھا اس سے.....

یہ کیا کر دیا تھا اس نے.....

اپنی زندگی کو اپنے سکون کو تباہ کر دیا تھا اس نے.....

احتشام والے آچکے تھے اور نکاح ہو رہا تھا سب کچھ بھلا کے مرال نے پیپرز پہ سائن کیے تھے وہ نہیں جانتی تھی کہ اب اس کی زندگی میں کیا ہونے والا ہے کوئی کچھ نہیں جانتا تھا.

جبران نے اس کے سائن کرتے ہاتھ کو دیکھا تو آج وہ اس سے سہی معنوں میں دور ہو ہی گئی پہلے تو اسے یہ امید تھی اسے کہ چلو ان کے درمیان کوئی رشتہ نہ سہی مگر دل کا رشتہ تو ہے نا آج وہ رشتہ بھی ختم ہو گیا تھا جبران نے دل سے اس کی آنے والی زندگی کے لیے دعا کی اور کمرے سے باہر چلا گیا جہاں احتشام اور باقی مرد حضرات بیٹھے تھے وہ احتشام کے پاس گیا وہ اس کے پاس بیٹھا اور اسے مبارک باد دی احتشام نے صرف سر ہلانے " بہت بہت مبارک ہو احتشام تمہیں " پہ اکتفا کیا

".....احتشام پلیز میں اپنے اس دن کے رویے کی تم سے معافی چاہتا ہوں پلیز مجھے معاف کر دو "

"کر دیا معاف اور کچھ "

جبران خاموش ہوا پھر بولا

احتشام مرال اب صرف تمہاری ہے میں قسم کھاتا ہوں کہ آج تک میں نے اسے چھوا تک نہیں ہے وہ پاک ہے "

.....پلیز احتشام اسے ہمیشہ خوش رکھنا ..... احتشام میں سب بھول چکا ہوں کہ میرے اور اس کے درمیان کبھی کوئی رشتہ بھی تھا

"تم دونوں خوش رہو مجھے اور کچھ نہیں چاہیے

"تو تم کیا چاہتے ہو؟؟؟ "

"میں چاہتا ہوں کہ بس تم اپنے دل کو میری اور مرال کی طرف سے صاف کرلو "

اس نے بس اتنا کہا اور خاموش ہو گیا "اوکے"

کوئی نہیں جانتا تھا کہ اس کے دماغ میں کیا چل رہا ہے

خیر سے رخصتی کا وقت بھی آپہنچا رافعہ احتشام کے پاس آئیں اور اس سے کہا

..بیٹا مرال اور جبران کے حوالے سے تمہارے دل میں جو بھی سوچ ہے اسے جھٹک دو وہ سب سچ نہیں ہے تمہارا وہم ہے "

اسے خوش رکھنا احتشام عورت کو مرد سے عزت پیار اور بھروسے کے علاوہ اور کچھ نہیں چاہیے ہوتا تم اسے یہ سب

وہ خاموش رہا رافعہ کچھ دیر اس کے بولنے کا "دو گے نا تو دیکھنا وہ صرف تمہاری ہو جائے وہ اپنے ماضی کو بھول جائے گی احتشام

ویٹ کرتی رہیں پھر چلی گئیں

احتشام کو اب کسی کا یاین نہیں تھا اسے یقین تھا تو صرف اپنی ماں کا جو اسے بہت کچھ سمجھا کے لائیں تھیں پر آج تو وہ بھی نہیں جانتی

تھیں کہ ان کا بیٹا کیا کرے گا

باہر مرال کی رخصتی ہو رہی تھی اور جبران اپنے کمرہ تاریک کیے چیئر پہ بیٹھا تھا آنسو اس کی آنکھوں سے گر رہے تھے وہ مر چکا

تھا شاید پر نہیں اس کی سانسیں تو چل رہی تھیں.....

اس نے چیئر کی پشت سے اپنا سر اٹھایا اور سر ہاتھوں میں گرا لیا

کاش ایک قتل کا حکم ہوتا تو وہ اپنے آپ کو ..... دل نے سوچا کاش ..... وہ مر کیوں نہیں گیا وہ کیوں زندہ تھا اب تک

ختم کر دیتا

اسمہ اور وہاج آج بے حد خوش تھے

" اللہ میری بیٹی کو بہت ساری خوشیاں نصیب .. اسمہ آج میرے دل کو سکون ملا ہے میری بچی کی زندگی میں خوشیاں تو آئیں

کرے " انہوں نے دل سے دعا کی اسمہ بھی مسکرائیں

" آمین "

" کہیں وہ میری بچی کے ساتھ برا سلوک نہ کریں .. وہاج مجھے احتشام کی ماں اس شادی سے خوش نہیں لگتیں "

" اللہ نہ کرے اسمہ آج اتنا اچھا دن ہے اور تم کیسی باتیں کر رہی ہو تمہارا وہم ہو گا اور اگر یہ سچ بھی ہے تو دیکھنا مرال اپنی محبت اور

خدمت سے سب کو اپنا بنا لے گی "

جی کہہ تو آپ ٹھیک رہے ہیں پر پتا نہیں کیوں دل گھبرا سا رہا ہے مراال کی شادی جب جبران سے ہوئی تھی تب دل ایسے "

"نہیں گھبرایا تھا جیسے اب گھبرا رہا ہے

پہلے بات گھر کی تھی اس لیے دل میں کوئی بھی شبہ نہیں تھا اب اس کی شادی خاندان سے باہر ہوئی ہے اور بالکل انجان "

"لوگوں میں تو اس لیے گھبراہٹ ہو رہی ہو گی

اتنے میں باہر سے شور کی آواز آئی تو وہ دونوں چونکے "جی شاید آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں "

مراال احتشام کے کمرے میں سوچوں میں گم بیٹھی تھی پھر یک گہرا سانس لیا اور خود کو ریلکس کیا اسے سب

بھلانا تھا وہ اب کسی اور کی تھی اور اس کی زندگی میں پوری ایمانداری سے شامل ہونا چاہتی تھی وہ اس سے محبت کی دعوے دار

نہ تھی لیکن اسے یقین تھا کہ احتشام کی محبت اسے پچھلی محبت بھلا دے گی

اتنے میں احتشام روم میں داخل ہوا وہ سیدھی ہو بیٹھی احتشام اس کے پاس آیا اور بولا

"کن سوچوں میں بیٹھی تھیں "

"کچھ نہیں "

مراال نے سر اٹھا کے اسے دیکھا "جبران کو یاد کر رہی تھیں "

احتشام نے اس کی آنکھوں میں دیکھا " کرتی ہو نا .. کیا جبران سے محبت نہیں کرتیں ..... غلط کہہ رہا ہوں کیا میں "

مرال شاکڈ سی اسے دیکھنے لگی کیا احتشام اسے "گھر آنے کے بعد کتنی بار وہ تمہارے قریب آیا تھا .....اچھا یہ بتاؤ "

وہ شاکڈ سی اسے دیکھ رہی تھی کیا وہ ایسا کہہ سکتا تھا " یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ " ایسا کہہ سکتا تھا

مرال اٹھ کھڑی ہوئی "حیران تو ایسے ہو رہی ہو جیسے تم لوگوں کا کوئی راز فاش ہو گیا ہو .... کیوں کیا غلط کہا ہے میں نے "

".....شرم آنی چاہیے آپ کو احتشام کس طرح کی باتیں کر رہے ہیں آپ "

"کیوں محبت نہیں کرتیں اس سے تم "

احتشام اس کی بات کاٹ کر بولا ".....احتشام میں اپنی زندگی کے ہر باب سے آپ کو آشنا کر چکی ہوں "

اس لیے نا کہ مجھے بتا دو گی تو میں تمہیں اس سے دور ہونے کو کہوں گا اور تم اس سے دور رہ .. پر اس کے لوٹنے کا نہیں بتایا تم نے "

"نہیں سکتیں اور وہ وہ بھی تب جب وہ اتنے سالوں بعد آیا ہو

مرال کی آنکھیں چھلک پڑیں احتشام ہنسا " آپ مجھ پہ بہتان لگا رہے ہیں احتشام "

یہ بہتان نہیں سچ بیان کر رہا ہوں جانتا ہوں میں جبران لتنا اتاولا تھا تم سے ملنے کو تمہیں پھر سے پانے کو اور .....بہتان "

تم بھی تو اس سے محبت کرتی ہو پتا نہیں کب سے تو کب دونوں نے اتنے سال بعد ایکدوسرے کو دیکھا ہو گا تو کتنی بار ..... تم

" صبر کا دامن چھوٹا ہو گا

شرم آنی چاہیے آپ اپنی بیوی پہ اس .....ایسا نہیں ہے احتشام آپ جانتے ہیں ہماری ڈائیورس کو ایک سال ہو چکا ہے "

"طرح کے الزام لگا رہے ہیں

" میں نہیں مانتا"

وہ پلٹنے لگی کہ احتشام اس کا بازو پکڑ کے روکا "تو نہ مانیں یہ آپ کی غلط فہمی ہے آپ کی سوچ کا ہے "

"پچھتا رہی ہو کیا اب ؟ "

مرال نے سختی سے کہا "ہاں "

نہ وہ یہاں کی رہتی ہیں نا وہاں کی پتا ہے ان کے ساتھ کیا ہوتا .....ہاں جو عورتیں اپنے نفس پہ قابو نہیں پاتیں نا وہ یوں ہی پچھتاتی ہیں "

ہے چلو اب تمہیں ہی دیکھ لو اپنے شوہر کے آنے پہ تم نے اپنے نفس کو نا سنبھالا تو دیکھو جبران کا بھی جب تم سے دل بھرا تو اس

احتشام نے جیب سے ایک کاغذ نکالا اور پین سے اس پہ پین سے ".....نے تمہیں چھوڑ دیا اور جب تم شادی ہو کے یہاں آئیں تو

سائن کیے اور اس کے ہاتھ میں تھمایا اور اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا

مرال نے اپنے کانوں سے اسکے جملے "میں احتشام حیدر اپنے پورے ہوش و ہواس میں اپنی بیوی مرال کو طلاق دیتا ہوں "

سنے ایسا لگا جیسے جسم سے روح نکل گئی ہو وہ سکتہ زدہ سی اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی اس کی زندگی میں دو مرد آئے تھے اور ان دونوں

نے اسے سنوارنے کے بجائے بکھیرا تھا بنا کسی غلطی کے کیا آدم کے بیٹے اتنے سنگدل ہیں کہ حوا کی بیٹی کو روندتے ہوئے انہیں ذرا

رحم نہیں آتا احتشام نے جھٹکے سے اس کا بازو چھوڑا

یہ طلاق کے پیپرز ہیں سائن کر دیے ہیں میں نے تم لوگوں نے کیا سوچا تھا کہ جبران کا پھینکا ..اب چلی جاؤ یہاں سے "

"ہوا احتشام کبھی اٹھائے گا

مـــرال ابھی بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی جیسے یقین کرنا چاہ رہی ہو کہ یہ سچ بھی ہے یا نہیں

.....اسے لگا کہ ہاں اب تو وہ مـــر ہی جائے گی زندہ رہنے کو بچا ہی کیا ہے اب

مـــرال سس کی بات سن کے ہوش میں "کیوں کھڑی ہو جاؤ یہ بناؤ سنگھار آج کی رات جبران کے لیے رکھ لو جاؤ "

آئی وہ اب بھی اس پہ بے بنیاد الزامات کی بوچھاڑ کر رہا تھا وہ یہ سب کیسے سن سکتی تھی وہ اس کے پاس آئی اور پھر

ایک کھینچ کے تھپڑ اس کے منہ پہ جڑا

آئندہ کسی لڑکی کے اوپر الزام لگانے سے پہلے کبھی یہ سوچ لینا کہ جب تمہاری اولاد پہ کوئی اتنے واہیات اور گھٹیا الزام لگائے گا تو تم "

وہ بھیگی آنکھوں سے مگر سختی سے بولی وہ چار سال پہلے کی مـــرال نہیں تھی "پہ کیا بیتے گی

تم تو مجھ سے محبت کے......گھٹیا لوگوں کو سب گھٹیا ہی نظر آتے ہیں ..... میں کل بھی پاک تھی میں آج بھی پاک ہوں "

.....دعوے دار تھے نا جہاں اعتبار کی بات آئی وہیں محبت بھی ختم

ایک نے بھروسہ کیا پر محبت اور عزت نہ دے سکا مگر .....ہاں کرتی تھی میں اس سے محبت اور اب بھی کرتی ہوں

اس کی ایک اچھی بات بتاؤں جب میں وہ میرا محرم تھا تب بھی اس نے مجھ پہ شک نہیں کیا وہ مجھے ٹھکراتا

اور دوسرا مرد میری زندگی میں تم آئے تم نے مجھ سے ..... چاہتا تھا پر جھوٹ کے طور پہ بھی اس نے اس لفظ کو ناچنا

اور کٹھ بھی نہیں پر پتا ہے یہاں سے جسنے کے بعد نہ میں اس آدمی کے پاس جاؤں .....صرف محبت ..صرف محبت کی

اور کہہ کر چلی گئی "گی نا تمہارے پاس آؤں گی کیونکہ تم دونوں مردوں نے مجھے بہت بے دردی سے توڑا ہے

شور کی آواز سن کے وہ دونوں باہر آئے تو دونوں کے قدموں کے نیچے سے زمین ہی نکل گئی مرال دلہن بنی کھڑی تھی اور رافعہ اور نشاء

مسلسل اس سے پوچھ رہی تھیں مگر وہ کوئی جواب نہیں دے رہی تھی شور کی اسمہ اس کے پاس آئیں اور اسے گلے لگایا

وہ "....وہاں ہونا چاہیے تھا تم یہاں کیوں ..یہاں کیوں ہے بیٹا تمہیں تو وہاں .. مرال میرا بچہ مرال یہاں .. مرال "

.....اس کا چہرہ تھام کے پوچھ ہی تھیں پر جواب ندارد

اتنے میں جبران اور نمیر بھی آگئے دونوں ہی مرال کو دیکھ کے شاکڈ رہ گئے

نشاء نے روتے ہوئے پوچھا نمیر آگے بڑھا "بتاؤ نا میرو ... میرو "

مرال کے ہاتھ سے ایک کاغذ گرا سب چونکے نمیر نے کاغذ اٹھا کے دیکھا اور سکتے میں آگیا "آپی .. آپی کچھ تو بولو "

اسمہ نے روتے ہوئے پوچھا وہ خاموش تھا جبران نے اس سے کاغذ چھینا اور دیکھا "کیا لکھا ہے اس میں نمیر "

اس کی حالت بھی نمیر سے جدا نہ تھی اس نے سر اٹھا کے ابتہاج اور وہاج کو اور پھر باقی خواتین کو دیکھا وہ اسے ہی دیکھ رہے

تھے

سب سکتے میں آگئے ".....طلاق.. کو .. مرال "

اسمہ اور رافعہ زور زور سے رونے لگی ایک دم وہاج دل میں ہونے والے درد سے یک دم نیچے گرے "برباد ہو گئی ..ہائے میری بچی "

.سب ان کی طرف بھاگے

24

وہاج صاحب کے انتقال کو آج تین دن ہو چکے تھے اور مرال وہ تو اس دن سے ہی خاموش تھی بولی تھی تو بس ایک بار ہوسپٹل

..... میں اپنے بابا کے سامنے اور بس

سب نے اس کو کچھ بلوانے کی رلانے کی بہت کوشش کی مگر وہ نہ روئی نا کچھ بولی وہ تین دن سے ایک زندہ لاش کی طرح پڑی تھی

رافعہ اس کے پاس آئیں وہ چپ چاپ لیٹی دور خلاؤں میں دیکھ رہی تھی

انہوں نے اسے پیار کیا مرال نے آنکھیں جھپکیں "مرال جان اٹھو میری بیٹی " انہوں نے اسے گلے لگایا ".....مرال بچے "

آنسوؤں کا ایک ریلہ اس کی آنکھوں سے بہنے لگا وہ اٹھی

وہ ٹوٹے "بابا .... اکیلی.. میں اکیلی.. بابا مم .. بابا واپس آجائیں .. بابا میں .. بابا آجائیں.. میں مر گئی با .. بابا مم .. بابا "

"بابا .. ایک بار .. مجھے سنبھال لیں نا .. مجھے .. سمیٹ لیں نا واپس آجائیں .. بابا " چھوٹے لفظوں میں نے بابا کو بلا رہی تھی چیخ رہی تھی

رافعہ اور اسمہ اسے دیکھ کے رو رہی تھیں اسمہ نے آگے بڑھ کے اسے گلے لگایا

ایک بار .. بابا کو بول دیں نا کہ ایک .. ماما .. ہو گیا اندھیرا .. دیکھیں ہو .....ماما بابا کہتے تھے نا کہ ان کے بعد اندھیرا ہے ہاں .. ماما "

"آجائیں

ماما اسے چپ کروا رہی تھی مگر اس کے آنسو تھے کہ رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے "..... میری بچی بس "

دن یوں ہی گزر رہے تھے زندگی کا تو کام ہے چلنا اور وہ چل رہی تھی مگر وہ رک گئی تھی وہ بہت کم بولنے لگی تھی نا زیادہ بولتی نا کسی سے زیادہ بات کرتی

ابتہاج صاحب کے کہنے پر اس نے آفس پھر سے جوائن کر لیا تھا

چھ ماہ ہو گئے تھے وہاج صاحب کو گزرے ہوئے

اس دوران نشاء کا بھی سادگی سے نمیر سے نکاح کر دیا گیا تھا کیونکہ اسمہ کو ہمیشہ سے نمیر کے لیے نشاء پسند تھی اور نمیر کو بھی .....

جبران اس سے شرمندہ شرمندہ سا رہنے لگا تھا وہ سمجھتا تھا کہ اس کی وجہ سے مرال کی زندگی پھر سے تباہ ہوئی ..... لیکن وہ اس سب کا ذمہ دار نہ تھا وہ احتشام کی سوچ کا قصور تھا

مرال بھی اب اس سے دور رہتی تھی جہاں وہ آتا وہاں سے اٹھ جاتی اتنا کچھ ہو چکا تھا اس کی لائف میں وہ اب کس پہ اعتبار کرتی اس کو ہر کوئی دھوکے باز لگتا

رات کے کھانے کے بعد وہ چن میں کھڑی چائے بنا رہی تھی کہ جبران چلا آیا وہ آج لیٹ گھر آیا تھا رات کے کھانے پہ بھی وہ نا تھا اور ابھی بھی وہ یہی سمجھا تھا کہ نشاء ہے کچن میں لیکن مرال کو دیکھ کے اس کے قدم رکے مرال اپنی ہی سوچوں میں گم جبران کی آمد سے بے خبر کھڑی تھی اب زیادہ تر وہ یوں ہی کھوئی کھوئی پائی جاتی

جبران نے ابلتی ہوئی چائے کو دیکھا اور تیزی سے آگے بڑھ کے چولہا بند کیا مرال یک دم چونکی اور دور ہوئی

مسرال نے چائے کو دیکھا جو بالکل برتن کے کنارے پہ تھی " ابھی چائے گر جاتی "

وہ آگے بڑھی اور خاموشی سے چائے کے لیے کپ نکالنے لگی جبران کھڑا اس کی تمام حرکات و سکنات نوٹ کر رہا تھا

جبران بولا " کھانا مل سکتا ہے ؟ "

مسرال خاموش سے اس کے لیے کھانا نکالنے لگی کھانا ٹیبل پہ رکھ کے وہ کپوں میں چائے نکالنے لگی

وہ جانتا تھا مگر وہ اس کی بھڑاس نکلوانا چاہتا تھا "مسرال کیا ہو گیا ہے تمہیں اس طرح کیوں کھوئی کھوئی رہتی ہو "

مسرال نے کچھ نا کہا اور چائے لے کر باہر چلی "پلیز مسرال .....یوں خاموش رہ کر تم سب گھر والوں کو تکلیف ہو رہی ہے "

گئی

جبران اسمہ کے پاس آیا وہ بیٹھیں سبزیاں کاٹ رہی تھیں وہ ان کے پاس آیا اسمہ نے نظر اٹھا کے اسے دیکھا اور پھر کام

میں لگ گئیں جبران ان کے پاس نیچے بیٹھا اسمہ نے کوئی دھیان نہ دیا

انہوں نے کوئی جواب نہ دیا "..... چاچی "

میں آپ کی بیٹی کے دکھوں کی بھرپائی نہیں کر سکتا آپ کو آپ کی بیٹی کو بہت ..... چاچی میں گنہگار ہوں آپ کا اور مسرال کا "

میں جانتا ہوں ..... تکلیف دی اپنی ضد میں آپ کے آپ کی بیٹی کے ساتھ بہت غلط کیا ہو سکے تو معاف کر دیں

"چاچی بھٹک گیا تھا میں معاف کر دیں ..... آپ کے لیے یہ آسان کام نہیں ہے پر

میری مسرال کو دیکھ رہے ہو نا تم دیکھی اس کی .. تمہارے یوں بھٹکنے نے میری بیٹی کو تباہ و برباد کر دیا .....بھٹک گئے تھے "

ان کی آنکھیں نم ہوئیں "حالت

"بتاؤ کر سکتے ہو ..... میری بیٹی کو پہلے جیسا کر دو میں معاف کر دوں گی تمہیں ..... معاف کر دوں تمہیں "

میں وعدہ نہیں کرتا مگر کوشش ضرور کروں گا کہ آپ کی بیٹی کو پھر سے پہلے جیسا کر دوں کیا اس سے پہلے آپ میری "

اس نے پوچھا "ایک بات مانیں گی

اس کے کہنے پر اسمہ شاکڈ سی "میں آپ سے آپ کی مسرال کس ہاتھ مانگتا ہوں اپنے دل کی پوری رضامندی کے ساتھ "

اسے دیکھنے لگیں

تمہیں یہ سب مذاق لگتا ہے شادی کوئی مذاق نہیں ہے جو جب دل چاہے تب کر دی جائے تم نے کھیل سمجھا ہوا ہے "

اسمہ غصہ ہوئی "زندگی کو

"ایک بار بھروسہ کر لیں .. ایسی بات نہیں ہے صرف ایک بار..... نہیں چاچی "

"جاؤ یہاں سے جبران میں نے اس بارے میں تم سے کوئی بات نہیں کرنی "

"احتشام پہ بھی تو بنا سوچے سمجھے بھروسہ کیا تھا نا ایک بار مجھ پہ بھی کر لیں..... چاچی پلیز "

جبران کا سر جھکا "تم نے کیا کیا .. تم پہ بھی تو کیا تھا "

" پر صرف آخری بار ..... جانتا ہوں چاچی "

"اور ایک بار پھر اپنی بیٹی کی زندگی داؤپہ لگادوں "

مرال کو چھوڑنا میری بے وقوفی تھی پر اب ایسا نہیں ہوگا ... نہیں چاچی اس بار آپ مجھے اپنی امیدوں پہ پورا اترتا پائیں گی "

اسمہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھا جیسے اس کی باتوں کا یقین کرنا چاہ رہی ہوں "میں اسے بے حد خوش رکھوں گا

میں وعدہ کرتا ہوں چاچی جو عزت محبت اور مان میں اسے کبھی نہیں دے سکا جس کی وہ حقدار تھی وہ سب اسے دوں گا "

وہ ان کے ہاتھ تھام کے یقین دلاتا بولا "صرف ایک بار

میں مرال سے بے حد شرمندہ ہوں اس کی تباہی کا ذمہ دار میں ہوں اب میں ہی اس کی خوشیوں کی ذمہ داری

لیتا ہوں"

ماما پلیز اب میں شادی نہیں کرنا چاہتی لوگوں کے بہت بھیانک روپ دیکھیں ہیں میں نے اب ان پہ اعتبار "

اسمہ نے اس سے بات کی تو وہ بگڑ گئی "ممکن نہیں

"..... بیٹا جبران نے مجھے یقین دلایا ہے کہ "

وہ حیرانی سے انہیں دیکھنے لگی "آپ ماما ..... یہ آپ کہہ رہی ہیں "

"..... میں جانتی ہوں مرال پر "

"آپ کو شادی ہی کرنی ہے نا تو نمیر اور نشاء کی کروادیں نکاح تو ان کا ہو ہی چکا ہے ..... کیا پر "

"مرال بیٹا تم بات تو سنو "

ماما ..... نہیں ماما میں اب کسی کی بات نہیں سنوں گی کھلونا ہوں نا میں تو جو آتا ہے کھیلتا ہے پھر توڑ کے چلا جاتا ہے "

"انسان ہوں میں بھی کیوں نہیں سمجھتے آپ لوگ

"تم تو جبران سے محبت کرتی ہو نا تب بھی منع کر رہی ہو "

" مجھے اعتبار نہیں اس پہ .....پر پتا ہے محبت اور اعتبار میں بہت فرق ہے ماما " وہ نم آنکھوں سے بولی "کرتی ہوں ماما "

"ایک بار اعتبار کر لو .....ایک بار اور سہی مرال "

آپ کیا سمجھتی ہیں ماما اعتبار کیا خود سے کیا جاتا ہے میں کوشش بھی کروں نا تب بھی مجھے اعتبار نہیں آتا اب اس "

"نہیں آتا .. پہ

.وہ کہہ کر چلی گئی "اب پلیز مجھ سے آپ اس بارے میں کوئی بات نہیں کریں گی "

آج اس نے آفس کی چھٹی کی تھی رافعہ اور اسمہ کسی کی عیادت کو گئی تھی نشاء اپنے کمرے میں تھی سارہ اور ارسہ یونی گئی ہوئی

تھیں مرال کچن میں مصروف تھی کہ جبران چلا آیا

وہ چپ رہی "مرال انکار کی وجہ پوچھ سکتا ہوں "

اس نے پھر پکارا "..... مرال "

جب دیکھو مجھے مخاطب کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں مجھے نہیں پسند آپ سے بات ..... کیا مسئلہ ہے آپ کو "

وہ پھر سے برتن "اور رہی بات انکار کی تو میں آپ کو جواب دینے کی پابند نہیں ہوں ..... پھر کیوں کرتے ہیں مجھ بات..... کرنا

دھونے لگی

مرال کا کام کرتا ہاتھ ایک لمحے کو رکا اور "اور اگر میں کہوں کہ میں تم سے بے حد محبت کرتا ہوں تمہارے بغیر رہ نہیں سکتا تو "

پھر سے کام میں لگ گئی

جبران نے آگے بڑھ کے اس کا ہاتھ تھاما "مجھے فرق نہیں پڑتا "

وہ اسے کمزور کر رہا تھا "نہیں کرتیں؟؟؟ "

وہ پھر بھی اس کا ہاتھ پکڑا رہا "ہاتھ چھوڑیں میرا "

اب کی بار وہ چیخ کے بولی "میں نے کہا ہاتھ چھوڑیں "

سمجھتے کیا ہیں .....اگر میرے ساتھ یہ سب کچھ ہو چکا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اب آپ کا چانس ہے "

آپ ہاں کیا سمجھتے ہیں آپ مجھے محبت کا واسطہ دیں گے اور میں آ جاؤں اور جب بھی دل چاہے گا چھوڑ دیں گے کیا سمجھا

وہ بے تحاشا رونے لگی "ہے آپ نے مجھے

وہ رو رہی تھی یہ وہ شخص تھا جس کے سامنے وہ "آپ خود رستے سے ہٹ گئے تھے ناتو اب کیوں میرے رستے میں آ رہے ہیں "

پگھل جاتی تھی بھلے وہ سو بار اس کو چھوڑتا مگر وہ اس کی ایک آواز پہ آ جاتی وہ آج تک سمجھ نہ سکی تھی کہ اس شخص

میں ایسا کیا ہے جو اسے بے بس کرتا ہے

تمہیں پتا ہے تم ..... تمہاری خوشی کے لیے ہٹ گیا تھا اور آج تمہاری خوشیوں کے لیے ہی تمہیں اپنانا چاہتا ہوں "

ناجانے کب سے میری روح کی مکین ہو میرے دل کی مکین ہو یہ میں خود بھی نہیں جانتا کب سے اور جب سمجھ آئی ناتو

میں یہاں آیا بھی تمہارے لیے تمہارے رستے سے ہٹا بھی تمہارے لیے اور ..... میں تم سے بہت دور ہو گیا تھا اور تم مجھ سے

جبران مرال کا ہاتھ تھام کے بولا وہ رونا بھول کر خاموشی سے اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی "اب آنا چاہتا ہوں تمہارے لیے

تم میری زندگی نہیں میری روح کا حصہ ہو میری جان ہو بھلا روح کے بغیر بھی کوئی زندہ ہوتا ہے بھلا جان کے بغیر کوئی زندگی "

اس نے مرال کی بھیگی آنکھوں کو دیکھا اور انگلیوں کی پوروں سے آنسو صاف کیے "ہوتی ہے

جبران نے اس سے پوچھا "دو گی؟؟؟ .. میں ان آنکھوں میں خوشیاں دیکھنا چاہتا ہوں مجھے میری مرال چاہیے "

مرال اس کی باتوں پہ دل سے ایمان لا رہی تھی اس کی بات پہ اس نے کہا

"آپ احتشام کی بات سچ کرنا چاہ رہے ہیں "

"جب میں ہوں ناتو تمہیں کسی کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے اب مرال کے پاس جبران ہے وہ اکیلی نہیں ہے "

مرال مسکرائی

وہ بھی مسکرا دیا ایک دم جیسے سارے گرد کے بادل چھٹ گئے تھے مطلع اب "چاچی کو تمہاری ہاں پہنچا دوں؟؟؟ .....بولو "

صاف تھا

"میں خود بتا دوں گی آپ جائیں " مرال جھجکی

"؟؟؟تم مجھے بتاؤ....کیوں "

مرال بھیگی آنکھوں سے ہنستی بہت پیاری لگ رہی تھی ..... آپ جائیں "

جبران ڈھیٹ بنا اس کے جواب کے انتظار میں میں تھا کہ

نشاء کی شرارت بھری آواز آئی مرال چونکی تو دروازے پہ نشاء کو ایستادہ پایا "..... میرو میں آجاؤں "

" تمہیں ابھی ہی آنا تھا بولا تھا نا میں نے تمہیں کہ بتادوں گا "

مرال حیرت سے بولی " بھی؟ ...نشاء تم "

تو میں نے ہی کہا تھا بھائی کو موقع اچھا ہے چوکا لگا دیں پر بھائی نے تو چھکا ..کیونکہ تم دونوں کی راز دار تو میں ہی ہوں نا .....ہاں میں بھی "

.جبران ہنسا مرال جھینپ گئی "لگا دیا واہ

مــــرال مـیں اپنی ذات کو لے کے جو کمپلیکس تھا وہ جبــران کی محبت نے آہستہ آہستہ ختم کر دیا تھا وہ پہلے سے زیادہ حسین ہو گئی تھی

شادی کے بعد وہ دونوں اسلام آباد شفٹ ہو گئے تھے کیونکہ جبــران کی محنت کی وجہ سے ان کے کمپنی کی ایک برانچ اسلام آباد

میں بھی کھلی تھی اور وہ اب ادھـــر کا بزنس سنبھال رہا تھا

جبــران اور مــــرال کی شادی کو پانچ سال گزر گئے تھے اور ان دونوں کی ایک بیٹی اور ایک بیٹا تھا جبــران خدا کا لاکھ شکر کرتے نا

تھکتا تھا کہ جس نے مــــرال کو اس کی زندگی میں پھر سے شامل کر دیا دن بہ دن ان کی محبت میں اضافہ ہوتا جا رہا

.تھا کیونکہ وہ اس کی روح تھی اس کی جان تھی اور اب ان کی زندگی محبت سے پُر تھی

وہاج صاحب کے انتقال کو آج تین دن ہو چکے تھے اور مــــرال وہ تو اس دن سے ہی خاموش تھی بولی تھی تو بس ایک بار ہوسپٹل

.....میں اپنے بابا کے سامنے اور بس

سب نے اس کو کچھ بلوانے کی رلانے کی بہت کوشش کی مگر وہ نہ روئی نا کچھ بولی وہ تین دن سے ایک زندہ لاش کی طرح پڑی تھی

رافعہ اس کے پاس آئیں وہ چپ چاپ لیٹی دور خلاؤں میں دیکھ رہی تھی

انہوں نے اسے پیار کیا مــــرال نے آنکھیں جھپکیں "مــــرال جان اٹھو میری بیٹی " انہوں نے اسے گلے لگایا ".....مــــرال بچے "

آنسوؤں کا ایک ریلہ اس کی آنکھوں سے بہنے لگا وہ اٹھی

وہ ٹوٹے "بابا ....اکیلی.. میں اکیلی.. بابا مم .. بابا واپس آجائیں .. بابا میں .. بابا آجائیں.. میں مر گئی با .. بابا مم .. بابا "

"بابا .. ایک بار .. مجھے سنبھال لیں نا .. مجھے .. سمیٹ لیں نا واپس آجائیں .. بابا " چھوٹے لفظوں میں نے بابا کو بلا رہی تھی چیخ رہی تھی

رافعہ اور اسمہ اسے دیکھ دیکھ کے رو رہی تھیں اسمہ نے آگے بڑھ کے اسے گلے لگایا

ایک بار .. بابا کو بول دیں نا کہ ایک .. ماما .. ہو گیا اندھیرا .. دیکھیں ہو ..... ماما بابا کہتے تھے نا کہ ان کے بعد اندھیرا ہے ہاں .. ماما "

"آجائیں

ماما اسے چپ کروا رہی تھی مگر اس کے آنسو تھے کہ رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے "..... میری بچی بس "

دن یوں ہی گزر رہے تھے زندگی کا تو کام ہے چلنا اور وہ چل رہی تھی مگر وہ رک گئی تھی وہ بہت کم بولنے لگی تھی نا زیادہ بولتی نا کسی سے زیادہ بات

کرتی

ابتہاج صاحب کے کہنے پر اس نے آفس پھر سے جوائن کر لیا تھا

چھ ماہ ہو گئے تھے وہاج صاحب کو گزرے ہوئے

اس دوران نشاء کا بھی سادگی سے نمیر سے نکاح کر دیا گیا تھا کیونکہ اسمہ کو ہمیشہ سے نمیر کے لیے نشاء پسند تھی اور نمیر کو

..... بھی

جبران اس سے شرمندہ شرمندہ سا رہنے لگا تھا وہ سمجھتا تھا کہ اس کی وجہ سے مرال کی زندگی پھر سے تباہ ہوئی

..... لیکن وہ اس سب کا ذمہ دار نہ تھا وہ احتشام کی سوچ کا قصور تھا

مرال بھی اب اس سے دور رہتی تھی جہاں وہ آتا وہاں سے اٹھ جاتی اتنا کچھ ہو چکا تھا اس کی لائف میں وہ اب کس پہ

اعتبار کرتی اس کو ہر کوئی دھوکے باز لگتا

رات کے کھانے کے بعد وہ چن میں کھڑی چائے بنا رہی تھی کہ جبران چلا آیا وہ آج لیٹ گھر آیا تھا رات کے کھانے

پہ بھی وہ نا تھا اور ابھی بھی وہ یہی سمجھا تھا کہ نشاء ہے کچن میں لیکن مرال کو دیکھ کے اس کے قدم رکے مرال اپنی ہی سوچوں

میں گم جبران کی آمد سے بے خبر کھڑی تھی اب زیادہ تر وہ یوں ہی کھوئی کھوئی پائی جاتی

جبران نے ابلتی ہوئی چائے کو دیکھا اور تیزی سے آگے بڑھ کے چولہا بند کیا مرال یک دم چونکی اور دور ہوئی

مرال نے چائے کو دیکھا جو بالکل برتن کے کنارے پہ تھی " ابھی چائے گر جاتی "

وہ آگے بڑھی اور خاموشی سے چائے کے لیے کپ نکالنے لگی جبران کھڑا اس کی تمام حرکات و سکنات نوٹ کر رہا تھا

جبران بولا " کھانا مل سکتا ہے ؟ "

مرال خاموشی سے اس کے لیے کھانا نکالنے لگی کھانا ٹیبل پہ رکھ کے وہ کپوں میں چائے نکالنے لگی

وہ جانتا تھا مگر وہ اس کی بھڑاس نکلوانا چاہتا تھا "مرال کیا ہو گیا ہے تمہیں اس طرح کیوں کھوئی کھوئی رہتی ہو "

مرال نے کچھ نا کہا اور چائے لے کر باہر چلی "پلیز مرال .....یوں خاموش رہ کر تم سب گھر والوں کو تکلیف ہو رہی ہے "

گئی

رات کو وہ یوں ہی بالکنی پہ کھڑا تھا کہ اس کی نظر مرال پہ پڑی وہ لان میں رکھی چیئر پہ پاؤں اوپر کیے اور ہاتھ ان کے گرد باندھے بیٹھی کسی سوچ میں گم تھی جبران کو اسے اس طرح دیکھ کے بہت دکھ پہنچا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ ایسا کیا کرے کہ مرال کی زندگی میں پھر سے خوشیاں لوٹ آئیں اس کو اتنا تو پتا تھا کہ احتشام جبران اور مرال پہ شک کرتا ہے اور اس شک کی ہی آڑ میں احتشام نے مرال کو طلاق دی ہے پر وہ کیا کر سکتا تھا صرف ایک اس کی وجہ سے مرال کی زندگی میں اتنے بلاسٹ ہوئے تھے اس کے دل میں پھر سے احساس ندامت جاگا وہ مرال کو بے حد چاہتا تھا اور اسے اس طرح دیکھنا اسے گوارا نہیں تھا اس رات اس نے اپنے آپ سے وعدہ کیا کہ وہ ہمیشہ مرال کے ساتھ رہے گا ذرا سی بھی دھوپ اس پہ پڑنے نہیں دے گا اپنی محبت سے پھر سے اسے زندگی کی طرف لے آئے گا وہ اسے اتنی محبت مان اور عزت دے گا کہ وہ اپنے سارے دکھ درد بھول جائے گی

وہ آفس روم میں بیٹھی تھی کہ جبران چلا آیا

وہ اس دن کچن میں ہونے والی بات کی "مرال بات کرنی ہے تم سے اس دن بھی تم نے نہیں سنی تھی میری بات " طرف اشارہ کر کے بولا

وہ رکھائی سے بولی "بٹ میں نے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی "

وہ بضد تھا "پر مجھے تو کرنی ہے "

"کیوں کس رشتے سے ؟؟؟ آپ مجھے اپنی بات سنانے پہ فورس نہیں کر سکتے "

"کوئی رشتہ ہو یا نہ ہو کزن کا تو رشتہ ہے نا ہمارے درمیان "

وہ چڑ گئی تھی " مجھے آپ سے کوئی رشتہ نہیں رکھنا جبران جائیں آپ "

وہ مسکرا کے بولا "؟؟.....اور اگر نہ جاؤں تو "

وہ اپنی سیٹ سے اٹھی اور دروازے کی طرف جانے لگی جبران تیزی سے اٹھا اور " تو ٹھیک ہے میں خود چلی جاتی ہوں "

دروازے کے پاس کھڑا ہو گیا

وہ غصے سے بولی "واٹ دا ہیل یہ کیا بدتمیزی ہے؟"

وہ ڈھیٹوں کی طرح بولا " بدتمیزی کیسی مجھے تم سے بات کرنی ہے سمپل اور تم سن نہیں رہی ہو تو میں تو یہ ہی کروں گا نا "

"آپ مجھے مجبور نہیں کر سکتے "

مرال بیزار نظر "تو میں کب کر رہا ہوں مجبور میں تو جسٹ تم سے ریکویسٹ کر رہا ہوں کہ کائینڈلی میری بات سن لو "

آ رہی تھی پر جبران کو آہستہ آہستہ اس کے اندر کی بھڑاس نکلوانی تھی

وہ تنگ آ کے بولی "جی کہیں "

وہ جا کے چئیر پہ بیٹھ گیا تو وہ بھی آ گئی "بیٹھ کے بات کریں "

"جی کیا کہنا ہے آپ نے "

وہ سنجیدہ ہوا "مرال جو بھی تمہارے ساتھ ہوا میں اس کی تم سے معافی مانگنا چاہتا ہوں "

"میں نے تمہیں بہت دکھ دیے ہیں اب ان کا ازالہ کرنا چاہتا ہوں "

مسرال نے پوچھا"؟؟..... مشال کے طور پہ کیسے "

مسرال بری طرح چونکی "میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں مسرال "

"ہاں مسرال میں نے بہت سوچ سمجھ کے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے "

آپ نے سوچا بھی کیسے کہ میں آپ سے شادی کروں گی تاکہ احتشام کا جو شک تھا وہ یقین میں بدل جائے پھر سے مجھے بدنام "

وہ رونے والی ہو گئی تھی "میں نے کیا بگاڑا ہے آپ کا کیوں مجھے ہر بار تکلیف دیتے ہیں آپ سب ..... کرنا چاہتے ہیں آپ

"مسرال میں تمہیں بدنام نہیں تمہیں عزت دینا چاہتا ہوں جس کی حقدار ہو تم "

"بہت شکریہ پر مجھے آپ سے کوئی عزت نہیں چاہیے "

وہ چہرہ موڑ گئی تھی "پلیز اور اگر اب آپ کی بات ختم ہو گئی ہے تو آپ جائیں.... بس آپ دور رہیں مجھ سے ".

اس چھ ماہ کے دوران ضوباریہ نے احتشام کی شادی مائیرہ سے کروادی تھی اور اس کے کچھ دن بعد ہی اس کی سیک کار

ایکسیڈنٹ میں دونوں کی ڈیتھ ہو گئی تھی

مسرال کو پتا چلا تب بھی اسے کوئی فرق نہ پڑا پڑتا بھی کیوں اس سے کون سا اس کا دل کا رشتہ تھا

دن یونہی گزر رہے تھے جبران سے وہ جتنا دور رہنا چاہتی تھی وہ اتنا اس کے قریب آتا

شام کا وقت تھا سب کزنز چھت پہ بیٹھے اپنی باتوں میں مگن تھے اور وہ دور کہیں خلاء کو دیکھنے میں مگن تھی "کیا دیکھ رہی ہو؟ "

جبران نے اسے دیکھا تو اس کے پاس چلا آیا اور پوچھا وہ چونکی اور پلٹ کر جانے لگی کہ جبران نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا مرال

نے مڑ کے پہلے اسے پھر اپنے ہاتھ کو دیکھا جو وہ پکڑا ہوا تھا اور پھر دور بیٹھے کزنز کو دیکھا سب اپنے اپنے کاموں میں لگے ہوئے تھے

مرال نے ہاتھ کی طرف اشارہ کر کے غصے میں کہا "یہ کیا ہے؟ "

"کیا ہے؟ تمہارا ہی ہاتھ ہے جو کہ میرے ہاتھ میں ہے اور اب انشاآللہ اب یہ ہاتھ یوں ہی میرے ہاتھ میں رہے گا .. کیا "

اس نے مرال کی طرف دلچسپی سے دیکھتے ہوئے کہا جو بلیو کلر کے سوٹ میں بے حد پیاری لگ رہی تھی مرال کا دل زور

سے دھڑکا ایک تو اس نے ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور دوسرا ایسے دیکھ رہا تھا وہ ہمت کر کے بولی

وہ اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی پر گرفت مضبوط تھی "ایسا کبھی نہیں ہو گا ہاتھ چھوڑیں "

وہ اس کی آنکھوں جھانک کے بولا مرال بوکھلا گئی "اگر ایسا ہو گیا تو "

.جبران نے اسے اور تنگ کرنا مناسب نہیں سمجھا اور ہاتھ چھوڑ دیا "ہاتھ چھوڑیں "

رات کے گیارہ بج رہے تھے وہ کچھ سوچ کے اٹھا اور ماما بابا کے روم کی طرف آیا دروازہ نوک کیا اور اندر داخل ہوا رافعہ کبڈ کھولیں

کھڑی تھیں اور ابتہاج کتاب پڑھ رہے تھے

رافعہ نے پوچھا "خیریت بیٹا اس وقت "

"ماما بابا مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے "

ابتہاج صاحب "رافعہ اس سے کہو چلا جائے اور اگر اس کی بات اتنی ہی ضروری ہے تو تم باہر جا کے اس سے بات کرو "

بولے

وہ بولا "بابا میں نے آپ سے بھی بات کرنی ہے "

وہ کتاب پڑھتے ہوئے بولے وہ "اس سے کہہ دو کہ بابا بول کے اس لفظ کی اور بے عزتی نا کرے کہو اس سے باہر جائے ....رافعہ "

جبران کو نظر انداز کر رہے تھے وہ تڑپا

وہ ان کے پاس چلا آیا وہ اپنی جگہ سے اٹھے اور جانے لگے "بابا پلیز اس طرح نہ کہیں پلیز "

"بابا مجھے معاف کر دیں میں وعدہ کرتا ہوں آئندہ کبھی زندگی میں ایسا نہیں کروں گا "

اب تو کر چکے ہو تم سب اب اور کیا باقی رہ گیا ہے جبران میں اپنے بھائی کے سامنے نظر اٹھانے کے قابل نہیں رہا "

اس بچی کی آنکھوں میں دیکھ کے بات نہیں کر سکتا میں یہاں تک کے اپنے بھائی کے آخری وقت پہ بھی میں اس

اس بچی کا میں کیا کروں بتاؤ اس .....سے کچھ کہنے کے قابل نہیں تھا میرا بھائی بہت اذیت میں مرا ہے جبران

وہ غمگین ہو گئے تھے رافعہ کی بھی آنکھیں چھلک گئی تھیں "کو جب جب دیکھتا ہوں مجھے اپنا بھائی یاد آتا ہے

وہ مڑے "بابا اپنی اسی غلطی کو سدھارنا چاہتا ہوں میں کیا مجھے ایک موقع نہیں دیں گے "

"سب کچھ تو ختم ہو گیا ہے اب کا رہتا ہے .....کیا کرو گے تم اب بتاؤ "

"بابا ماما میں مرال کو وہ خوشیاں دینا چاہتا ہوں جس کی وہ حقدار ہے جو اسے کبھی نہیں مل پائیں "

تم چاہتے ہو میں ایک بار پھر اسمہ سے تمہارے لیے " وہ برہم ہوئے "سوچنا بھی مت جبران بس بہت ہو گیا "

" کبھی نہیں جبران ان ماں بیٹی کے ساتھ بہت غلط ہو چکا ہے پر اب نہیں ..... مر ال کا ہاتھ مانگنے جاؤں

"میں چاچی سے خود بات کروں گا .. نہیں بابا میں "

" کوئی ضرورت نہیں ہے میں اپنی بچی اب تمہارے حوالے نہیں کروں گا جھے اب یقین نہیں ہے تم پہ "

جبران کچھ دیر خاموش رہا پھر بولا

بابا ایک بار کیا ایک بار موقع نہیں دیں گے سچے دل سے معافی مانگو تو اللہ بھی معاف کر دیتا ہے کیا آپ معاف نہیں کریں "

" گے

" میں وعدہ کرتا ہوں آپ سے .....بابا ایک بار مجھے ایک آخری موقع دے دیں میں آپ لوگوں کو مایوس نہیں کروں گا "

رافعہ بھیگی آنکھوں سے بولیں "ابتہاج مان جائیں ایک بار اعتبار کر کے دیکھ لیں خدارا "

مگر ایک بات یاد رکھنا اس بار اگر دھوکا دینے کا ارادہ رکھو تو پہلے اپنے ماں باپ کو زہر دے کے ..... ٹھیک ہے کرتا ہوں اعتبار تم پہ "

کہہ کر وہ باہر چلے گئے "مار دینا تاکہ ذلت سے ہم بچ سکیں

جبران اسمہ کے پاس آیا وہ بیٹھیں سبزیاں کاٹ رہی تھیں وہ ان کے پاس آیا اسمہ نے نظر اٹھا کے اسے دیکھا اور پھر کام

میں لگ گئیں جبران ان کے پاس نیچے بیٹھا اسمہ نے کوئی دھیان نہ دیا

انہوں نے کوئی جواب نہ دیا "..... چاچی "

میں آپ کی بیٹی کے دکھوں کی بھرپائی نہیں کر سکتا آپ کو آپ کی بیٹی کو بہت ..... چاچی میں گنہگار ہوں آپ کا اور مرال کا "

میں جانتا ہوں ..... تکلیف دی اپنی ضد میں آپ کے آپ کی بیٹی کے ساتھ بہت غلط کیا ہو سکے تو معاف کر دیں

"چاچی بھٹک گیا تھا میں معاف کر دیں ..... آپ کے لیے یہ آسان کام نہیں ہے پر

میری مرال کو دیکھ رہے ہو نا تم دیکھی اس کی .. تمہارے یوں بھٹکنے نے میری بیٹی کو تباہ و برباد کر دیا .....بھٹک گئے تھے "

ان کی آنکھیں نم ہوئیں "حالت

"بتاؤ کر سکتے ہو ..... میری بیٹی کو پہلے جیسا کر دو میں معاف کر دوں گی تمہیں ..... معاف کر دوں تمہیں "

میں وعدہ نہیں کرتا مگر کوشش ضرور کروں گا کہ آپ کی بیٹی کو پھر سے پہلے جیسا کر دوں کیا اس سے پہلے آپ میری "

اس نے پوچھا "ایک بات مانیں گی

اس کے کہنے پر اسمہ شاکڈ سی "میں آپ سے آپ کی مرال کا ہاتھ مانگتا ہوں اپنے دل کی پوری رضامندی کے ساتھ "

اسے دیکھنے لگیں

تمہیں یہ سب مذاق لگتا ہے شادی کوئی مذاق نہیں ہے جو جب دل چاہے تب کر دی جائے تم نے کھیل سمجھا ہوا ہے "

اسمہ غصہ ہوئی "زندگی کو

"ایک بار بھروسہ کر لیں .. ایسی بات نہیں ہے صرف ایک بار..... نہیں چاچی "

"جاؤ یہاں سے جبران میں نے اس بارے میں تم سے کوئی بات نہیں کرنی "

"احتشام پہ بھی تو بنا سوچے سمجھے بھروسہ کیا تھا نا ایک بار مجھ پہ بھی کر لیں..... چاچی پلیز "

جبران کا سر جھکا "تم نے کیا کیا .. تم پہ بھی تو کیا تھا "

" پر صرف آخری بار .....جانتا ہوں چاچی "

"اور ایک بار پھر اپنی بیٹی کی زندگی داؤ پہ لگادوں "

مرال کو چھوڑنا میری بے وقوفی تھی پر اب ایسا نہیں ہوگا ... نہیں چاچی اس بار آپ مجھے اپنی امیدوں پہ پورا اترتا پائیں گی "

اسمہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھا جیسے اس کی باتوں کا یقین کرنا چاہ رہی ہوں "میں اسے بے حد خوش رکھوں گا

میں وعدہ کرتا ہوں چاچی جو عزت محبت اور مان میں اسے کبھی نہیں دے سکا جس کی وہ حقدار تھی وہ سب اسے دوں گا "

وہ ان کے ہاتھ تھام کے یقین دلاتا بولا "صرف ایک بار

میں مرال سے بے حد شرمندہ ہوں اس کی تباہی کا ذمہ دار میں ہوں اب میں ہی اس کی خوشیوں کی ذمہ داری

"لیتا ہوں

ماما پلیز اب میں شادی نہیں کرنا چاہتی لوگوں کے بہت بھیانک روپ دیکھیں ہیں میں نے اب ان پہ اعتبار "

اسمہ نے اس سے بات کی تو وہ بگڑ گئی "ممکن نہیں

".....بیٹا جبران نے مجھے یقین دلایا ہے کہ "

وہ حیرانی سے انہیں دیکھنے لگی "آپ ماما ..... یہ آپ کہہ رہی ہیں "

"..... میں جانتی ہوں مرال پر "

"آپ کو شادی ہی کرنی ہے نا تو نمیر اور نشاء کی کروادیں نکاح تو ان کا ہو ہی چکا ہے .....کیا پر "

"مرال بیٹا تم بات تو سنو "

ماما ..... نہیں ماما میں اب کسی کی بات نہیں سنوں گی کھلونا ہوں نا میں تو جو آتا ہے کھیلتا ہے پھر توڑ کے چلا جاتا ہے "

"انسان ہوں میں بھی کیوں نہیں سمجھتے آپ لوگ

"تم تو جبران سے محبت کرتی ہو نا تب بھی منع کر رہی ہو "

" مجھے اعتبار نہیں اس پہ .....پر پتا ہے محبت اور اعتبار میں بہت فرق ہے ماما " وہ نم آنکھوں سے بولی "کرتی ہوں ماما "

"ایک بار اعتبار کر لو .....ایک بار اور سہی مرال "

آپ کیا سمجھتی ہیں ماما اعتبار کیا خود سے کیا جاتا ہے میں کوشش بھی کروں نا تب بھی مجھے اعتبار نہیں آتا اب اس "

"نہیں آتا .. پہ

.وہ کہہ کر چلی گئی "اب پلیز مجھ سے آپ اس بارے میں کوئی بات نہیں کریں گی "

آج اس نے آفس کی چھٹی کی تھی رافعہ اور اسمہ کسی کی عیادت کو گئی تھی نشاء اپنے کمرے میں تھی سارہ اور ارسہ یونی گئی ہوئی

تھیں مرال کچن میں مصروف تھی کہ جبران چلا آیا

وہ چپ رہی "مرال انکار کی وجہ پوچھ سکتا ہوں "

اس نے پھر پکارا "..... مرال "

جب دیکھو مجھے مخاطب کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں مجھے نہیں پسند آپ سے بات ..... کیا مسئلہ ہے آپ کو "

وہ پھر سے برتن "اور رہی بات انکار کی تو میں آپ کو جواب دینے کی پابند نہیں ہوں ..... پھر کیوں کرتے ہیں مجھ بات..... کرنا

دھونے لگی

مرال کا کام کرتا ہاتھ ایک لمحے کو رکا اور "اور اگر میں کہوں کہ میں تم سے بے حد محبت کرتا ہوں تمہارے بغیر رہ نہیں سکتا تو "

پھر سے کام میں لگ گئی

جبران نے آگے بڑھ کے اس کا ہاتھ تھاما "مجھے فرق نہیں پڑتا "

وہ اسے کمزور کر رہا تھا "نہیں کرتیں؟؟؟ "

وہ پھر بھی اس کا ہاتھ پکڑا رہا "ہاتھ چھوڑیں میرا "

اب کی بار وہ چیخ کے بولی "میں نے کہا ہاتھ چھوڑیں "

سمجھتے کیا ہیں ..... اگر میرے ساتھ یہ سب کچھ ہو چکا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اب آپ کا چانس ہے "

آپ ہاں کیا سمجھتے ہیں آپ مجھے محبت کا واسطہ دیں گے اور میں آجاؤں اور جب بھی دل چاہے گا چھوڑ دیں گے کیا سمجھا

وہ بے تحاشا رونے لگی "ہے آپ نے مجھے

وہ رو رہی تھی یہ وہ شخص تھا جس کے سامنے وہ "آپ خود رستے سے ہٹ گئے تھے نا تو اب کیوں میرے رستے میں آ رہے ہیں "

پگھل جاتی تھی بھلے وہ سو بار اس کو چھوڑتا مگر وہ اس کی ایک آواز پہ آجاتی وہ آج تک سمجھ نہ سکی تھی کہ اس شخص

میں ایسا کیا ہے جو اسے بے بس کرتا ہے

تمہیں پتا ہے تم ..... تمہاری خوشی کے لیے ہٹ گیا تھا اور آج تمہاری خوشیوں کے لیے ہی تمہیں اپنانا چاہتا ہوں "

ناجانے کب سے میری روح کی مکین ہو میرے دل کی مکین ہو یہ میں خود بھی نہیں جانتا کب سے اور جب سمجھ آئی ناتو

میں یہاں آیا بھی تمہارے لیے تمہارے رستے سے ہٹا بھی تمہارے لیے اور ..... میں تم سے بہت دور ہو گیا تھا اور تم مجھ سے

جبران مرال کا ہاتھ تھام کے بولا وہ رونا بھول کر خاموشی سے اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی "اب آنا چاہتا ہوں تمہارے لیے

تم میری زندگی نہیں میری روح کا حصہ ہو میری جان ہو بھلا روح کے بغیر بھی کوئی زندہ ہوتا ہے بھلا جان کے بغیر کوئی زندگی "

اس نے مرال کی بھیگی آنکھوں کو دیکھا اور انگلیوں کی پوروں سے آنسو صاف کیے "ہوتی ہے

جبران نے اس سے پوچھا "دو گی ؟؟؟ .. میں ان آنکھوں میں خوشیاں دیکھنا چاہتا ہوں مجھے میری مرال چاہیے "

مرال اس کی باتوں پہ دل سے ایمان لا رہی تھی اس کی بات پہ اس نے کہا

"آپ احتشام کی بات سچ کرنا چاہ رہے ہیں "

"جب میں ہوں ناتو تمہیں کسی کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے اب مرال کے پاس جبران ہے وہ اکیلی نہیں ہے "

مرال مسکرائی

وہ بھی مسکرا دیا ایک دم جیسے سارے گرد کے بادل چھٹ گئے تھے مطلع اب "چاچی کو تمہاری ہاں پہنچا دوں ؟؟؟ ..... بولو "

صاف تھا

"میں خود بتا دوں گی آپ جائیں " مرال جھجکی

"؟؟؟ تم مجھے بتاؤ .... کیوں "

مرال بھیگی آنکھوں سے ہنستی بہت پیاری لگ رہی تھی ..... آپ جائیں "

جبران ڈھیٹ بنا اس کے جواب کے انتظار میں تھا کہ

نشاء کی شرارت بھری آواز آئی مرال چونکی تو دروازے پہ نشاء کو ایستادہ پایا "..... میرو میں آجاؤں "

" تمہیں ابھی ہی آنا تھا بولا تھا نا میں نے تمہیں کہ بتادوں گا "

مرال حیرت سے بولی " بھی ؟ ...نشاء تم "

تو میں نے ہی کہا تھا بھائی کو موقع اچھا ہے چوکا لگا دیں پر بھائی نے تو چھکا .. کیونکہ تم دونوں کی راز دار تو میں ہی ہوں نا .....ہاں میں بھی "

.جبران ہنسا مرال جھینپ گئی "لگا دیا واہ

کچھ دنوں بعد ان کا پھر سے نکاح ہوا تھا دونوں بے حد خوش تھے ان کی شادی کو تیسرا دن تھا جبران آج اسے ڈنر پہ لے کے جا رہا تھا وہ تیار ہو رہی تھی نیوی بلیو اور سلور کلر کا سوٹ زیب تن کیے ہلکے سے میک اپ میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی لمبے سلکی بال کمر پہ بکھرے ہوئے تھے وہ پونی بنا رہی تھی کہ جبران چلا آیا اور اسے دیکھ کے مسکرایا اور اس کے قریب چلا آیا اس کے ہاتھوں سے برش لے کے رکھا مرال چونکی

جبران مبہوت سا اسے دیکھتے ہوئے بولا مرال جھینپی اور باہر جانے لگی کہ جبران نے اس کی کلائی تھامی "ایسے ہی رہنے دو "

مرال مڑی "پھر جا رہی ہو چھوڑ کر "

مرال بولی "آپ چلے گئے تھے مجھے چھوڑ کے ... میں نے کب چھوڑا آپ کو "

جبران نے اسے اپنے ساتھ لگایا "اب آگیا ہوں نا اب کبھی نہیں جاؤں گا چھوڑ کے "

پتا ہے مجھے ابھی تک یقین نہیں آرہا کہ تم میری ہو چکی ہو خدا کا جتنا شکر ادا کروں کم ہے میں تو تمہیں پانے کی امید ہی کھو بیٹھا "

"تھا جب یہ سنا تھا کہ تمہاری شادی ہو رہی ہے

مرال اس کے سینے پہ سر رکھے اسے سن رہی تھی جبران کی آنکھوں میں نمی چمکی مرال نے سر اٹھایا اور اس کی

آنھوں کی نمی کو دیکھا پھر ہاتھ بڑھا کے اس نمی کو اپنی پوروں پہ چن لیا جبران نے اس کا ہاتھ چوما

میں نہیں جانتا مجھے تم سے کتنی محبت ہے مگر میں وعدہ کرتا ہوں کہ جب تک میری زندگی ہے میں تمہیں خوش "

وہ پھر سے "رکھوں گا میری زندگی کا ہر پل ہر وقت تمہارا ہے میں جب تک ہوں تب تک میری زندگی کا محور و مرکز تم ہی ہو

اس کے گرد اپنی محبت کا حصار باندھ چکا تھا مرال نے مسکرا کے اس کے سینے پہ سر رکھ کے آنکھیں موندلی تھیں

سب کچھ ایک دم سہی اور اچھا ہو گیا تھا گزری زندگی میں اس بہت کچھ کھو دیا تھا لیکن آج اس نے سب پا لیا تھا

جبران کا دل تھا کہ وہ اس سے اب اظہارِ محبت کرے پر وہ کترا رہی تھی

ان کی شادی کو ایک ہفتہ ہو گیا تھا گھر کی ینگ پارٹی کو آجکل شعر و شاعری سوجی ہوئی تھی سب ایک دوسرے کو

تانک تانک کے شعر مار رہے تھے نمیر کی باری آئی تو اس نے نشاء کو دیکھ کے شعر پڑھا

مثال دینے میں شاعر سے ہو گئی ہے بھول "

نمیر بیچارے نے تو ایک طرح سے اس کی تھی پر نشاء کے سر پہ جا "کہاں جناب کی صورت کہاں گلاب کا پھول

کے لگی باقی سب ہنسنے لگے نشاء نے غصے سے اونچی آواز میں شعر پڑھا

میری شاعری کو تم کیا جانو اعجاز "

سب کو پھر سے ہنسی کا دورہ لگ گیا "تم تو ادب بھی ع سے لکھتے ہو

ارسہ نے شرارت سے پوچھا "ارے یہ اعجاز کون ہے؟ "

"جب نشاء کو مجھ پہ پیار آتا ہے نا تو مجھے اعجاز کہتی ہے .....اہمم "

نمیر کے جھوٹ پہ جہاں اسے غصہ آیا وہیں سب کی ہوٹنگ پہ وہ جھینپ گئی ".....اوئے ہوئے "

زیان نے فرمائش کی "چلو چلو اب ذرا جبران بھائی کچھ عرض کر دیں "

وہ اٹھنے لگا " مجھے نہیں آتی کوئی شاعری تم لوگ کرو جو کرنی ہے "

سب کے بولنے پہ وہ بیٹھ گیا اور مرال کو دلچسپی سے دیکھنے لگا "...... نہیں نہیں مرال بھابی کے لیے ہی کچھ سنا دیں پلیز "

جبران سب کے سامنے اسے تک رہا تھا وہ جھینپی اس نے شعر پڑھنا اسٹارٹ ہی کیا تھا کہ مرال بوکھلائی اور اٹھ

کے جانے لگی

"ارے بھابی بھائی ابھی آپ کے لیے شعر پڑھنے والے ہیں اور آپ یوں اٹھ کے جا رہی ہیں "

ایک دم جبران نے شعر پڑھا

قربان جاؤں آپ کی اس چال ڈھال کے "

جبران نے بڑے موقع پہ شعر پڑھا تھا " آتے ہی چل دیے مجھے الجھن میں ڈال کے

سارہ ہنسی مرال "اوئے ہوئے ہمیں نہیں پتا تھا بھئی ہمارے سوبرسے بھائی میں اتنا بھڑکیلا شاعر بھی چھپا ہے واہ "

سرخ ہوئی

زیان نے مرال کو کہا وہ یک دم گھبرائی "چلیں اب آپ سنائیں .....اب بھابی کی باری ہے "

"؟؟نہیں نہیں.....میں "

مرال نے اسے گھورا جبران اسے جان بوجھ کے نظر انداز کر "سنا ہی نہ دے مرال تم لوگوں کو .....شاعری اور مرال "

کے بولا وہ چاہتا تھا وہ بولے

".....آپ کے لیے کہنا ہے شعر ..... ارے ہمارے لیے تھوڑی بولنا ہے "

" بھابی کہیں نا "

کہہ کر وہ چلی گئی "میں آتی ہوں ..... نہیں مجھے نہیں آتا "

وہ لوگ پھر شروع ہو گئے اور جبران جو اس کے کچھ کہنے کا منتظر تھا اٹھ کے چلا "لو بھئی چلو کوئی نہیں سارہ شروع کرو "

گیا

مرال جانتی تھی اسے برا لگا ہے پر کیا کرتی وہ سب کے سامنے بوکھلا گئی تھی

رات کو وہ روم میں آئی تو جبران رائیٹنگ ٹیبل پہ بیٹھا کچھ کام کر رہا تھا مرال اس کے پیچھے آ کے کھڑی ہوئی اور اس کے

کان کے قریب آ کے بولی

ملنا تمہارا مجھ سے محض حادثہ نہ تھا "

یہ کارنامہ دل کا کرشمہ دعا کا تھا

ہم مبتلائے عشق تھے ہر گز نہ کہہ سکے

" خاموش ہی رہے کہ تقاضہ حیا کا تھا

مرال کی آواز اس کے کانوں میں گونجی اتنے مکمل اظہار پہ وہ دل سے مسکرایا اور اپنی جگہ سے اٹھا اور اسے گلے لگالیا

لو ..... تھینک یو تھینک یو مرال تھینک یو فار ایوری تھنگ تمہارے اس اظہار نے میرے دل کو بہت سکون دیا ہے آئی لویو "

.وہ جذب سے بولا اور اسے اپنی بانہوں میں بھر لیا مرال مسکرادی "یو ویری مچ

مرال میں اپنی ذات کو لے کے جو کمپلیکس تھا وہ جبران کی محبت نے آہستہ آہستہ ختم کر دیا تھا وہ پہلے سے زیادہ حسین ہو گئی تھی

شادی کے بعد وہ دونوں اسلام آباد شفٹ ہو گئے تھے کیونکہ جبران کی محنت کی وجہ سے ان کے کمپنی کی ایک برانچ اسلام آباد

میں بھی کھلی تھی اور وہ اب ادھر کا بزنس سنبھال رہا تھا

جبران اور مرال کی شادی کو پانچ سال گزر گئے تھے اور ان دونوں کی ایک بیٹی اور ایک بیٹا تھا جبران خدا کا لاکھ شکر کرتے نا

تھکتا تھا کہ جس نے مرال کو اس کی زندگی میں پھر سے شامل کر دیا دن بہ دن ان کی محبت میں اضافہ ہوتا جا رہا

تھا کیونکہ وہ اس کی روح تھی اس کی جان تھی اور اب ان کی زندگی محبت سے پُر تھی

ختم شد.